ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

ستمبر ۲۰۱۶ء

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے ان کی زبان بندی اور ان کی تباہی کے اعمال

محمد بشیر قادری

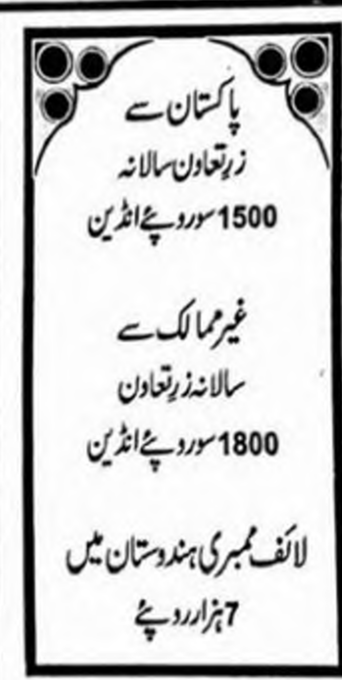
سورۂ اخلاص سے مشکلات کا حل

Rs.25/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم



جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۹
ستمبر ۲۰۱۶ء
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے



دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔



موبائل 09358002992



موبائل 09756726786



موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے تئیں اردو سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)


کیا اور کہاں

اداریہ



بقلم خاص

دعوتِ غور و فکر

آج کل ہر طرف دعوت کے کام کا شور وغل ہے، وہ چھٹ بھئے جو اپنے گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں وہ بھی دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں اور انہوں نے بھی دین کی تبلیغ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔ مسجدوں میں دینی باتوں کی چرچا عام درعام ہو کر رہ گئی لیکن جسے کہتے ہیں "دینِ اسلام" وہ مسلم معاشرے میں دور دور تک کہیں نظر نہیں آتا۔ مسجدیں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں، لیکن ان نمازیوں میں اللہ سے ڈرنے والے اور احتسابِ آخرت کی فکر رکھنے والے معدودے چند ہی حضرات ہوتے ہیں۔ ان میں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ عبادت ازراہِ عادت کرتے ہیں۔ چنانچہ مسجدوں میں ہونے والے جھگڑے اور نمازیوں کی صفوں میں انتشار یہ ثابت کرتا ہے کہ خوفِ خداوندی مسجدوں میں بھی اور نمازیوں کی بھیڑ میں بھی موجود نہیں ہے۔

اللہ ہی جانے ہمیں کیا ہو گیا ہے، ہم جس اللہ کے لئے دن رات اپنی پیشانیاں رگڑتے ہیں اُس اللہ کی خاطر ہم وہ برائیاں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن برائیوں میں ہم پوری طرح رچ بس گئے ہیں۔

جھوٹ، غیبت، لعن طعن، بے کرداری، بداخلاقی، بدگمانی، بے راہ روی، تمسخر، چھچھورپن وغیرہ کتنے عیب ہیں جو ہماری پہچان بن کر رہ گئے ہیں۔ ہماری نمازوں کا اور ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی دین کی دعوتوں کا اثر ہمارے کردار پر کیوں نہیں پڑتا؟ ہمارا معاشرہ مسلمانوں کا معاشرہ کیوں نہیں محسوس ہوتا؟ ہم دن بدن اُن خوبیوں سے کیوں محروم ہوتے جارہے ہیں جو صحابہ کرام کا جزولاینفک تھیں۔ ایک دور وہ بھی تھا جب مسلمان اپنے گھر کے بند کمروں میں بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تھے کیوں کہ انہیں یقین تھا کہ ان کا رب انہیں بند کمروں میں بھی دیکھ رہا ہے۔ اللہ کے ڈر کی وجہ سے وہ رات کی تاریکیوں میں اور اپنے گھر کے بند کمروں میں بھی گناہ سے دور رہتے تھے۔ پھر ایک دور وہ بھی آیا کہ خوفِ خداوندی مسلمانوں میں کچھ کم ہو گیا تھا لیکن دنیا کی شرم ان میں پھر بھی باقی رہی۔ اس دور میں مسلمان اس لئے گناہوں سے باز رہتے تھے کہ دیکھنے والے کیا کہیں گے اور جب ہم کسی معصیت کا ارتکاب کریں گے تو بے شمار اُنگلیاں ہم پر اٹھنے لگیں گی۔ دنیا کی شرم کی وجہ سے اور دنیا والوں کے اعتراضات کی بنا پر مسلمان گناہوں سے اور بے کرداریوں سے باز رہتے تھے۔

اور یہ دور...... افسوس در افسوس ایسا دور ہے کہ نہ اللہ کا خوف باقی رہا اور نہ دنیا کی شرم۔ اب گناہ گھر کے بند کمرے میں نہیں ہوتے بلکہ سرِ محفل ہوتے ہیں، چوراہوں پر ہوتے ہیں، اور کھُلم کھلا کئے جاتے ہیں، دیکھنے والے شرما جاتے ہیں لیکن گناہ کرنے والوں کو شرم نہیں آتی۔

موبائل، فیس بک، وہاٹس ایپ، انٹرنیٹ کہاں کہاں ہم بے حیائی اور اللہ کی نافرمانیوں کا مظاہرہ نہیں کررہے ہیں۔ ہر ضرورت کی چیز کو ہم نے وسیلۂ معصیت بنالیا ہے اور ہر ایجاد ہمارے لئے آلۂ گناہ بن کر رہ گئی ہے۔

قرآن تو یہ کہتا ہے کہ نماز انسان کو گناہوں سے محفوظ کردیتی ہے لیکن ہماری آنکھیں دن رات یہ دیکھتی ہیں کہ نماز پڑھنے والے جھوٹ بھی بول رہے ہیں، غیبتیں بھی کررہے ہیں، دوسروں پر تہمتیں بھی اچھال رہے ہیں، ماں باپ کی نافرمانی بھی کررہے ہیں، بڑوں کی بے عزتی بھی کررہے ہیں اور سینکڑوں ایسی برائیوں میں بھی مبتلا ہیں جو اللہ کے عذاب کا سبب بنتی ہیں۔ تو کیا ہم صرف نمازی ہیں؟ تو کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ تو کیا نمازی اور مسلمان میں فرق ہوتا ہے؟ کسی شاعر نے یہ شعر کیوں کہا تھا:

دل ہے مسلماں نہ تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی، میں بھی نمازی



علم کی فراوانی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ میں ایک مرتبہ سو رہا تھا، میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اسے پی لیا یہاں تک سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطاب کو دیدیا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس کی تعبیر علم ہے۔"

(صحیح البخاری)

چار موتی

☆ جو لوگ خودغرض ہوتے ہیں وہ کبھی بھی اچھے دوست نہیں ہوتے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائیں اس پر اعتماد نہ کرو۔

(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ محبت سب سے کرو مگر اعتبار چند لوگوں پر۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ اچھے لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ انہیں یاد رکھنا نہیں پڑتا وہ یاد رہتے ہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

اقوال

☆ زمین کے اوپر عاجزی سے رہنا سیکھ لو، زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔

☆ کسی کا دل مت دکھاؤ، ہوسکتا ہے وہ تمہیں ایسے چاہتا ہو جیسے مرنے والا زندگی چاہتا ہے۔

سکون

☆ سکون حاصل کرنے کی کوشش چھوڑ دو سکون دینے کی فکر کرو تو سکون مل جائے گا۔ اللہ کے فیصلوں پر تنقید نہ کرنا، سکون مل جائے گا۔

☆ بے سکونی تمنا کا نام ہے، جب تمنا تابع فرمان الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے، اپنی زندگی میں آپ کو جو چیز سب سے اچھی نظر آتی ہے اسے تقسیم کرنا شروع کردو سکون مل جائے گا۔

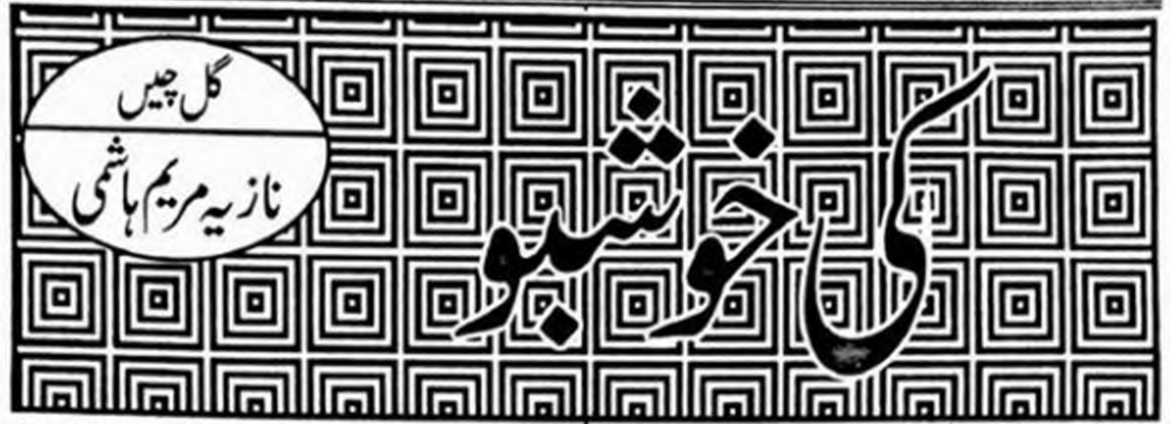
وقت

☆ وقت کا پہیہ اپنی رفتار سے گھومتا رہتا ہے، یہ کسی کے لئے نہیں رکتا ہے۔ وقت کی بہت بری فطرت ہے کہ یہ خود سے پیچھے رہ جانے والوں کا تھوڑی دیر بھی رک کر انتظار نہیں کرتا، نہ ہی خود سے آگے بھاگنے والوں کو پکارتا ہے۔

☆ موسم، رتیں، چہرے، فطرتیں سب بدلتی رہتی ہیں، مگر دکھ، یہ جو دکھ ہوتے ہیں ناں، یہیں رکے رہتے ہیں، ان کی تکلیف کم ضرور ہو جاتی ہے ختم کبھی نہیں ہوتی۔

اچھی بات

☆ جو شخص اپنی قسمت پر خوش ہے دراصل وہی انسان خوش قسمت ہے کیوں کہ وہ اللہ کی رضا میں راضی ہے۔



☆اپنی زندگی میں ہر کسی کو اہمیت دو، جو اچھا ہوگا خوشی دے گا، جو برا ہوگا سبق سکھائے گا۔

☆اگر تم سے کوئی بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اسے خود ہی احساس ہو جائے گا اپنے برے رویے کا۔

☆اگر تم اپنے بزرگوں کی خدمت کرتے ہو تو اپنے بچوں سے بھی امید رکھو، کیوں کہ پھر وہ تمہاری بھی خدمت کریں گے۔

موت

☆انسان پورا ایک دم نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے مرتا ہے۔ ہر دوست کے مرنے کے ساتھ یہ تھوڑا سا مر جاتا ہے، ہر عزیز کے رخصت ہونے کے ساتھ اس کا کچھ حصہ جھڑ جاتا ہے۔ ہر خواب تحلیل ہونے کے ساتھ اس کا ایک گوشہ فنا ہو جاتا ہے۔

☆یہ سب اجزاء بے جان ہوئے!!

تو تب جا کر موت کو ایک مردہ ہاتھ آتا ہے، جو اس ریزہ ریزہ انسان کو اٹھاتی ہے اور چلی جاتی ہے۔

حکمت کی باتیں

☆ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔

☆بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینہ سے بچو۔

☆گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے، نیکی پر غرور نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆اگر آپ اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتے ہیں تو عیب جوئی اور نکتہ چینی سے دور رہئے۔

شمع فروزاں

☆جو چیزیں اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیوں کر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

☆زندگی کو ہمیشہ مسکرا کر گزارو کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ یہ کتنی باقی ہے۔

☆صالح افراد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا فلاح و بہبود کی طرف دعوت دیتا ہے۔ علماء کا ادب کرنا عقل میں اضافہ کا سبب ہے۔

☆ایک عالم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

مشعل راہ

☆زبان سے زیادہ ضرر رساں کوئی چیز نہیں۔

☆نیک لوگوں کو دشمنی سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

☆سچ کا تھوڑا سا سامان، جھوٹے کی بہت سی دولت سے اچھا ہے۔

☆اگر خود نیکی نہیں کر سکتے تو دوسروں کو برائی کی دعوت نہ دو۔

☆وقت، موت اور گاہک تینوں ہی کسی کا انتظار نہیں کرتے۔

☆کسی کو الزام دیتے وقت اپنے گریبان میں جھانک لینا چاہئے۔

ماں

وہ ایک لفظ کہ ''جس میں محبتیں پنہاں''۔

وہ ایک لفظ کہ ''جس سے وجود میرا''۔

وہ ایک لفظ کہ ''جس کا ازل سے ناطہ ہے''۔

وہ ایک لفظ کہ "جس کا ابد سے رشتہ ہے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس سے تمام حسن وحیات۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس پر میری یہ جاں نثار۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس کو ملا ہے اوج کمال۔"
وہ ایک لفظ کہ "پکاروں تو سبز چھاؤں ملے۔"
وہ ایک لفظ کہ "میں روؤں تو اس کا پیار ملے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جو میری روح کا حوالہ ہے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جو میرا اسم اعظم ہے۔"

کیا تم جانتے ہو؟

☆تم کسی پر اعتبار رو یا نہ کرو لیکن اتنا یاد رکھنا کہ اگر کوئی تم پر اعتبار کرے تو وہ نہ ٹوٹے۔

☆جس دن تمہارا وفادار دوست تمہیں چھوڑ کر چلا جائے سمجھ لینا کہ تمہاری آدھی زندگی ختم ہوگئی۔

☆زندگی میں جو بھی بہتر نظر آئے اور وہ تم لے سکتے ہو تو لے لو کیوں کہ زندگی جب کچھ لینا شروع کردے تو آخری سانس تک نہیں چھوڑتی۔

ہری مرچیں

☆کیا شادی جنت کا دروازہ ہے؟
جی ہاں! باہر جانے کا۔
☆انسان اپنی بے وقوفی پر کب خوش ہوتا ہے؟
شادی کے دن۔
☆کیا زبانی لڑائی میں عورت سے کوئی جیت سکتا ہے؟
جی ہاں، دوسری عورت۔
☆طلاق کی سب سے بڑی بنیاد کیا ہے؟
شادی۔
☆دنیا کی خطرناک ترین پولیس کون سی ہے؟
بینڈ باجے والی، ان کا قید کیا ہوا قیدی عمر بھر رہا نہیں ہوتا۔

اچھی باتیں

اپنی نیکی چھپانا آپ کی سوچ کا امتحان ہے اور دوسروں کے گناہ کو چھپانا آپ کے کردار کا امتحان ہے۔

☆کھانے میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج ہے مگر کان میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

☆زندگی ایسے جیو کہ اپنے رب کو پسند آجاؤ کیوں کہ دنیا والوں کی پسند تو پل میں بدل جاتی ہے۔

اقوال زرّیں

☆لوگوں سے اس طرح ملو کہ اگر مر جاؤ تو وہ تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

☆جس نے اپنی پریشانی دوسروں پر ظاہر کی وہ ذلت پر آمادہ ہوگیا۔

☆تھوڑا دینے پر شرماؤ نہیں کیوں کہ خالی ہاتھ پھیرنا اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔

☆زیادہ قسمیں کھانے والا زیادہ جھوٹ بولتا ہے۔

☆مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہا کرو۔

☆جس نے کسی کو اکیلے میں نصیحت کی اس نے اسے سنوار دیا اور جس نے کسی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اسے مزید بگاڑ دیا۔

☆جس کو تم سے سچی محبت ہوگی وہ تم کو فضول اور ناجائز کاموں سے روکے گا۔

☆وہ چیز بھی آزمائش میں نہیں آتی کہ جس کی خواہش نہ کی گئی ہو اور نہ ہی بالکل ترک کردیا جائے۔

☆اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

☆دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک تم خود سے نہ ہار جاؤ۔

☆اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے معاشرے میں عزت ہو تو ہر کسی سے مسکرا کے ملو اور سب کی سنو جتنا ہو سکے چاہتیں بانٹو۔

☆اگر کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو، کیوں کہ لوگوں کی ضرورت کا تم سے وابستہ ہونا تم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔

☆ اگر تم کسی کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو یہ نہ سمجھنا وہ کتنا بے وقوف ہے بلکہ یہ سوچنا کہ اس کو تم پر اعتبار کتنا تھا۔

☆ اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں۔

☆ والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔

☆ عاقل وہ ہے جو اپنی عمر کو غیر ضروری کاموں میں صرف نہ کرے۔

☆ عورت کا بہترین زیور اس کا شوہر پرست ہونا ہے۔

☆ خود غرضی مت کرو جلد بدنام ہو جاؤ گے۔

☆ جس مقام پر حرام کاری ہوتی ہے وہاں کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

☆ ناجائز کمائی جلد ضائع ہو جاتی ہے۔

☆ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والا ظالم ہے۔

☆ کوئی آئینہ انسان کی اتنی سچی تصویر پیش نہیں کرسکتا جتنی کہ اس کی گفتگو۔

☆ لاکھوں کو دوست بنانا کوئی بڑی بات نہیں، بڑی بات یہ ہے کہ ایک ایسا دوست بناؤ جو تمہارا اس وقت ساتھ دے جب لاکھوں تمہارے مخالف ہوں۔

☆ دعائیں لو اور دعائیں دو وقت پر کام آئیں گی۔

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆ مسکراہٹ بھی کیا عجب شئے ہے اگر دوست کے لئے اپنے ہونٹوں پر سجالو تو وہ راحت محسوس کرے، اگر دشمن کے لئے سجالو تو وہ ندامت محسوس کرے اور اگر کسی ناواقف کے لئے سجالو تو یہ صدقہ بن جائے۔

☆ جب انسان اپنی وقعت کھودے تو اس کے لئے بہترین پناہ خاموشی ہے۔

☆ وضاحت کبھی سچا ثابت نہیں کرسکتی، ندامت کبھی نعم البدل نہیں ہوسکتی۔

☆ الفاظ کبھی بھی انسان کو اس کا کھویا ہوا مقام واپس نہیں دلا سکتے، ہاں خاموشی مزید تذلیل سے بچالیتی ہے۔

☆ اہمیت الفاظ کی ہوتی ہے مگر اثر ہمیشہ لہجوں کا ہوتا ہے۔

☆ انا بھی کیسی چیز ہے کہ حق کو ماننے ہی نہیں دیتی، اس لئے ایسے شخص سے بحث مت کریں اور نہ اسے شرمندہ کریں کیوں کہ سمجھ تو اسے پہلے ہی آچکی ہوتی ہے اس لئے وہ کبھی مانے گا نہیں۔

☆ رشتہ جتنا مضبوط ہوتا ہے رنجش بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے لیکن جو لوگ فاصلوں کو سمیٹنے کا ہنر جانتے ہیں ان کے لئے محبت ہمیشہ مہربان رہتی ہے۔

☆ توپ کوئی نہیں چلاتا، پتھر کوئی نہیں مارتا، باتیں صرف باتیں ہی گھروں میں دراڑیں ڈالتی ہیں، ان کو توڑتی ہیں، رشتے کاٹتی ہیں صرف باتیں۔

☆ بچے کو غصہ میں ہلکی سی چپت لگادیں تو رو پڑے گا، مگر مذاق میں زور کے تھپڑ سے بھی ہنستا رہے گا۔ نفسیاتی درد جسمانی درد سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور زبان کا لگا ہوا زخم کلہاڑی کے زخم سے زیادہ دردناک۔

منتخب اشعار

تجھ سے محبت تیری اوقات سے زیادہ کی تھی
اب بات نفرت کی ہے تو سوچ تیرا کیا ہوگا

☆

فرشتہ مجھ کو کہنے سے میری تحقیر ہوتی ہے وصی
میں تو مسجودِ ملائک ہوں مجھے انسان رہنے دو

☆

تم کسی راستے سے آجانا
میرے چاروں طرف محبت ہے

☆

محبت چھوڑ دینے پر دلوں کو توڑ دینے پر
عجب دستور ہے صاحب کوئی فتویٰ نہیں لگتا

☆

محبت کی عجیب مثال دی اس نے
اُداس رہنے کی عادت سی ڈال دی اس نے

☆

اے زندگی مجھے کچھ مسکراہٹیں ادھار دیدے
اپنے آرہے ہیں ملنے کی رسم نبھانی ہے

☆

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں دفن ہو جائیں
تو یہ کتبہ پہ لکھ دینا کہ محبت مر نہیں سکتی

پانچویں قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت زندگی، شخصیات وکیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش وخرم زندگی گزارنا چاہتے ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو، گھریلو پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جاسکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جاسکتاہ ے۔ تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی ورد کیا جائے تو ہر قسم کی جائز مراد کے لئے دعا کی جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ نقش اسم اعظم کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا۔ سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق اسم الٰہی معلوم کریں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال

م ح م د۔ ۴+۸=۴+۴=۲۰=۲۰۔ ا ق ب ا ل

۱+۱+۲+۱=۳=۸+۲=۱۰=۱

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا وہ اسم معلوم کرنا چاہئے جس کا مفرد عدد ا ہو، ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام مشہور ہیں۔ میں یہاں ایک عدد سے لے کر ۹ تک کے مفرد عدد سے منسوب اسمائے باری تعالیٰ درج کررہا ہوں تاکہ آپ اپنے نام کے مفرد کے مطابق کسی بھی اسم باری تعالیٰ کا ورد کرسکیں۔

''ا'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری۔

یا اول (۳۷) یَا جَلِیْلُ (۷۳) یَا رَحْمٰنُ (۸۱۲) یَا رَشِیْدُ (۵۱۴) یَا مُجِیْبُ (۵۵) یَا مُقِیْتُ (۵۵۰) یَا مُؤْمِنُ (۱۳۶) یَا مُهَیْمِنُ (۱۴۵) یَا وَاجِدُ (۱۹) یَا وَلِیُّ (۶۴)

''۲'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری۔

یَا خَالِقُ (۷۳۱) یَا خَبِیْرُ (۲۸۱) یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (۴۹۷) یَا رَزَّاقُ (۳۰۸) یَا ضَارُّ (۱۰۰۱) یَا عَلِیُّ (۱۱۰) یَا مُبْدِئُ (۵۶) یَا مُتَعَالِی (۵۵۱) یَا مُغْنِیُ (۱۱۰۰) یَا مُقْسِطُ (۳۰۹) یَا مُنْعِمُ (۲۰۰) یَا وَاسِعُ (۱۳۷) یَا وَالِیُ (۱۳۷) یَا وَدُوْدُ (۲۰) یَا هَادِیُ (۲۰)

''۳'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری۔

یَا اللّٰهُ (۶۶) یَا عَظِیْمُ (۱۰۲۰) یَا غَفُوْرُ (۱۵۶) یَا غَفَّارُ (۱۲۸۱) یَا فَتَّاحُ (۴۸۹) یَا قَابِضُ (۹۰۳) یَا قَیُّوْمُ (۱۵۶) یَا مَجِیْدُ (۵۷) یَا مُصَوِّرُ (۳۳۶) یَا لَطِیْفُ (۱۲۹) یَا مُعْطِیُ (۱۲۹) یَا نَافِعُ (۲۱۰) یَا وَکِیْلُ (۶۶)

''۴'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَا اَحَدُ (۱۳) یَا بَرُّ (۲۰۲) یَا تَوَّابُ (۴۰۹) یَا شَکُوْرُ (۵۲۶) یَا شَهِیْدُ (۳۱۹) یَا عَزِیْزُ (۹۴) یَا مَالِکَ الْمُلْکِ (۲۱۱) یَا مُحْصِیُ (۱۴۸) یَا مُحْیِیُ (۵۸) یَا مُقَدِّمُ (۱۸۴) یَا مُمِیْتُ (۴۹۰) یَا نُوْرُ (۲۵۶)

''۵'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَا بَاقِیُ (۱۱۳) یَا بَدِیْعُ (۸۶) یَا بَصِیْرُ (۳۰۲) یَا حَکَمُ (۶۸) یَا خَافِضُ (۱۴۸۱) یَا سَلَامُ (۱۳۱) یَا عَدْلُ (۱۰۴) یَا مَتِیْنُ (۹۵۰۰) یَا مُذِلُّ (۷۷۰) یَا مُتَکَبِّرُ (۶۶۲) یَا وَاجِدُ (۱۴) یَا وَارِثُ (۷۰۷) یَا وَهَّابُ (۱۴)

''۶'' عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَابَارِئُ (۲۱۳) یَابَاعِثُ (۵۷۳) یَاجَامِعُ (۱۱۴) یَاحَکِیْمُ (۷۸) یَارَحِیْمُ (۲۵۸) یَارَقِیْبُ (۳۱۲) یَاعَلِیْمُ (۱۵۰) یَامُعَظِّمُ (۱۰۵۰) یَامُقْتَدِرُ (۷۴۴)

"۷" عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَاحَلِیْمُ (۸۸) یَارَؤُفُ (۲۸۶) یَاغَنِیُّ (۱۰۶۰) یَاکَبِیْرُ (۲۳۲) یَامُعِیْدُ (۱۲۴)

"۸" عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَابَاطِنُ (۶۲) یَاجَبَّارُ (۲۰۶) یَاحَسِیْبُ (۸۰) یَاحَمِیْدُ (۶۲) یَارَافِعُ (۳۵۱) یَاصَمَدُ (۱۳۴) یَاظَاهِرُ (۱۱۰۶) یَاغَفُوْرُ (۱۲۸۶) یَاقَادِرُ (۳۰۵) یَاقُدُّوْسُ (۱۷۰) یَاقَوِیُّ (۱۱۶) یَامَانِعُ (۱۶۱)

"۹" عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ مع اعداد قمری

یَاآخِرُ (۸۰۱) یَابَاسِطُ (۷۲) یَاحَق (۱۰۸) یَاحَفِیْظُ (۹۹۸) یَاحَی (۱۸) یَاسَمِیْعُ (۱۸۰) یَاصَبُوْرُ (۲۹۸) یَاقَهَّارُ (۳۰۶) یَاکَرِیْمُ (۲۷۰) یَامَاجِدُ (۴۵) یَامُعِزُّ (۱۱۷) یَامُنْتَقِمُ (۶۳۰) یَامَالِكُ (۹۰) یَامُؤَخِّرُ (۸۴۶) اس طرح مندرجہ بالا دیئے گئے اسماء الحسنیٰ میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد "۱" کی مناسبت سے جدول نمبر ایک کے مطابق اللہ تعالیٰ کے "۹" نام درج ہیں اس میں اسم یا اول (۳۷) مرتبہ اول وآخر ۲۱۔۲۱ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔

نماز فجر مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کریں اور تاحیات پڑھتے رہیں، ساتھ میں پنج وقت نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں۔ ہر اعداد سے منسوب افراد اپنے نام کے مطابق اسم الٰہی نکال کر اس کا ورد کرسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴



رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

محمود غزنوی کا واقعہ

ابوالحسن خرقانیؒ کے پاس سلطان محمود غزنوی آیا، اللہ اکبر حضرت کے یہاں اس دن خانقاہ میں صفائی ہورہی تھی اور حضرت کو سر میں خارش ہورہی تھی، آپ نے ایک شاگرد سے کہا کہ ذرا دیکھو کہ یہ خارش خشکی کی وجہ سے ہے یا جوئیں پڑ گئیں تو وہ بیٹھا بالوں کو دیکھ رہا تھا، اتنے میں سلطان غزنوی بھی آگیا، اب جو بچے جھاڑو دے رہے تھے وہ طلبا تو ڈرے کہ بادشاہ سلامت آگئے، ہم نے جھاڑو دی اور اس کی وجہ سے گرد اڑی ہوئی ہے تو ایک بھاگا کہ حضرت کو جا کر بتاؤں اس نے دوڑ کر اس بندے کو اشارہ کیا جو بال دیکھ رہا تھا کہ وہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں، تو یہ جلدی سے کہتا ہے کہ حضرت! حضرت! حضرت نے اس کی طرف دیکھا، فرمایا کیا ہوا، کہنے لگا حضرت وہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں، حضرت نے فرمایا اوہو میں سمجھا کہ کوئی بڑی سی جوں تیرے ہاتھ آگئی۔

ادھر سلطان محمود غزنوی کی یہ عقیدت تھی کہ وہ اس گرد کو اپنے ہاتھوں سے چہرے پر مل رہا تھا، کہنے لگا کہ اللہ والوں کے جوتوں کی مٹی ہے یہ تو میرے چہرے کے اوپر لگنی چاہئے، اس کی عقیدت کا یہ معاملہ تھا۔

خیر سلطان محمد غزنوی آیا، لمبی بات ہے میں مختصر آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں اس نے کہا جی میں ایک ملک پر متعدد حملہ کر چکا ہوں لیکن وہ فتح نہیں ہوتا میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کسی اللہ والے سے دعا کراؤں، آپ مہربانی کیجئے، دعا کیجئے، اللہ اسلام کو فتح عطا فرمائے۔ حضرت نے دعا بھی کردی اپنا ایک جبہ پڑا ہوا تھا وہ جبہ بھی دیدیا اور فرمایا کہ یہ ساتھ لے جاؤ اور جب جنگ ہو اور تمہیں محسوس ہو کہ کمزوری ہے تو اس وقت اس جبہ کو سامنے رکھ کے دعا مانگنا، اے اللہ! اگر آپ کے یہاں اس جبے والے کا کوئی مقام اور مرتبہ ہے اس کی برکت سے اے اللہ میری اس مراد کو پورا کردے، سلطان محمود غزنوی چلا، سترہویں دفعہ جب حملہ کیا اب کافر سارے مخالف آچکے تھے، مسلمان تعداد میں تھوڑے تھے، چنانچہ پھر جنگ ہوئی کچھ دیر کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ اب میرے لئے فتح حاصل کرنا مشکل ہے، مسلمانوں کی ہمتیں کمزور ہورہی تھیں، سلطان محمود غزنوی پیچھے ہٹا اور اس نے اس جبہ کو نکالا اور سامنے رکھ کر دعا مانگی اے اللہ! اگر اس جبہ والے کا تیرے یہاں کوئی مقام ہے، اے اللہ اس کی برکت سے مجھے فتح عطا فرمادے! اللہ تعالیٰ نے رحمت کی جنگ کا ایسا پانسہ پلٹا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قلعہ کا فاتح بنادیا، خیر جب فاتح بن گیا، بہت عرصے کے بعد ایک دفعہ حضرت کے پاس آنا ہوا، حضرت نے پوچھا کیا گزری، اس نے سارا واقعہ سنایا، حضرت نے پوچھا کیا دعا مانگی تھی؟ حضرت دعا مانگی تھی اگر ان کا آپ کے یہاں کوئی مقام ہے تو اللہ قلعہ کا فاتح بنا دیجئے! فرمایا تو نے سستے دام لگائے، اگر یوں کہہ دیتا اللہ مجھے پوری دنیا کا فاتح بنا دیجئے، اللہ تمہیں پوری دنیا کا فاتح بنادیتے، تو ان اللہ والوں کے دلوں میں اللہ کی محبت ہوتی ہے اس لئے اللہ کے یہاں ان کا ایک مقام ہوا کرتا ہے۔

مخلوق کے مطیع ہونے کا واقعہ

(فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم مجھے فرش پر یاد کروگے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا، تم میری اطاعت کروگے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنادوں گا۔

شیخ عبدالواحد

چنانچہ شیخ عبدالواحدؒ ایک بزرگ گزرے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ دعا مانگی کہ اے اللہ! جنت میں آپ نے جسے میرا ساتھی بنایا ہے اگر دنیا میں وہ زندہ ہے تو مجھے اس سے ملا دیجئے، اللہ والوں کی دعائیں بھی مجیب ہوتی ہیں، چنانچہ انہوں نے ایسی دعا مانگی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول

ہوگئی، ان کو بتادیا گیا کہ ایک حبشہ کی رہنے والی عورت ہے، میمونہ اس کا نام ہے، میمونہ حبشن آپ کی وہ ساتھی بنے گی زندگی کی جنت میں، اب وہ چلے اس گاؤں کی طرف وہاں جاکر پوچھا، میمونہ کہاں ہے، وہاں والوں نے کہا کہ وہ تو بڑی عمر کی عورت ہے، بکریاں چراتی ہے وہ کہیں باہر بکریاں چرارہی ہوگی، یہ وہاں پہنچ گئے، دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کھڑی وہ نفلیں پڑھ رہی ہیں اور ان کی بکریاں قریب قریب چر رہی ہیں مگر وہ وہیں چر رہی ہیں، اِدھر اُدھر بھاگتی دوڑتی نہیں، بکریوں کی تو عادت ہے وہ بکھر جاتی ہیں انہوں نے جب غور کیا تو کیا دیکھا دوردوران کو دو چار ایسے جانور نظر آئے درندے. بھیڑیے، وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بکریاں ان کے ڈر کی وجہ سے قریب قریب ہی چر رہی تھیں، ادھر جاتی نہیں تھیں، اب یہ حیران کہ بکریاں تو نہیں جاتیں تو بھیڑیے تو ان کو کھالیتے. بھیڑیے بھی نہیں کھا رہے ہیں اور یہ خدا کی بندی نفل پڑھ رہی ہے جب انہوں نے سلام پھیرا تو اللہ نے اس کے دل میں بھی ڈال دیا۔ اتقوا فراسۃ المؤمن تو انہوں نے کہا کہ عبدالواحد! اللہ تعالیٰ نے ملاقات کی وعدہ گاہ تو جنت کو بنایا ہے، آپ یہاں کیسے آگئے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے دعا مانگی تھی لیکن ایک بات یہاں آکر جو میں نے دیکھی تو اس نے حیران کردیا، آپ نماز پڑھ رہی ہیں، بکریاں چر رہی ہیں، بھیڑیے بیٹھے ہیں، ان کو کہتے کچھ نہیں، تو وہ کہنے لگی عبدالواحد! یہ بات سمجھنی آسان ہے، جس دن سے میں نے اللہ تعالیٰ سے صلح کرلی، بھیڑیوں نے اس دن سے میری بکریوں کے ساتھ صلح کرلی، ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے، اللہ تعالیٰ ماتحتوں کو ہمارا مطیع اور فرمانبردار بنادیں گے تو فرمایا تم میرے مطیع بن جانا، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنادوں گا۔

بشر حافیؒ

(فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم میری عزت کرنا میں تمہیں عزتیں عطا کروں گا۔

بشر حافیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں ان کے بارے میں آتا ہے کہ شروع میں پولیس محکمہ میں تھے اور شراب پینے کی عادت تھی، ایک مرتبہ جارہے تھے راستہ میں کیا دیکھا کہ ایک کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہے اور اس پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے، یہ دیکھ کر دل پر چوٹ لگی کہ اللہ کا نام اور نیچے پڑا ہوا ہے اس کاغذ کے پرزے کو اٹھایا اور اس کو اونچی جگہ پر رکھ دیا، فوراً دل میں یہ بات ڈالی گئی، میرے بندے آپ نے میرے نام کو پاؤں سے لے کر سر تک اٹھایا میں پروردگار تمہارے نام کو فرش سے عرش تک اٹھادوں گا، چنانچہ توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور وقت کے بڑے اولیاء میں سے گزرے تو میری عزت کرو، میں تمہیں عزتیں دوں گا۔

ادب سے ہی انسان انسان ہے

چنانچہ ہمیں چاہئے، ہم اللہ کی بھی عزت کریں اور شعائر اللہ کی بھی عزت کریں، شعائر اللہ کہتے ہیں ہر وہ چیز جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے، جس کی نسبت اللہ کے ساتھ ہو، کلام اللہ، بیت اللہ، یہ سب شعائر اللہ ہیں، کامل اولیاء اللہ یہ بھی شعائر اللہ ہیں، اولیاء اللہ کی بات کیا کرنا، ان اولیاء کاملین کے جہاں قدم لگ جاتے ہیں اللہ ان جگہوں کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمالیا کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں فرمادیا۔ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) صفا، مروہ تو شعائر اللہ میں سے ہیں، ہاجرہ صابرہ کے قدم لگے تو اللہ نے صفا مروہ کو شعائر اللہ میں سے بنادیا تو الہ رب العزت کا ادب کریں اور ان شاعر اللہ کا بھی ادب کریں۔

آج کلام اللہ کا ادب نہیں ہے، ہمارے ایک دوست حج عمرہ کے لئے گئے، حرم شریف میں ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ سویا ہوا ہے اور سر کے نیچے اس نے قرآن مجید کو رکھا ہوا ہے، اب پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے لوگوں کی علماء نے تربیت ایسی کی ہے ان کے دل میں قرآن پاک کی اہمیت ہی ایسی بٹھائی ہوتی ہے جب کوئی ایسی حرکت دیکھتے ہیں تو ہم تو تڑپ ہی اٹھتے ہیں، تصور ہی نہیں کرسکتے اب وہ بیچارا گیا، جاکر اس نے اس کے سر کے نیچے سے قرآن پاک نکالا، اس کی آنکھ کھلی اس نے کہا کہ تم نے سر کے نیچے سے کیوں نکالا؟ اس نے کہا یہ اللہ کا کلام ہے، سر کے نیچے لے کر کر پڑے ہو، آگے سے جواب دیتا ہے کہ میں نے سر کے نیچے رکھا ہوا ہے، پاؤں کے نیچے تو نہیں رکھا ہوا ہے، اب بتائیے! اللہ کے کلام کا ادب سیکھو۔

بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرکے سو رہے ہیں بھائی چار سائڈیں ہیں تین سائڈوں کی طرف پاؤں کرلیتے، ضروری ہے کہ ادھر ہی پاؤں کرکے سونا ہے، کہتے ہیں جی اس میں حرج کیا۔

ایک اور مصیبت ہے آج کل ننگے سر آکر نمازیں پڑھتے ہیں کہتے ہیں جی حرج ہی کیا ہے، ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک بچے کو سمجھایا کہ بھائی مسجد میں آؤ تو سر ڈھانک کر آؤں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت استمراری ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عادۃً سر مبارک کے اوپر عمامہ لے کر ٹوپی لے کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور جامع ترمذی کے حاشیہ پر حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل فرمائی کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا بغیر عمامہ کے پڑھنے سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے تو چلو وہ بھی نہیں ہو سکتا، ٹوپی سہی تو ننگے سر تو نہ آؤ کہنے لگا .جی ہو جاتی ہے، حیران ہوا کہ بھائی اسے کیسے سمجھاؤں، پھر میں نے اسے بلایا میں نے کہا کہ اچھا ایک بات سنو! اگر ایک آدمی کے پاس کپڑے نہ ہوں تو فقط ایک پہننے کے لئے چھوٹا سا پائجامہ ہے جو ناف کو بھی ڈھانپ لیتا ہے اور گھٹنوں تک آجاتا ہے۔ اگر وہ اتنے سے کپڑوں سے نماز پڑھے تو فقہاء نے لکھا ہے کہ نماز تو اس کی بھی ہو گئی، میں نے کہا تو اکل کو آپ کے امام صاحب مصلے پر اس حال میں آکر کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ آؤ! میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں تو پڑھ لوگے؟ تو سوچ کر کہنے لگا نہیں، یہ تو اچھا نہیں لگتا کہ امام صاحب آکر کچھ پہن کر کھڑے ہو جائیں، جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا ایک بات سنو، آپ کا ایک دوست اگر یہی کچھا پہنا ہوا آپ کا دروازہ کھٹکھٹائے اور کہے دروازہ کھولو میں نے آکر بیٹھنا ہے تو پسند کروگے، تو کہنے لگے نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس لباس میں کوئی میرے گھر آئے میں نے کہا اس لباس میں تمہارے گھر آئے تو تمہیں برا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برا نہیں لگتا، سنئے قرآن، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یہ لوگ جو میرے گھر میں آنے والے تھے (اُولٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَائِفِيْنَ) ان کو چاہئے تھا کہ اگر مسجد میں داخل ہوتے تو اس طرح جس طرح کسی شہنشاہ کے دربار میں بڑا ہیبت زدہ ہو کر کوئی داخل ہوتا ہے، یہ بندے میرے گھر میں اس طرح داخل ہوتے، تو میں نے کہا کہ یہ خائفین کی نشانی ہے؟ بھاگے آتے ہیں ننگے سر، ذرا بنیان پہن کر جائیں، نہ دفتر میں کسی دن، کہتے ہیں (Dress code) ہے، تمہاری دنیا کے (Dress code) اور پروردگار کے گھر کا کوئی (Dress code) نہیں ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے حرج کیا ہے، میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو بندر بنا کر جہنم میں پھینک دیں تو حرج ہی کیا ہے، ادب سیکھنے کی ضرورت ہے، کہتے ہیں جی ہو جاتی ہے، بہت ساری چیزیں ہو جاتی ہیں لیکن آداب ہوتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ علیہ کا خوف

سیدنا علیؓ جن کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت کی بشارت دی جن کو "باب العلم" فرمایا، آپ جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تھے تو چہرہ مبارک زرد ہو جاتا تھا، پیلا ہو جاتا، کسی نے کہا حضرت ہم نے تو ایسا خوف زدہ آپ کو کسی حال میں بھی نہیں دیکھا، فرمایا تجھے پتہ ہے میں کس شہنشاہ کے دربار میں داخل ہو رہا ہوں تو مسجد کا ادب سیکھئے! کلام اللہ کا ادب سیکھئے! اہل اللہ کا ادب سیکھئے! آج علم سیکھنے سے پہلے ہمیں ادب سیکھنے کی ضرورت ہے، تو فرمایا کہ تم میری عزت کرو، میں پروردگار تمہیں عزت عطا کروں گا۔ (فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردوراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

اس اسم کا ذاکر روحانی درجات میں بلندی پاتاھے

یا مقدم

''یامقدم'' اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

امام علی احمد بونی اپنی کتاب شمس المعارف میں اس کی تشریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ جب کسی کو اپنے قرب میں مقام عطا فرماتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ نے فلاں شخص کو مقدم کیا ہے اور تقدیم کبھی مکانی ہوتی اور کبھی درجات میں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں پر مقدم کیا ہے۔ ایک اور ولی اللہ اس کی صفت یوں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مقدم ہے وہ اپنی مخلوق میں بعض پر فضیلت دے دیتا ہے اور ان کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ یعنی مقام اور قرب آگے کر دینے والا مقدم کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ مقدم ہے۔ چونکہ وہ بعض کو بعض پر مقدم کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے کہ باپ کو بیٹے پر یا انبیاء کو انسانوں پر مقدم کیا یا استاد کو شاگرد پر لیکن ان تمام وضاحتوں سے اللہ تعالیٰ کی صفت مقدم کی مکمل تشریح نہیں ہوتی۔ میرے نانا پیر فضل شاہ قادری فرماتے ہیں مقدم وہ ہوتا ہے جس کو سب پر فضیلت حاصل ہو، کائنات کی تمام مخلوق اس کے سامنے ہیچ ہوں۔ وہ ذات صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات ہو سکتی ہے کہ وہ مقدم بھی ہے اور دوسروں کو بھی مقدم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں قوتوں اور صفتوں کے سبب تمام انبیاء سے مقدم ہے لیکن اس کو مقدم کرنے والا کوئی نہیں، وہ خود ہی اپنی ذات میں مقدم ہے جبکہ دنیا کے تمام انسانوں کو مقدم کرنے کے لئے کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئی حاکم کی وجہ سے مقدم ہوتا ہے اور کسی درجہ سے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی ہی وجہ سے مقدم ہے۔ تمام تر تشریحات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ مقدم وہ ہستی ہوتی ہے جس کو کسی پر فوقیت دی جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات میں فوقیت حاصل ہے اس لئے وہ مقدم ہے۔ جب کوئی شخص کسی اللہ کے نام کے بارے میں تشریح کرتا ہے اور وہ شخص ولایت کے درجے پر فائز ہوتا ہے تو وہ تشریح کرتا ہے۔

اس لئے یہ کہنا کہ فلاں کی تشریح غلط ہے اور فلاں کی ٹھیک، درست بات نہیں ہے۔ سب نے اپنی اپنی جگہ پر اس کی تشریح کرنے میں اپنا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے یہ اسم جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۴ ہیں اور اس کے مقرب فرشتے کا نام اقرائیل ہے جس کے ماتحت چالیس افسر فرشتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ۱۸۴ صفیں ہیں اور ہر صف میں ۱۸۴ فرشتے ہیں۔ اس کے فوائد و عملیات مندرجہ ذیل ہیں۔

روحانی درجات میں بلندی کے لئے

اہل طریقت لوگ جو اپنی منزلیں عبور کر رہے ہیں، انہیں اگر کسی جگہ پر رکاوٹ کا سامنا ہو تو وہ اسم پاک یا مقدم کو اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷ مرتبہ ۷ دن پڑھیں۔ نہ صرف ان کے درجات میں بلندی ہوگی بلکہ مقام سے نکل وہ پرواز میں چلے جائیں گے یعنی اپنی اگلی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہوں گے۔ ایسے لوگ جب اپنی منازل طے کر رہے ہوتے ہیں اور خالصتاً ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے تو اس وقت اگر وہ کسی کے لئے دعا کر دے تو دعا بہت جلد شرف پاتی ہے اور لوگوں کی نگاہ میں ان کی عزت اور بڑھ جاتی ہے۔

ہنگامی حالات میں حفاظت

بعض اوقات ملک میں اجتماعی طور پر آفات آنے لگتی ہیں۔ یہ آفات سیلاب کی صورت ہوتی ہیں یا اجتماعی طور پر ہنگامے ہوسکتے ہیں۔ فتنے فساد پھیلتا ہے، بلوے ہوتے ہیں غنڈہ گردی عام ہونے لگتی ہے، ایسے حالت میں اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے اسم پاک ''یامقدم'' کا پڑھنا بہت ہی مؤثر ہے۔ تمام لوگوں کو انفرادی طور پر اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ اسم پاک ''یامقدم'' کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور جب تک خطرہ ٹل نہیں جاتا اسے پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل مسلسل تین دن تک کرلیا جائے تو انشاء اللہ تکلیف شر کا خطرہ ٹل جائے گا۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

اسم "یامقدم" ذاکر کو ملازمت میں بہت جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے، کسی افسر یا ملازم کی ترقی رکی ہوئی ہو اور اس کی ترقی کا کوئی امکان نظر نہ آتا ہو تو اس صورت میں اسم پاک "یامقدم" کو اول وآخر ۳؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳؍مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے جب ۲۱؍دن پورے ہو جائیں تو اللہ کے حضور شکرانے کے ۲؍نوافل ادا کر کے غرباء میں کھانا تقسیم کریں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں ترقی ہو جائے گی۔

ملازمت پر بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو ناجائز طور پر ملازمت سے نکال دیا ہو اور اس کی داد فریاد کوئی نہ سنتا ہو تو وہ اسم پاک "یامقدم" کو اول وآخر ۲۱؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰۷ مرتبہ پڑھے۔ عمل کی میعاد ۴۱؍دن ہے ۴۱؍دن بعد شکرانے کے نوافل ادا کرے نوافل کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ انشاء اللہ انہیں ۲۱؍دنوں میں ملازمت کی بحالی کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔

نافرمان کو تابع کرنا

اگر کوئی شخص اپنے بزرگوں کی نافرمانی کرتا ہو اور سمجھانے سے اس پر اثر نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ بچے کے والدین اسم پاک "یامقدم" کو ۹۲؍مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ۲۱؍دن بچے کو کھلائیں۔ اول وآخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک لازم ہے۔ اس عمل کی معیاد ۲۱؍دن ہے۔ اس دوران نافرمان بچہ یا بڑا فرمانبردار اور تابعدار ہو جائے گا۔

بچوں کو نماز پڑھانے کے لئے

جس شخص کے بچے نماز نہ پڑھتے ہوں نصیحت پر کان نہ دھرتے ہوں تو وہ اسم پاک "یامقدم" کو اول وآخر ۱۱؍مرتبہ دورد پاک کے ساتھ ۱۱۱؍مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ان بچوں کو کھلائے۔ یہ عمل ۱۱؍دن کرنے سے بچوں دل خود بخود نماز کی طرف راغب ہوگا۔ اور وہ پکے نمازی بن جائیں گے۔ اگر بچے کسی اور ملک میں ہوں تو ان کی تصویر پر اسم مبارک "یامقدم" پڑھ کر دم کر دیا جائے تو بھی یہی نتائج حاصل ہوں گے۔

امتحان میں کامیابی

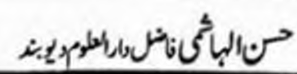
امتحان میں کامیابی کے لئے انسان کی اپنی محنت بے حد ضروری ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ امتحان دینے والا بالکل نہ پڑھے اور اسم پاک "یامقدم" کی مداومت کرے کہ پاس ہو جائے تو وہ ناکام ہوگا۔ امتحانات میں کامیابی کے لئے خود پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا جو بچے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ بے حد اچھی طرح سے اور بہت اچھی طرح سے تیاری کر کے امتحان دیں۔ امتحان شروع ہونے سے قبل اسم پاک "یامقدم" کا ورد شروع کر دینا چاہئے اور اس اسم پاک کی ایک تسبیح روزانہ اول وآخر درود پاک کے ساتھ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک امتحان ختم نہ ہو جائیں۔ انشاء اللہ جو بچہ اس پر عمل کرے گا کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

کوئی شخص ملازم ہو اور اس کی ترقی نہ ہوتی ہو جبکہ وہ ترقی کا حقدار بھی ہو۔ سفارش کرنے کے باوجود بھی ترقی نہ ملتی ہو تو وہ اسم پاک "یامقدم" سات دن ۷۰۷؍مرتبہ اول وآخر ۷؍مرتبہ درود پاک پڑھے۔ یہ عمل بعد نماز عشاء کیا جائے اور وتر بعد میں ادا کرے، انشاء اللہ اس کی حق تلفی کرنے والا اس کا مالک یا افسر اسے ترقی دینے پر مجبور ہو جائے گا۔ حق حاصل کرنے لئے یہ انتہائی مفید پایا گیا ہے۔ عمل کی میعاد جب ختم ہو جائے تو ۲؍نفل شکرانے کے اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کرے کہ اس نے اس شخص کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس کے پاک نام کو لے سکتے۔ انشاء اللہ مقررہ وقت میں اس کی ترقی ہو جائے گی۔ ترقی نہ ہو تو اس کے آثار ضرور پیدا ہو جائیں گے۔

کسی مشکل مہم کو سر کرنے کے لئے

کسی شخص کو کوئی مشکل درپیش ہو اور مشکل ختم ہونے میں نہ آتی ہو اس کی تمام کوششیں بیکار جا رہی ہوں تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اسم پاک "یامقدم" کو ۷؍دن مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۸۰؍مرتبہ روزانہ ۴۱؍دن تک پڑھے انشاء اللہ ۴۱؍یوم پورے نہ ہوں گے کہ اس کی مشکل آسان ہو جائے گی۔ اور مہم سر ہو جائے گی۔



حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ذوق خدمت خلق

سوال از: عرفان الحق لاہور ——— (پاکستان)

عاقر کو عرفان الحق کہتے ہیں۔ میرے دادا جی مرحوم نے پاکستان بننے کے سے کچھ عرصہ پہلے گوالیار سے ہجرت کرکے جہلم شہر پاکستان میں سکونت اختیار کی، میرے والد صاحب کی پیدائش گوالیار کی ہی ہے اس نسبت سے میں خود کو گوالیاری مانتا ہوں۔

میں ۱۴ر رمضان (بمطابق ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۵ء) کو جہلم میں پیدا ہوا عارضی طور پر آج کل لاہور میں سکونت پذیر ہوں۔ ایم بی اے فنانس اور ایم بی اے مارکیٹنگ کرنے کے بعد میرا لگ بھگ پندرہ سال کا جاب ایکسپرینس ہے۔ شادی شدہ ہوں اور الحمدللہ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کا باپ ہوں۔

مختصر تعارف کے بعد آپ کی قیمتی وقت کے پیش نظر سیدھا اپنے مدعا کی طرف آتا ہوں۔

مجھے عرصہ دراز سے دینی علوم حاصل کرنے کا شوق ہے اور بچپن سے حسب توفیق دینی کتب کا مطالعہ کرتا آرہا ہوں۔ ۲۰۱۱ء سے مجھے روحانی علوم سے شغف ہوا اور آج تک بے شمار کتب روحانی کا مطالعہ کرچکا ہوں اور شوق کے مرہون منت عملیات و تعویذات و جفر و نجوم کے ابتدائی اصول اپنے تئیں سیکھ چکا ہوں، اردگرد کے پریشانیوں میں در بدر بھٹکتے ہوئے اور شاطر لوگوں کے سنگین شکنجوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اور یہ علم باقاعدہ سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ میں جانتا ہوں کہ استاد کے بغیر کسی بھی علم میں ترقی ناممکن ہے اور میرا یہ بھی ماننا ہے کہ جس طرح اعلیٰ تعلیم کے لئے اعلیٰ ادارے کا انتخاب بہت ضروری ہوتا ہے ایسے ہی کوئی بھی علم مستند استاد کے بغیر صرف ایک ایسا خواب ہوتا ہے جس کی کبھی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، اسی بات کے پیش نظر کھوج میں جب نکلا تو معلوم ہوا کہ جتنے ڈھونگی روحانی شعبہ میں پریشان حال اور سیکھ کی لگن والے لوگوں کو الٹی چھری سے حلال کر رہے ہیں، دنیا کی کسی اور شعبہ میں نہیں ہیں۔

ایک وقتی متبادل کے طور پر روحانی کتب سے سیکھنے کا عمل جاری رکھا لیکن اب ایک اچھے استاد کی تشنگی بہت بڑھ گئی ہے، اسی ڈھونڈ میں کافی لوگوں کی تصانیف پڑھیں، پھر لگ بھگ دو سال پہلے آپ کی تحاریر اور آپ کے انداز تحریر نے میری توجہ کو ایک رخ دیا اور ہر آنے والے دن میں دل آپ کے علم اور اخلاص کا مداح ہوتا گیا، میں نے نوٹ کیا کہ اس شعبہ کے لوگ آپ کا نام بڑے ادب سے لیتے ہیں جس کی دو ہی وجہیں سمجھ میں آتی ہیں، ایک پختہ علم اور دوسرا اخلاص، انہی انمول وجوہ نے مجھے بے چین کر رکھا تھا کہ آپ کے در پہ کچھ سیکھنے کے لئے دستک دوں سو آج اپنے (قمری) جنم دن میں باقاعدہ آپ کے در پہ آگیا ہوں اس امید کے ساتھ کہ اب یہ دن میری شخصیت میں ایک نئی دنیا کا جنم دن ہوگا، اتنی دور سے (لاہور سے دیوبند) علم حاصل کرنا شاید میرے لئے دوہرے ثواب و برکت کا سبب بن جائے کہ یہ نبی پاک کی حکمیہ حدیث (کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا پڑے) کی تکمیل میں ایک کاوش ہے، آپ سے سیکھ کر میری جہاں روحانی علم کی تشنگی رفع ہوگی وہاں آپ کے لگائے ہوئے پودے چراغ سے بے شمار پریشان و بدحال لوگوں کی مدد بھی ہوگی جو

کہ آپ کے دنیاوی واخروی درجات میں مزید ترقی کا موجب ہوگی، اللہ سے پوری امید ہے کہ یہ میری قبر کے لئے ایک اچھا ذخیرہ بن جائے اور آپ کے لئے بہت بڑا صدقہ جاری ہو انشاءاللہ

میں نے پانچ سال سے زائد اس فیلڈ میں گوائے ہیں اب آپ سے التجا ہے کہ آپ اپنی شاگردی میں لینے کا شرف عطا کردیں تاکہ میری جستجو کو ایک منزل مل جائے اور میرے کھوئے وقت کا بھی کچھ ازالہ ہو جائے۔ آپ مجھے انشاءاللہ اچھے شاگردوں میں پاؤگے، میں آپ کے زیر سایہ ایک اچھے ایماندار اور خدمت خلق سے مزین مستقبل کا متمنی ہوں۔

میرے بڑے ادب سے دو سوال ہیں جن پر آپ کی رہنمائی اور شفقت درکار ہے۔

(۱) آپ کی فیس کتنی ہے اور مجھے کب کب ادا کرنی ہوگی اور پاکستان سے ادائیگی کا آسان ترین طریقہ کیا ہوگا تاکہ میں بہ سہولت وقت پہ آپ کی فیس ادا کرسکوں؟

(۲) میں خط وکتابت ڈاک کے ذریعہ آپ سے نہیں کرنا چاہتا اس کی وجہ ہے کہ میں جہاں رہتا ہوں ادھر مجھے میرے خط ڈائریکٹ وصول نہیں ہوتے اور خاص طور پہ انڈیا سے آیا ہوا خط لوگوں کے تجسس میں مجھ تک پہنچنے سے پہلے راستے سے اُچک لیا جائے گا، کیا آپ برائے مہربانی مجھے خط وکتابت ای میل کے ذریعہ کرنے کی سہولت دے سکتے ہیں؟ مجھے انگلش لکھنے اور پڑھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں آپ کی اس خاص مہربانی پہ بہت بہت مشکور ہوں گا۔

آخر میں آپ کے بہت بہت شکریہ کے ساتھ جلد جواب کی التجا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے آمین۔

جواب

روحانی عملیات کے سلسلہ میں آپ کا حسن طلب دیکھ کر خوشی ہوئی، طلب اور طلب کے بعد لگن ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے، جو لوگ اللہ کا نام لے کر کسی بھی منزل تک پہنچنے کے لئے اپنے قدم اٹھاتے ہیں اور پھر ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں، اللہ کا فضل وکرم ان ہی کا مقدر بنتا ہے، حسن تدبیر، حسن طلب اور حسن لگن اگر باہم مربوط ہوجائیں تو تقدیر دست بستہ انسان کے سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہے، جو لوگ تقدیر پر بھروسہ کرکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں اور اپنی کامیابی کے لئے کسی معجزہ کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ جو اسباب اللہ نے بنائے ہیں، ان اسباب کا احترام کرنا اور زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ان اسباب کو ملحوظ رکھنا ہی ایمان اور یقین کی علامت ہے۔

روحانی عملیات کی لائن سے ہمارے بزرگوں نے اللہ کے ضرورت مند بندوں کی زبردست خدمت کی ہے، روحانی عملیات کی ایک مسلم تاریخ ہے۔ اس تاریخ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی چاند اور سورج کا انکار کردے لیکن ہمارے اکثر بزرگوں نے روحانی عملیات کے معتبر ذخیرے کو اپنے سینے میں چھپائے رکھا اور اس کو طشت از بام کرنے سے محض اس لئے گریز کیا مبادا یہ ذخیرہ نااہل لوگوں کے ہاتھ نہ لگ جائے اور وہ اس روحانی ذخیرے کے ذریعہ اللہ کے سادہ لوح بندوں کو پریشان اور بلیک میل نہ کرنے لگیں۔ ہمارے اکابرین کی سوچ غلط نہیں تھی لیکن اس سوچ وفکر کی وجہ سے اہل لوگ اس ذخیرے سے محروم ہوگئے جو حقیقتاً خداترس تھے اور جو روحانی علوم کے ذریعہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے اہل تھے۔ ایک طویل عرصہ تک روحانی لائن اور روحانی لائن سے دلچسپی رکھنے والے لوگ محرومی، تذبذب، تردد اور کس مپرسی کا شکار رہے لیکن تاریخ انسانی گواہ ہے کہ باصلاحیت لوگوں کی جستجو جاری رہی اور روحانی عملیات کے چراغ جلے اور پھر چراغ جلنے جلانے کا سلسلہ بدستور جاری رہا، آہستہ آہستہ پوشیدہ اور مخفی علوم بھی اہل لوگوں کے ہاتھ لگتے رہے۔ اس سلسلہ کی ریاضتیں اور محنتیں جاری رہیں، علم کے درخت بونے اور ان کی حفاظت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بزرگوں کی محنت ومشقت رنگ لائی اور علم وعمل کا ایک پورا باغ وجود میں آگیا، کنز الحسین، نافع الخلائق، نقش سلیمانی، نقش روحانی اور علامہ بونی کی تصانیف وغیرہ اس سلسلہ کی کڑیاں ہیں، یہ سلسلہ مختلف مراحل سے گزرتا ہوا دیوبند اور بریلی تک بھی پہنچا اور ہندوستان وپاکستان کے بے شمار علماء اس سلسلہ سے مستفیض ہوئے، حلقۂ بریلی سے مولانا احمد رضا خاں صاحب کے روحانی عملیات کو عالی جناب اقبال نوری صاحب نے شمع شبستان رضا کے نام سے مرتب کیا، دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث کی شفاء العلیل، ابر رحمت بن کر دنیا میں پھیلی اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اعمال قرآنی اور علامہ انور شاہؒ کی گنجینہ اسرار اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

کی بیاض الحسین کی مخصوص کتابیں عوام وخواص کے ہاتھوں میں آگئیں اور وہ علم جو عرصۂ دراز تک مخفی رہا ایک بار پھر اس کی جلوہ گری دوپہر میں سورج کی دھوپ کی طرح عام ہوگئی اور ساری دنیا میں پھیل گئی اور اب تو روحانی عملیات کا قابل اعتبار ایک کارواں تیار ہوگیا جو ہندوستان پاکستان بلکہ ساری دنیا میں اللہ کے ضرورت مند بندوں کی خدمت کررہا ہے۔

ہم نے جب طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی عملیات کو عام در عام کرنے کی بنیاد ڈالی تو سب سے زیادہ مخالفت دیوبندی حلقہ کی طرف سے ہوئی، کچھ لوگوں نے اس کو شرک بتایا، کچھ نے بدعت سمجھا اور کچھ نے گمراہی سے تعبیر کرکے ہمارے خلاف اور ہماری تحریک کے خلاف اچھا خاصا غل بھی مچایا۔ ہم نے جو چراغ جلایا تھا اس کو بجھانے کی بھی کوشش جاری رہیں لیکن ہم نے کسی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی، ہم نے دیوبند میں بیٹھ کرہی اپنا سفر جاری رکھا۔ ہم دیوبند کو اس لئے بھی اہمیت دیتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کی درسگاہوں میں بیٹھ کرہی ہم کسی قابل بنے تھے، مادر علمی کا ہم پر احسان تھا اور اس احسان کا تقاضا تھا کہ ہم دیوبند میں بیٹھ کر اس روحانی تحریک کو جاری رکھیں، کسی اور شہر میں منتقل کرنے کی غلطی نہ کریں، مخالفتوں کے طوفان جاری رہے، آندھیاں پرزور انداز میں چلتی رہیں لیکن ہمارا جلایا ہوا چراغ جلتا رہا، یہ کئی بار ٹمٹمایا ضرور لیکن مخالفین اس کو بجھا نہ سکے اور اب تو اللہ کے فضل وکرم سے حال یہ ہے کہ اس چراغ سے ہزاروں چراغ دنیا بھر میں روشن ہوگئے، اتنی تعداد میں کہ اب ان کا بجھانا آسان نہیں ہے۔ فاضلین دیوبند کی ایک بڑی تعداد ہمارے روحانی قافلے میں شامل ہوگئی اور علماء اور صلحاء کی ایک جماعت نے یہ بات تسلیم کرلی کہ یہودیوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے نمٹنے کے لئے روحانی عملیات کی پشت پناہی کرنا ضروری ہے۔ آج ہمارے شاگردوں میں ایک پوری صف دارالعلوم دیوبند کے فارغین کی موجود ہے، ہندوپاک میں بے شمار لوگ روحانی عملیات کے سلسلہ کو مزید معتبر بنانے کی خدمت میں مصروف ہیں، یہ تمام حضرات اس قابل ہیں کہ ان کا احترام کیا جائے اور ان کی روحانی خدمات کی قدر کی جائے کیوں کہ یہی لوگ گمراہی کے اندھیروں کے خلاف ایک انتھک جدوجہد کررہے ہیں اور ان سب کی جدوجہد کی وجہ سے آج علم ومعرفت کے چراغ روشن کرنا آسان ہوگیا ہے۔

یہ پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ آپ کو روحانی عملیات کی لائن سے بہت دلچسپی ہے اور آپ نے ہماری تصنیفات کے علاوہ اس موضوع کی دوسری کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن عزیزم آپ یہ تو جانتے ہوں گے کہ کتابوں کا مطالعہ کرنے سے علم نہیں آتا، صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے، علم صحیح کی دولتوں سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے جب وہ کسی استاد کے سامنے باقاعدہ زانوئے ادب تہہ کرکے اور علم ومعرفت کا سفر کسی معتبر رہنما کی رہنمائی میں جاری رکھے۔ آج کل دینی مدارس کا مکمل نصاب اردو زبان میں چھپ چکا ہے، صحاح ستہ بھی اردو زبان میں دستیاب ہے لیکن ان کا مطالعہ کرلینے سے کسی بھی شخص کو کوئی بھی فرد عالم دین سمجھنے کی غلطی نہیں کرتا، اس دنیا میں معتبر عالم اسی کو سمجھتے اور مانتے ہیں جس نے کسی دینی درسگاہ سے فراغت کی ہو اس لئے آپ سے بھی ہماری گزارش یہ ہے کہ غیر معمولی فاصلہ ہونے کی وجہ سے اگر آپ ہم سے رجوع نہ کرسکیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس لائن کا تشفی بخش علم حاصل کرنے کے لئے پاکستان ہی میں کسی قابل اعتبار عامل کی پناہوں میں پہنچ جائیں اور ان کی رہنمائی میں سبقاً سبقاً روحانی عملیات کی مسافت تہہ کریں۔ پاکستان میں حکیم سرور شاب جیسے معتبر عاملین موجود ہیں ان کی قربت میسر آنے سے بھی آپ کے ذوق کی تکمیل ہوجائے گی اور آپ کے لئے منزل مقصود تک پہنچنا آسان ہوجائے گا تاہم اگر آپ کی خواہش یہی ہے کہ آپ ہمارے شاگردوں میں شامل ہوں تو آپ یہ چیزیں ہمیں روانہ کردیں۔

(۱) اپنا مکمل نام (۲) اپنے والدہ کا نام (۳) اپنا پہچان پتر (فوٹو اسٹیٹ) (۴) اپنا مکمل پتہ (۵) پاسپورٹ سائز چار فوٹو اور انڈین کرنسی میں ایک ہزار روپے اگر ایک ہزار روپے وہاں سے بھیجنا مشکل ہو تو ہم آپ کو خط میں اتنی مالیت کی کچھ کتابیں لکھیں گے وہ کتابیں آپ کسی کتب خانہ سے بھجوادیں۔

ہم آپ کو شاگردوں کی فہرست میں شامل کرلیں گے اور جو ابھی کارروائی اس سلسلہ میں ہوگی انشاءاللہ اس میں تاخیر نہیں کریں گے لیکن ہم ایک بار پھر بھی یہ مشورہ دیں گے کہ اگر پاکستانی کسی عامل سے شاگردی والا واسطہ قائم کرلیں تو آپ کے لئے آسان ہوگا۔

آپ کا ای میل نمبر نوٹ کرلیا ہے، اگر آپ بذریعہ ای میل بات چیت کرنا چاہیں گے تو آپ کو اجازت ہوگی۔ ہمارا ای میل نمبر طلسماتی دنیا میں ہر ماہ چھپتا ہے لیکن ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ ای میل کے ذریعہ طویل باتوں سے اور غیر ضروری باتوں سے احتیاط برتیں اور بار بار ای میل کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ کو اندازہ ہی ہوگا کہ ہماری زندگی بہت مصروف زندگی ہے، ایک ہی شخص سے بار بار گفتگو کرنے کا ہم موقع نہیں نکال پاتے، ای میل کے ذریعہ جب بھی بات کریں مختصر کریں، لمبا ای میل کبھی نہ بھیجیں، غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں صرف روحانی عملیات کے موضوع پر بات کریں اور ای میل بھیجنے کے بعد صبر وضبط کے ساتھ ہمارے جواب کا انتظار کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ روحانی عملیات کی ان بنیادی ریاضتوں کو پابندی کے ساتھ پورا کریں گے جو اس لائن کی اساس ہیں اور جن کی پابندی کے بغیر آپ قابل اعتبار عامل نہیں بن سکتے۔ ہماری طرف سے ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا ں کتابچے کی ریاضتیں مکمل کرنے میں آپ کو دو ڈھائی سال لگیں گے،...ن کی تکمیل کے بعد آپ کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا ہو جائیں گی جو اس لائن کی بنیاد ہوتی ہیں، ان کو پورا کئے بغیر کسی بھی طالب علم کا رجعت اور انقلاب عمل سے محفوظ رہنا ممکن نہیں ہوتا۔

دو ڈھائی سال زیادہ نہیں ہوتے ایک مستند عامل بننے کے لئے اگر پانچ سال بھی کوئی طالب علم محنت کرے تو اس کے لئے یہ خوش آئند بات ہوتی ہے، ایک اچھا ڈاکٹر بننے کے لئے سات آٹھ سال تک پڑھنا پڑتا ہے اور مسلسل پیسے بھی خرچ کرنے پڑتے ہیں، داخلہ لینے میں لاکھوں روپے ڈونیشن بھی دینا پڑتا ہے تب جا کر کلاس میں بیٹھنا نصیب ہوتا ہے۔ عامل بننے میں اتنے جھمیلوں سے گزرنا نہیں پڑتا اور عزت ومقبولیت اور آمدنی کے لحاظ سے کوئی بھی اچھا عامل کسی اچھے ڈاکٹر سے کمتر نہیں ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ طلباء سے بنیادی ریاضتیں ہی پابندی کے ساتھ ادا نہیں ہو پاتیں، زیادہ تر طلباء ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی باتیں کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ روحانی عملیات کی ہفت اقلیم منٹوں اور سیکنڈوں میں انہیں نصیب ہو جائے اور کسی چور دروازے سے کوئی موکل اور ہمزاد بھی ہاتھ لگ جائے اس طرح کی سوچوں نے روحانی عملیات کی لائن کی سنجیدگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے لیکن ہم آپ سے ایسی کچی پکی باتوں کی امید نہیں رکھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ڈھائی تین سالوں کی محنت سے سرمو انحراف نہیں کریں گے اور روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کریں گے۔ بنیادی ریاضتوں کے بعد چند ماہ تک آپ کو فن کی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑے گا، اگر آپ ہماری مرتب کردہ تحفۃ العاملین ہی کا مطالعہ کرلیں گے تو آپ کو پھر دوسری فن کی کتابوں کی ورق گردانی کرنی نہیں پڑے گی۔ بنیادی ریاضتوں والے کتابچے کے ساتھ ہم آپ کو "قلب قرآن" نامی ایک کتاب اور بھی روانہ کریں گے، اس کتاب میں جو اوراد وظائف ہوں گے ان کی پابندی کرنے سے آپ کو روحانیت کی عظیم الشان دولت حاصل ہوگی اور ممکن ہے کہ ملائکہ اور جنات سے آپ کی ملاقات بھی ہو، ورنہ مبشرات کا سلسلہ تو لازماً شروع ہوگا اور آپ کو روحانی طور پر وہ سب کچھ عطا ہوگا جن کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ آپ رب العالمین آپ کو روحانی عملیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور آپ کی ہر ریاضت کو شرف قبولیت سے سرفراز کرے، ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ اس لائن پر چل کر اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے اہل بنیں اور ساری دنیا کو اس خدا سے جوڑنے کی جدوجہد کریں جس سے دور ہو کر دنیا جہالت اور گمراہی کے صحراؤں میں بھٹک رہی ہے اور دن بہ دن روحانی سکون سے محروم ہوتی جارہی ہے۔

ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاتے وقت اس کے تمام بندوں کی خواہ وہ کسی بھی مذہب اور کسی بھی ملک اور کسی بھی قوم اور وطن سے تعلق رکھتے ہوں عزت کریں اور انہیں اپنی خدمات کا حق دار سمجھیں، اگر آپ کا دشمن بھی آپ کے بارے میں کسی ضرورت سے آجائے تو اس کو بھی اپنی محبت اور خدمت سے محروم نہ کریں، یہی اس لائن کا تقاضہ ہے اور یہی اس اسلام کا فلسفہ ہے، جس سے اچھا مذہب قیامت تک پیدا نہیں ہوسکتا، آپ نے سنا ہوگا۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء تم زمین پر والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ یہ اسلام کی آواز ہے اور یہ حدیث رسول ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں جوں جوں آپ اللہ کے بندوں سے محبت کرنے لگیں گے آپ کا مالک آپ سے محبت کرنے لگے

گا اور آپ کی کوششوں کو اثر انگیزی کی آخری حدوں تک پہنچا دے گا۔

اس خط کو پڑھنے کے بعد شاگردی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہم نے اس خط کے شروع میں بیان کردی ہیں ان کو روانہ کرنے میں تاخیر نہ کریں انشاء اللہ یہ چیزیں موصول ہوتے ہی آپ کو کتابیں روانہ کردی جائیں گی۔

بات اعداد کے ٹکراؤ کی

سوال از: محمد یعقوب ابن عبدالعزیز ——— کشمیر

آپ کی دعا سے علم الاعداد پر بہت سارے تجربات کرنے کا موقع ملا اور آپ کی تحریروں نے متاثر کرکے ہی چھوڑا اور آپ کے بعد جس سے خاص متاثر ہوا وہ ہیں ''حضرت کاش البرنی صاحب'' ان کی کتابیں دتجربات پڑھ کر انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہ رہ سکا، خود بھی اس علم پہ تجربات کئے اور الحمدللہ آج میں بنا کسی کتابی وسیلے کے کسی بھی نام وتاریخ پیدائش سے اس کے بارے میں تھوڑا بہت، زیادہ حالات واشارات بیان کرنے کے کم وبیش آپ کی مہربانی سے قابل ہوں اور الحمدللہ ہر ایک طریقہ میں ایک نیا طریقہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اب میرا جو سوال ہے کچھ یوں ہے، اگر کسی کے نام وتاریخ پیدائش کے عدد میں ٹکراؤ ہو تو اس کا مطلب اس کی زندگی میں نشیب وفراز، اتھل پتھل کا ہونا، اس کے لئے نام کی تبدیلی کرنی ضروری ہے، نام تبدیل ہوا تو عدد تبدیل ہوگا مگر میرے زیر غور جو معاملہ ہے وہ کچھ اس طرح ہے، کاش البرنی صاحب کی ایک کتاب ''عددوں کی حکومت'' سے ایک مثال دیتا ہوں۔ اس کے حصہ دوم باب چہارم، صفحہ ۱۱۳، پیراگراف نمبر ۳۔ مالی حالات جاننے کا طریقہ (سطر نمبر ۸) اس میں وہ مختصراً کچھ یوں لکھتے ہیں۔

نام کے حروف کی تعداد اور سال پیدائش کے عدد کو آپس میں جمع کرکے مفرد کریں پھر اس میں مالی عدد ''۴'' جمع کریں جو عدد مفرد حاصل ہو اس کا موافق ونا موافق (صفحہ ۱۰۵ پر جدول) دیکھیں، مثال:

محمد یعقوب=۹ حرف+سال پیدائش ۱۹۹۳=۴

۴+۹=۱۳ (۱+۳) ''۴'' جمع مالی عدد ''۴'' (۴+۴) ۸ ہوا۔ اب اس کے موافق اور ناموافق عدد دیکھنے میں جو کہ اس طرح ہیں

صفحہ نمبر ۱۰۵ کا جدول

عدد مفرد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
موافق	۶	۷	۸	۹	تمام نمبر	۱	۲	۳	۴
ناموافق	۲	۱	۴	۳	کوئی نمبر نہیں	۷	۶	۹	۸

عدد ۸= موافق=۳ ناموافق=۹

اس کا مطلب ہر وہ سال جس کا مفرد عدد ۳ ہوگا وہ مالی لحاظ سے بہتر ہوگا اور جس کا عدد ۹ ہوگا وہ بہت خستہ سال ہوگا، مالی لحاظ سے اب جو سوال میرے ذہن میں اٹھتا ہے وہ یوں ہے کہ ۹ عدد کے اثرات کیسے ختم کریں؟ نام تبدیل تو پھر کس معاملہ میں نہیں کرسکتے۔ اس ۹ کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سال (جس کا عدد ۹ ہو) مالی کاموں میں نقصان کا اندیشہ ہے تو احتیاط برتیں مگر ہم مالی کام کرنا اس سال بند بھی نہیں کرسکتے اور دوسری طرف میرے سال پیدائش حتی کہ پوری تاریخ پیدائش کا عدد ہی ۴ ہے جو کہ بذات خود مالی نمبر ہے یا پھر یہاں یہ مالی نمبر نہیں مانا جائے؟

مولانا صاحب میری ایک پریشانی ہے وہ یہ کہ میں جہاں بھی کام کرتا ہوں ٹک نہیں پاتا، اب خود کا کوئی کام کرنا لیکن حالات مالی اجازت نہیں دیتے، باہر بھی گیا پر بے سود اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ جہاں بھی گیا ہوں جو بھی کام کرنے گیا، دن جمعہ ہوا کرتا تھا۔

مثال: ڈھابے پر کام کیا، شروعات جمعہ کے دن، سیکورٹی گارڈ کے طور پر ایک فیکٹری میں گیا جمعہ ہی کے دن، منالی (H.P) آسام، درزی کا کام سیکھنے جمعہ کے ہی دن وغیرہ وغیرہ، کچھ مشورہ مرحمت فرمائیں یا پھر عمل۔ پڑھائی بیچ میں چھوڑ دی (B.A.1sT) ۲۵ نومبر ۲۰۱۲ء کے دن میں نے بی۔اے کا فارم بھر دیا، اگست ۲۰۱۳ء کو امتحان اور آخری پرچہ انگلش تھا جس میں میری دائیں طرف بیٹھی ایک جان پہچان والی محسنہ نے ایک چٹ (نقل کی پرچی) نکالی اور اپنے بنچ پر اتار کے رکھ دیں، چٹ سامنے پھینک دی (بے خبری میں) یہاں ایک قانون تھا کہ جہاں سے چٹ وغیرہ اٹھائی جائے گی اس کے گرد کے چاروں طالب علم سے پوچھ کچھ کی جاتی تھی جس میں بھی آگیا، ہر کوئی خود کو بچا رہا تھا، میں نے ہاتھ کی لکھائی ملانے کا بھاؤ دیا (ہینڈ رائٹنگ) پر استاد مانا نہیں جس کی وجہ

سے پون گھنٹہ ضائع ہوا، جب ہال سے نکلے تب جا کر پتہ چلا کہ یہ ان محسنہ کا کمال تھا اور آخر میں وہی کتاب واپس ( ) پہلی بار میرے ساتھ ایسا ہور ہاتھا یایوں کہنا غلط نہیں ہوگا کہ پہلی بار میں فیل ہوا تھا، میں مایوس ہو گیا اور پڑھائی بنا معقول وجہ کے چھوڑ دی۔

خیر اب آپ کی پڑھائی پڑھ رہا ہوں شکر ہے میری اب ایک ہی خواہش ہے کسی کام پہ ٹک جاؤں، کچھ مرحمت فرمائیں، ہو سکے تو یہ احسان بھی کر دیں، آخر میں یہ بتائیں ''صنم خانہ عملیات'' کا ہدیہ کیا ہے اور علم الاعداد کے متعلق کوئی اور کتاب ہو تو آگاہ کریں (کرشمہ اعداد، اعداد بولتے ہیں، اعداد کا جادو، علم الاعداد) وغیرہ کا مطالعہ کر چکا ہوں۔

جواب

تعلیم جاری رکھنے کے دوران طالب علم پاس بھی ہوتا ہے اور فیل بھی، کسی بھی طالب علم کا فیل ہو جانا ایک تکلیف دہ بات ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ کوئی طالب علم ایک بار کی ناکامی کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دے اور عمر بھر جاہل رہنے کا فیصلہ کر لے۔

تم تو صرف ایک بار فیل ہوئے ہو تھے، ہم نے تو کئی ایسے طالب بھی دیکھے ہیں کہ وہ ایک ہی کلاس میں کئی بار فیل ہوئے لیکن انہوں نے آس کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا، انہوں نے تعلیم جاری رکھی اور بالآخر وہ پاس ہو گئے اور انہوں نے آگے چل کر تعلیم وتدریس کے میدان میں اپنا نام پیدا کیا۔ چلئے یہ بھی اچھی بات ہے کہ آپ کسی اور طرح علم ومعرفت کی لائن سے جڑے رہے لیکن اگر اپنی بقیہ تعلیم کو پرائیویٹ امتحانات دے کر مکمل کر لیں تو بہتر ہوگا۔ آج کل تعلیم بالغان کی کلاسیں جگہ جگہ لگتی ہیں اور گھر بیٹھے گریجویشن کرنے کے سلسلے بھی عام ہیں آپ کو ان سلسلوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اپنی تعلیم کو مکمل کر لینا چاہئے۔

علم الاعداد کے موضوع پر آپ ہماری تربیت دی ہوئی کئی کتابیں پڑھ چکے ہیں، علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں کے پڑھنے کے بعد آپ کو اس موضوع پر کسی اور کتاب کے مطالعہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اس موضوع کی کوئی اور کتاب بھی پڑھنا چاہیں تو ہماری مرتب کردہ اعداد کی دنیا کا مطالعہ بھی کر لیں، اس کے مطالعہ کرنے سے آپ کی معلومات میں مزید اضافہ ہوگا۔

''صنم خانہ عملیات'' ابھی زیر ترتیب ہے، چونکہ اس کتاب کو ہم روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس پر محنت بہت زیادہ کرنی پڑ رہی ہے، یہ کتاب مطبوعہ قسطوں پر مشتمل بے شمار اضافوں کے ساتھ چھپے گی اور اگر اللہ نے چاہا تو عوام وخواص کے دل ودماغ پر چھا جائے گی، یہ کتاب ہماری زندگی کے پچاس سالوں کی محنت کا نتیجہ ہوگی اور انشاء اللہ اس کتاب کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے، ایک اندازے کے مطابق صنم خانہ عملیات ۲۰۱۷ء میں منظر عام پر آجائے گی۔

نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں اگر ٹکراؤ ہو تو اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ نام بدل دینا چاہئے کیوں کہ تاریخ پیدائش تو کسی کی بھی بدلنا ممکن نہیں ہے، تبدیلی نام ہی میں ممکن ہے، کسی کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کو اپنے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ کرنے کے لئے نام کو بدل دیا یا نام میں کچھ اضافہ کر کے اس کو تاریخ کے مفرد عدد کے برابر کر لیں انشاء اللہ اس تبدیلی سے آپ کو فائدہ ہوگا۔

حضرت کاش البرنیؒ کی تحقیقات اپنی جگہ درست ہیں ان سے استفادہ کرتے وقت کوئی تردد دل میں نہ لائیں۔ انہوں نے عددوں کی حکومت میں جو کچھ بھی اعداد سے متعلق لکھا ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے، اپنے نام میں مناسب تبدیلی کرنے کے بعد آپ کو کئی الجھنوں سے نجات مل جائے گی اور آپ کے کئی اشکالات خود بخود دور ہو جائیں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نام عمر کے کسی بھی دور میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، بعض صحابہ کرام کے نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدلے جب ان کی عمر پچاس سال سے تجاوز ہو چکی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق کا نام دور جہالت میں عبدالکعبہ تھا، آپؐ نے ان کا نام اس وقت بدلا جب وہ ادھیڑ عمر کو پہنچ چکے تھے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نام کسی بھی وقت تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ جب نام بدلیں گے تو پھر دوبارہ عقیقہ کرنا پڑے گا، یہ سب فضول باتیں ہیں، نام تبدیل کرتے وقت کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بس نئے نام کی تشہیر ضروری ہے تاکہ آئندہ لوگ نئے نام سے تمہیں پکار سکیں اور نام بدلنے کے بعد خود بھی تمہیں دستخط وغیرہ تبدیل کر دینے چاہئیں اور گھر والوں کو تاکید کر دیں کہ وہ تمہیں نئے نام سے پکاریں۔

آپ علم الاعداد، علم حروف اور روحانی عملیات سے متعلق دوسری

کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں اور بقیہ تعلیم بھی مکمل کر لیجئے۔ تعلیم کی تکمیل انشاء اللہ آپ کی ترقی کا باعث بنے گی اور آپ فیل ہونے کے برے احساس سے بھی ہمیشہ کے لئے نجات پالیں گے۔

خدمت خلق کی آرزو

سوال از: شیخ ناصر ——— جلگاؤں

حضرت میں بہت پریشان ہوں، زندگی سے اکتا گیا ہوں، ہمیشہ پریشانیاں، مصیبتیں، رکاوٹیں، غم وغصہ اور عزت ومقبولیت سے محرومی جیسے یہ ساری چیزیں میری زندگی کا حصہ بن گئی ہیں۔ ہمیشہ کاروباری لائن سے پریشان حال رہتا ہوں اور جو کاروبار کرتا ہوں اس میں رکاوٹ آتی ہے تو اس کو چھوڑنا پڑتا ہے، پھر بے روزگار ہو جاتا ہوں پھر نیا کاروبار ڈھونڈتا ہوں۔ حضرت مہربانی فرما کر زندگی کی ان ابتلاؤں سے نجات عطا کرادیں۔ حضرت ۳۰ سال سے پہلے طلسماتی دنیا کا رسالہ جب میرے سامنے سے گزرا تو بہت پسند آیا پھر دھیرے دھیرے اس کی محبوبیت دل میں اترتی گئی۔ ہر ماہ طلسماتی دنیا خریدتا ہوں اور ہر نئے رسالے کا بے صبری سے انتظار کرتا ہوں اور آپ کی لکھی ہوئی تقریباً ساری کتابیں میں نے خرید رکھی ہیں اور اس کا مطالعہ کیا ہوں اور بہت سارے علوم پر مہارت حاصل کی۔ حضرت اتنی ساری کتابوں کا ذخیرہ اگر میرے لئے کچھ نہ آئے یہ ساری چیز بے کار ہو جائے گی اس لئے مہربانی فرما کر آپ وہ ساری کتابوں کے اعمال اور جو میرے پاس موجود ہے اور جو آئندہ کتابیں خریدوں گا اس کے اعمال اور آئندہ طلسماتی دنیا کے آنے والے اعمال کی اگر آپ اجازت دیدیں تو آپ کی مہربانی ہوگی، ورنہ اتنی ساری کتابیں اور رسالے اگر میرے کام نہ آئے تو بے کار ہو جائیں گے اور میں ان سے فائدے اور برکت نہ لے سکوں گا۔ مہربانی فرما کر اجازت عطا فرمائیے تاکہ ان اعمال سے اپنی ذات اور گھر والوں کے لئے نفع اٹھا سکوں۔

الحمد للہ میں ۶ پارہ کا حافظ ہوں اور گھر پر ہی حفظ کر رہا ہوں اور اللہ نے صلاحیتیں بھی دی ہیں، علوم کو سمجھنے کی اور کسی اللہ والے سے بیعت ہونے کا بھی ارادہ ہے اور اسی کوشش میں ہوں، عاجز کے لئے دعا فرمائیے کہ کسی اللہ والے سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔

حضرت کچھ سوالات کا جواب بھی عطا فرمائیں۔

(۱) میرے نام کا باموکل عمل کیا ہے اور اس کو تاب کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۲) نادعلی کیا ہے؟

(۳) اور گھر کی تمام نحوستوں اور پریشانیوں کو ختم کرنے اور گھر میں خوشحالی آنے کے لئے کوئی عمل بتائیے، اللہ آپ کو دنیا وآخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور آپ کی تمام دلی تمناؤں کو پورا فرمائے اور رسالہ طلسماتی دنیا کو دونوں جہاں میں مقبولیت عطا فرمائے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ تو ہو ہی گیا کہ آپ ذہنی اور مالی طور پر بہت پریشان ہیں، لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں یہ تاثر بھی ملا کہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے آپ کوئی جدوجہد نہیں کر رہے ہیں، منصوبے بنانا، خوش فہمی کے دریاؤں میں غوطے لگانا اور بغیر پروں کے آسمان پر اڑنا بہت آسان ہے، لیکن حقائق کی کسی سنگلاخ زمین پر چلنا اور چلتے رہنا بہت مشکل ہے، بے شک اس دنیا میں کوئی بھی نعمت اور کوئی بھی منصب اللہ کے فضل وکرم کے بغیر نہیں ملتا لیکن اللہ کا فضل وکرم کے حق دار بالعموم وہی لوگ بنتے ہیں جو جدوجہد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے، محنت کرنے ہی سے راحتیں عطا ہوتی ہیں اور بھاگ دوڑ کرنے والوں ہی کو خوش حالیاں نصیب ہوتی ہیں۔

آپ نے ۶ سیپارے حفظ کر لئے ہیں اگر آپ کا ذوق وشوق باقی رہا اور آپ محنت بھی کرتے رہے تو انشاء اللہ آپ پورے حافظ قرآن بن جائیں گے لیکن قرآن حکیم حفظ کرنے کے لئے آپ کو کسی درسگاہ سے استفادہ کرنا چاہئے گھر میں بیٹھ کر آپ کتنی بھی محنت کر لیں آپ معتبر قسم کے حافظ قرآن نہیں بن سکتے۔ قرآن حکیم صحیح انداز میں حفظ کرنے کے لئے آپ کسی استاد اور کسی مدرسہ سے رجوع کریں، قرآن حکیم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھی آپ اپنی تعلیم کو آگے بڑھائیں، دینی اور دنیاوی تعلیم میں اپنی دسترس بنائیں، کسی بھی لائن میں قدم جمانے کے لئے علم کا حاصل کرنا ضروری ہے اور آج کے دور میں علم دین کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی بہت ضروری ہے۔ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ نہایت ذوق وشوق کے ساتھ کر رہے ہیں یہ خوشی کی بات ہے ہمیں اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی علوم سے بہت دلچسپی ہے۔ آپ نے لکھا

ہے کہ آپ کے پاس ہماری لکھی ہوئی ساری کتابیں موجود ہیں، پھر تو یقینا آپ کو روحانی عملیات کی کافی معلومات ہوگئی ہوں گی لیکن عزیز من! کتابیں پڑھنے سے معلومات میں تو اضافہ ہو ہی جاتا ہے لیکن علم حاصل نہیں ہوتا، علم حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ناگزیر ہے، استاد کی رہنمائی کے بغیر علم میں پختگی اور گہرائی پیدا نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمائش کی ہے کہ ہم آپ کو ان تمام عملیات کی اجازت دے دیں جو ہم نے اب تک لکھے ہیں اور ان عملیات کی بھی اجازت دے دیں جو ہم آئندہ لکھیں گے۔ اگر ہم اجازت دے بھی دیں تو آپ کا بھلا ہونے والا نہیں ہے، جب تک آپ باقاعدگی کے ساتھ آپ سبقاً سبقاً اس لائن میں نہ چلیں، جہاں تک اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا معاملہ ہے تو ہم خدمت کے شائقین کو اپنی تصنیف کشکول عملیات کی اجازت دے دیتے ہیں خواہ شائق ہمارا شاگرد ہو یا نہیں لیکن اپنی تصانیف اور طلسماتی دنیا میں چھپے ہوئے روحانی عملیات کی اجازت عام ہم ان ہی حضرات کو دیتے ہیں جنہوں نے شاگرد بن کر روحانی عملیات کے بنیادی نصاب کو پورا کیا ہو۔ اگر آپ شاگرد بننا چاہیں تو اپنا نام، اپنے والدین کا نام، اپنا شناختی کارڈ اور اپنا مکمل پتہ روانہ کریں، اپنے چار فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں۔ ہم شاگردوں کے رجسٹر میں آپ کی انٹری کریں گے اور آپ کو وہ نصاب داونہ کریں گے جو اس لائن کی اساس ہے اور جس کی تکمیل کے بغیر معتبر قسم کا عامل بننا ممکن نہیں ہے۔ آپ کے نام کا مؤکل "جدائیل" ہے۔ روزانہ آپ "یا جدائیل" ۳۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اس کے پڑھنے سے غائبانہ طور پر آپ کی امداد ہوگی اور آپ کا نفس بھی آپ کے تابع رہے گا۔ نادعلی ایک عزیمت ہے، جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ اکابرین نے اس کے بہت فوائد لکھے ہیں۔ نادعلی کئی بار ہم طلسماتی دنیا میں اور روحانی تقویم میں چھاپ چکے ہیں۔ آپ کے پاس طلسماتی دنیا کا ذخیرہ موجود ہے، آپ کے لئے اس عزیمت کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے گھر نحوست یا اثرات بد محسوس کرتے ہوں تو ۴۰ دن تک سورہ بقرہ کی تلاوت کریں اور روزانہ ایک ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل بھی پڑھیں اس کے ساتھ ساتھ آیت کریمہ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کریں انشاء اللہ نحوستوں سے، گردشوں سے اور ہر طرح کے اثرات سے نجات ملے گی۔ ایک بار پھر آپ سے تاکیداً عرض ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے لئے کسی دینی درسگاہ کی مدد حاصل کریں اور اپنی تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں تاکہ آپ کا جذبہ خدمت کارگر ثابت ہو اور آپ صحیح معنوں میں خدمت خلق کرنے کے اہل بن سکیں۔

کچھ صحیح بھی، کچھ وہم بھی

سوال از: عبدالرشید نوری ———— بھوپال

آج کل کچھ عامل حضرات دوسروں کو نقصان پہنچانے کے کام خوب کر رہے ہیں، اپنے عمل کی طاقت سے دوسروں کے عمل، روحانی طاقت کو سلب کر رہے ہیں اور ان کو کورا کر رہے ہیں، ان کے قلب کو، ذکر الٰہی، تلاوت کو باندھ دیتے ہیں، گزارش ہے کہ ان عامل حضرات سے کیسے بچا جاسکے، ان سے حفاظت کا طریقہ کیا ہے، ان کا عمل کام نہ کرے اور دوسرے لوگ حفاظت میں رہیں، روحانی طاقت برقرار رہے۔

جواب

سفلی عاملین سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایسا کرتے ہوں کیوں کہ ان کی اکثر کارکردگی دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے ہی ہوتی ہے، دراصل سفلی کام کرنے والے عاملین شیاطین کی مدد سے کام کرتے ہیں اور شیاطین کسی بھی انسان کی اچھے کاموں میں مدد نہیں کرتے، وہ ایسے ہی کاموں میں مدد کرتے ہیں جو دوسروں کو نقصان اور اذیت پہنچانے والے ہوں۔ کچھ نادان قسم کے لوگوں کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عامل ہی کرسکتا ہے، اس لئے وہ سفلی عاملین کی دکانوں پر پہنچ جاتے ہیں اور مزید اپنا نقصان کرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ سفلی عامل کسی کی تباہی کے کام کرنے کے بعد اس کو تباہی سے بچانے کے لئے اگر خود کوئی اقدام کرے تو اس کو اس میں کامیابی نہیں ملتی، کیوں کہ شیاطین کسی کو نقصان سے بچانے کے لئے اس کی مدد نہیں کرتے۔ لیکن آپ نے جو کچھ کہا ہے کہ وہ اتنا آسان نہیں ہے۔ سفلی عامل کسی بھی علوی عامل کا بہت آسانی سے کوئی عمل سلب نہیں کرسکتا، آپ خواہ مخواہ کے وہم میں مبتلا نہ ہوں۔ علوی عامل کی طاقت سفلی عامل سے کہیں زیادہ ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ منفی کام کے نتائج جلد ظاہر ہوتے ہیں اور مثبت کام کے کچھ دیر کے بعد، لیکن پائیداری اچھے کام کو ہی نصیب ہوتی ہے اور سفلی کام کرنے والوں کا انجام عبرتناک ہوتا ہے۔

قسط نمبر:۳

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

حصولِ حاجت کے لئے

چار رکعت نماز بہ نیت برائے حاجت پڑھے، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ. دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۲۵ رمرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

دلی مراد کے لئے

۷ردن تک روزہ رکھے اور عشاء کی نماز کے بعد چار ہزار نو سو چھ مرتبہ "یا والیُ" پڑھے، اول وآخر ۲۱ رمرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۷ردن کے بعد اس تعویذ کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور دعا کرے کہ اللہ اس کی مراد پوری کرے، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مراد پوری ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۵	۱۱۲۲
۱۱۲۶	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲

برائے قضاءِ حاجت

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا كَاشِفَ الْغَمِّ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ یَا اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَ اَعْطِنِیْ طُهْرَنِیْ وَاذْهَبْ بَلِیَّتِیْ. اس کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار معوذتین اور ایک بار درود شریف پڑھے۔ دل میں اپنی حاجت کا تصور رکھے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

تکمیل آرزوؤں کے لئے

تین راتوں کی متواتر ایک ہزار مرتبہ یہ عزیمت پڑھے: اِلٰهِیْ قَدْ تَقَطَّعَ رَجَائِیْ عَنِ الْخَلْقِ وَ اَنْتَ رَجَائِیْ.

مصیبت سے نجات کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد سات راتوں تک ۷۰۰ سو مرتبہ یہ آیت پڑھے: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور آخر میں ۳ ر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاءاللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔

برائے حاجت وخواہش

کسی بھی حاجت کے حصول اور کسی بھی خواہش کی تکمیل کے لئے نمازِ فجر کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے پہلے ۳ ر بار سورۂ اخلاص اور ۳ ر بار درود شریف پڑھ کر حضرت سلمان فارسیؓ کی روح کو ثواب پہنچائے اس کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یاقدیمُ یادائمُ یافردُ یاوترُ یاحَیُّ یاقیومُ یا واحدُ یااحدُ یاصمدُ یامن لم یلِدْ ولم یولدْ لم یکُن لہٗ کُفوًا احد. اس عمل کو ۳ ر دن تک جاری رکھیں، انشاءاللہ جو بھی حاجت یا خواہش ہوگی پوری ہوگی۔

برائے محبت

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نمازِ نفل برائے محبت پڑھے، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ یہ آیت پڑھے عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُم مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم. جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ. اس کے بعد دو مرتبہ یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ لَیِّنْ قلب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ علیه السلام وَ سَخِّرْ لِیْ کَمَا سَخَّرْتَ لِلرِّیْحِ لِسلیمان علیه السلام بن داؤد علیه السلام. یہ عمل شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے کر سکتی ہے۔

غصہ کو دفع کرنے کے لئے

جس شخص کے سامنے تین بار اَطْفَأْتُ غَضَبَكَ یَا فلاں بلاَ لَآ اِلٰهَ الا اللّٰه پڑھ دیا جائے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔

برائے دشمن

نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد چار سو ننانوے مرتبہ "القھار" پڑھا کرے اور دشمن کا تصور کرے، انشاءاللہ دشمن کو اظہارِ دشمنی کا موقع نہ مل سکے گا۔

برائے حفاظت

ہر فرض نماز کے بعد ۲۶۸ مرتبہ بحالتِ سجدہ دشمن کا تصور کرتے ہوئے اَلْمُهْلِكُ پڑھیں، چند دن اس عمل کو جاری رکھیں، انشاءاللہ

دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گے۔

ایضاً

مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۲ مرتبہ سورۂ الم ترکیف پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ ستر مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

دشمنوں کو ذلیل کرنے کے لئے

اگر کسی دشمن کو ذلیل وخوار کرنا مقصود ہو تو زوالِ ماہ سے ۳ راتوں تک نصف رات کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یا قابضُ" پڑھیں، اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں، انشاء اللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا، اس کے تمام عزائم ناکام ہوجائیں گے۔

دشمن کو ناکام کرنے کے لئے

اگر کوئی چاہے کہ اس کا دشمن اپنی سازشوں اور اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام ہوجائے تو ۳ ماہ تک چاند دیکھ کر اسی رات دشمن کے گھر کی طرف اپنا دایاں ہاتھ اوپر اٹھا کر ۳ مرتبہ یہ پڑھے: اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لَہٗ فِیْھَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَھَآ اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ۔ اس کے بعد اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر ۳ مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ طَمَّہٗ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَ غَمَّہٗ بِالْبَلَاءِ غَمًّا وَ اَدِمْہِ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ وَّ طَیْرٍ مِّنْ اَبَابِیْلَ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ۔

ظالم کو برباد کرنے کے لئے

سورۂ رعد اماوس کی راتوں میں لکھیں اور اس کے نیچے ظالم کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر ظالم کی چوکھٹ پر دفن کردیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ظالم کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر کسی فاسق وفاجر کی قبر میں دبادیں، انشاء اللہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔

دشمن کو رسوا کرنے کے لئے

زوالِ ماہ میں ۳ راتوں تک نصف شب کے بعد چار ہزار چار سو چالیس مرتبہ "یا مُنْتَقِمُ اِنْتَقِمْ" پڑھے، اس کے بعد ۱۲ مرتبہ یہ پڑھے اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ۔ اس عمل کو مکمل تنہائی میں کریں، اگلے دن زوال آفتاب کے وقت ایک ہزار مرتبہ یادَافِعُ یاجبارُ یامَانِعُ یا قھارُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دشمن زبردست بدنامی اور رسوائی کا شکار ہوجائے گا۔

ظالم کی بربادی کے لئے

ایک مٹھی مٹی کسی ویران مکان سے اٹھائیں اور ایک مٹھی مٹی کسی استعمال نہ ہونے والے حمام سے اٹھائیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرغیوں کے ڈربے میں سے اٹھائیں، ایک مٹھی مٹی کسی ویران مسجد سے اٹھائیں جہاں نماز نہ ہوتی ہو، ان تینوں مٹیوں کو ایک جگہ کرلیں،

پھران پر سات بار سورہ بینہ پڑھ کر دم کر دیں اور ظالم کے گھر میں یا اس کی چوکھٹ پر پھینک دیں، بحکم خدا ظالم تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(ایضاً)

سورۂ رعد کو کالی روشنائی سے لکھ کر رکھ لیں، جب آندھی کے ساتھ بارش ہو اور بجلی بھی کڑک رہی ہو تو بارش کا پانی ایک جگ کے بقدر جمع کر لیں، اس کے بعد اس پانی میں اُس کاغذ کو ڈال دیں جس پر سورۂ رعد لکھی ہو، چوبیس گھنٹے کے بعد یہ پانی ظالم کے در و دیوار پر چھڑک دیں، ظالم بہت جلد تباہ و برباد ہو جائے گا۔

دشمن کو مقہور کرنے کے لئے

اماوس والی رات کو اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ کر دو ہزار مرتبہ "اَلْمُذِل" پڑھے، اس کے بعد ایک بار یہ پڑھے یَا مُذِلُّ الْجَبَّارُ یا مُبِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِنَّ فلاناً اَذَلَّنِیْ فَخُذْہُ فِیْ حَقِّیْ مِنْہُ انشاءاللہ دشمن مقہور و مغلوب ہوگا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

کسی ایسی جگہ سے ایک فٹ زمین کھود کر مٹی نکالیں جہاں سورج کی دھوپ نہ پڑتی ہو، مٹی رات کو زمین کھود کر نکالیں، پھر شب تاریک میں یہ آیت ۱۳ مرتبہ پڑھ کر اُس مٹی پر دم کر دیں اور ایسی جگہ ڈال دیں کہ دشمن اس پر سے گزر جائے، بحکم خدا دشمن ذلیل وخوار ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. طٰسٓمّٓ. تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ. اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ.

تنویر قلب کے لئے

روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن پڑھیں، اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں، ۴۰ دن کے بعد روزانہ بسم اللہ صرف ۱۹ مرتبہ پڑھا کریں، انشاءاللہ قلب منور ہو جائے گا۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

کشف والہام کے لئے

دن میں بہ کثرت "الفتاحُ" پڑھیں، رات کو بہ کثرت "یا نصیرُ" پڑھیں، قلب پر الہام نازل ہوگا، اسرار غیبی منکشف ہوں

گے، غیب سے سوالوں کے جواب ملیں گے۔

ایضاً

روزانہ ۱۲۳۴ر مرتبہ "یانورُ یاباسطُ یاظاھرُ یاباطنُ" پڑھیں، اول وآخر ۱۱ر بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چند مہینوں کے بعد دل پر کشف والہام کی بارش ہوگی۔

دولتِ کشف حاصل کرنے کے لئے

لگاتار ۴۰ روزے رکھے، روزوں کی شروعات جمعہ کے دن سے کرے، ہر روزہ لقمۂ حلال سے افطار کرے، حتی الامکان حرام کی روزی سے بچے، روزانہ عشاء کی نماز کے بعد بوقت نوم سات بار سورۂ شمس، سات بار سورۂ واللیل، سات بار سورۂ والضحیٰ اور سات بار سورۂ الم نشرح اور سات بار یہ آیت پڑھے: قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اور آخر میں ایک بار یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ تَسْخِیْرُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَاوِتْرُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ اَنْ تَیَسَّرَ لِیَ الْعِلْمَ الَّذِیْ عَشَرَۃُ عَنْ کَثِیْرٍ مِنْ خَلْقِکَ وَ اَکْرَمْتُ بِہٖ کَثِیْرًا مِنْ عِبَادِکَ وَ تُغْنِیْنِیْ بِہٖ عَمَّنْ سِوَاکَ فَالْمَلِکُ الْمُلْکُ وَ بِیَدَیْکَ مَقَالِیْدَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

کشائشِ رزق کے لئے

چالیس امیر اشخاص کے پرنالوں کے نیچے سے ایک ایک سنگریزے اٹھالائے اور جب چودھویں کا چاند ہوتو اس وقت عشاء کے بعد ہر سنگریزے پر "ہا" لکھ دیں، پھران سنگریزوں کو اپنے گھر کے اس کونے میں دفن کردیں جہاں کبھی کوئی ممنوع کام ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ان سنگریزوں کو "ہا" لکھنے سے پہلے کنکروں کو پانی سے دھوکر پاک کرلیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد لکھنا شروع کریں، انشاء اللہ کچھ عرصہ کے بعد دولت ہر طرف سے کھنچی چلی آئے گی۔

امیر کبیر بننے کے لئے

سورۂ یوسف کو ہری روشنائی سے لکھیں، نوچندی اتوار کو ساعتِ شمس میں لکھنا شروع کریں، لکھنے سے پہلے سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، لکھنے کے بعد اس کو اپنے گھر کی الماری میں رکھیں، سات دن تک وہیں رکھیں، ساتویں دن کے بعد اس کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبادیں، اس کے بعد اس سورت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلیں اور لگاتار اس پانی کو سات دن تک صبح شام پیتے رہیں۔ سورۂ یوسف کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بہت جلد امیر کبیر بن جائیں گے اور گھر میں انشاء اللہ دولت کے انبار لگ جائیں گے۔

سورۂ یوسف کا نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۲۵۹۶	۱۲۵۹۹	۱۲۶۰۲	۱۲۵۸۹
۱۲۶۰۱	۱۲۵۹۰	۱۲۵۹۵	۱۲۶۰۰
۱۲۵۹۱	۱۲۶۰۴	۱۲۵۹۷	۱۲۵۹۴
۱۲۵۹۸	۱۲۵۹۳	۱۲۵۹۲	۱۲۶۰۳

معیشت میں کامیابی کے لئے

جب کسی بھی کاروباری سفر کے لئے یا کسی بھی طرح طرح کے جائز روزگار کو ترقی دینے کی نیت سے گھر سے نکلیں تو سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے گھر کی قریبی مسجد میں جا کر دو نفل نماز ادا کریں اور پھر یہ دعا پڑھیں: غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ وَ غَدَوْتُ بِلَا حَوْلَ مِنِّىْ وَلَا قُوَّةَ بَلْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ يَارَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَهْدُكَ اَلتَمَسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَيَسِّرْ لِىْ ذٰلِكَ وَاَنَا حَافِظٌ فِىْ عَافِيَتِكَ.

دولت مند بننے کے لئے

چاند کی پہلی تاریخ کو مغرب کی نماز کے بعد سورہ واقعہ ایک مرتبہ پڑھیں اور اس سورۃ کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، دوسری تاریخ کو سورہ واقعہ دو مرتبہ پڑھیں، تیسری تاریخ کو تین مرتبہ پڑھیں، ۱۴ر تاریخ تک روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتے رہیں۔ اس کے بعد یہ عمل ترک کردیں، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ دولت کے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے، رزق حلال ملے گا اور وافر مقدار میں ملے گا، سورہ واقعہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۳	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۴
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۱	۲۵۱۳۸
۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

ایضاً

نوچندی اتوار کو سورۂ آل عمران کا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سورۃ کی تلاوت روزانہ ایک مرتبہ کرتے رہیں، لگاتار ۱۴ر دن تک، انشاء اللہ دولت کے لئے دروازے کھل جائیں گے۔

سورۂ آل عمران کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۲۳۱	۴۶۲۴۵	۴۶۲۴۲	۴۶۲۳۸
۴۶۲۴۳	۴۳۲۳۷	۴۶۲۳۲	۴۶۲۴۴
۴۶۲۳۶	۴۶۲۴۰	۴۶۲۴۷	۴۶۲۳۳
۴۶۲۴۶	۴۶۲۳۴	۴۶۲۳۵	۴۶۲۴۱

مال و دولت سمیٹنے کے لئے

نیا چاند دیکھ کر سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۱ دن تک پڑھتے رہیں، روز عمل کے اختتام پر یہ دعا پڑھیں: یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ یَامُسَبِّبُ سَبِّبْ یَامُبَشِّرُ بَشِّرْ یَامُسَهِّلُ سَهِّلْ یَامُتَمِّمُ تَمِّمْ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل.

جیب کبھی پیسے سے خالی نہ رہے

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے گا وہ کبھی پیسے سے خالی نہیں رہے گا: یَاخَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اُرْزُقْنِىْ وَارْزُقْ عَيَالِىْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم.

ناگہانی اوقات میں

کوئی بھی خطرہ درپیش ہو جب تک خطرہ ٹل نہ جائے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف، کسی بھی طرح کا کوئی اندیشہ ہو وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ۱۲۵۱ مرتبہ اس وقت تک روزانہ پڑھیں جب تک اندیشوں سے نجات نہ ملے، اول و آخر سات بار درود شریف پڑھیں۔ مقدمات کے دوران آسمانی اور ارضی آفتوں کے دوران اور رنج و غم کے زمانہ میں آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مذکورہ مصائب سے چھٹکارا حاصل نہ ہو جائے۔ تنگی معیشت میں روزانہ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ۱۰۴۷۰ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس وظیفے کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک تنگی معیشت سے نجات نہ مل جائے۔ اگر کسی ویران جگہ سے یا کسی وحشت ناک جگہ سے گزر رہے ہوں یا گھر میں کوئی وحشت محسوس کر رہے ہوں تو سو بار یہ پڑھیں، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ.

سند راحت

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان اسماء اعظم کا ورد روزانہ نماز فجر یا نماز عشاء کے بعد صرف ایک مرتبہ کرے گا وہ دنیا کے تمام مصائب اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ ہر حال میں اور ہر دور میں اس کا دل پرسکون رہے گا اور اس کو ہر وہ راحت نصیب ہوگی جو اس دنیا میں ہر انسان کو مطلوب ہوتی ہے، اس کے ورد سے طبیعت میں غنا پیدا ہوگا، دولتِ قناعت نصیب ہوگی اور روح کو وہ غذا میسر

آ ئے گی جوروح کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار،سورۂ فاتحہ،ایک بارہ سورۂ اخلاص،ایک بار آیت الکرسی،ایک بارسورۂ قدر،اس کے بعد یہ پڑھیں:

☆اَللّٰهُمَّ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاحَنَّانُ يَابَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَوْ اَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَكْبَرُ الْاَكْبَرِ.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنُ الْمَكْنُوْنُ الْمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ الْمُقَدَّسُ.

☆ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَ يَا مُوْفِى الْعَهْدِ وَ يَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَا اَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ فَاِنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام.

☆ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَااَللّٰهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ ذُوالْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَ ذُو الْعِزِّ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

☆بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ. وَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

تسخیر عوام

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ عوام الناس اس سے محبت کریں اور اس کی عزت وشہرت عام ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ درود عام چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ پڑھا کرے اور رات کو سوتے وقت درود عام سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور جمعہ کے دن درود ابراہیم جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی ایک تسبیح نماز جمعہ کے بعد پڑھے۔درود عام یہ ہے:اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ. روزانہ نماز فجر کے بعد "الرافع" سو مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد یار افع ایک سو ایک مرتب پڑھے اور اول وآخر درود شریف سات مرتبہ پڑھے۔اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے،انشاءاللہ عوام میں زبردست مقبولیت پیدا ہوگی۔

۷۸۶

۸۰	۹۴	۹۰	۸۷
۹۱	۸۶	۸۱	۹۳
۸۵	۸۸	۹۶	۸۲
۹۵	۸۳	۸۴	۸۹

بحق یا رافع

جسمانی بیماریوں کا قرآنی علاج

ہاتھ پاؤں میں درد کا علاج

☆ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝

جس کے ہاتھوں پیروں میں درد ہو اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا۔

☆ پچھلی رات ان آیات کو سفید کاغذ پر لکھ کر مقام درد پر باندھیں تو ہاتھ پاؤں کے ہر درد سے انشاء اللہ صحت کلی حاصل ہوگی۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۝

درد بازو کا علاج

وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝

جس کے ہاتھوں پیروں میں درد ہو اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا۔

☆ سورہ ہمزہ بابونہ کے تیل پر دم کر کے بازو میں لگانا درد وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے انشاء اللہ ان کا درد جاتا رہے گا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝

☆ پنڈلی میں درد ہو تو یہ آیت لکھ درد کی جگہ باندھا جائے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ

پنڈلی کے درد میں یہ آیت لکھ کر مقام درد پر باندھنا بہت مفید ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۝

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

مٹی کے کورے پاک برتن پر اس آیت کو سیاہی سے لکھیں اور روغن زیتون سے حروف دھو کر اس روغن کو ہلکی آنچ یا گرم راکھ پر گرم کر کے اس کی مالش کرنے سے پنڈلیوں کا درد جاتا رہے گا۔

☆ اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ العزیز ہاتھ پاؤں کے درد اور زخم چشم سے محفوظ رہے گا:

وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝

انگلیوں کے درد کا علاج

انگلیوں پر کسی قسم کی تکلیف ہو تو تین سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر تل کے تیل پر دم مالش کی جائے انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی:

يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ۝

☆ اگر پاؤں کی انگلیوں میں تکلیف ہو تو ایک سو ایک بار یہ آیت پانی پر دم کے پلانا بہت مجرب ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ اَلَّا

تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَo

☆ پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ یہ آیت ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗo بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗo

پاؤں کے جملہ امراض کا علاج

پاؤں میں کسی طرح تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ ان آیات کو تیل پر دم کے مالش کی جائے انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہو جائے گی۔

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍo اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًاo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْo وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo

جوڑوں کے درد کا علاج

جس جگہ درد ہو اس جگہ کو مضبوط پکڑ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر دم کریں اور چھوڑ دے پھر مریض سے دریافت کرے کہ آرام آیا یا نہیں اگر نہ آیا ہو تو دوبارہ اسی طرح کرے۔ تین بار کرنے سے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔

☆ سورۂ علق (اقرأ باسم ربک) صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھنا پھر ایک سجدہ تلاوت کرنا اور سجدہ میں حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ. سات مرتبہ پڑھنا جوڑوں کے درد کو زائل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ جس شخص کے پاؤں میں رعشہ پیدا ہو گیا ہو اور وہ کھڑا ہونے سے لاچار ہو وہ شخص پاؤ بھر روغن زیتون پر تین ہزار تین سو تیرہ دفعہ ان آیتوں کو پڑھ کر تھتکار کر (بہت زور سے) دم کرے۔ پھر دن میں تین مرتبہ اور رات میں ایک دفعہ ٹانگوں پر مالش کرے انشاء اللہ بہت جلد رعشہ وغیرہ اور درد جو کچھ ہوگا سب کچھ جاتا رہے گا اور ٹانگیں درست ہو جائیں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَo لِیَوْمٍ عَظِیْمٍo یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَo

☆ سورۂ فاتحہ فجر کی سنت وفرض کے درمیان اکتالیس بار پڑھ کر دم کرنے سے ہر قسم کا درد جاتا رہے گا۔

☆ جو کوئی سورۂ عنکبوت کو لکھے اور دھو کر پئے انشاء اللہ العزیز جسم سے ہر قسم کا درد دفع ہو۔ مجرب ہے۔

☆ سورۂ العادیات مٹی کے کورے برتن میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھولیں ہر طرح کے درد کے مریض کو شکر ملا کر تین دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ صحت پائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ o

صبح کے وقت سات مرتبہ پڑھ کر چہرے پر دم کریں انشاء اللہ تعالیٰ تمام دردوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔

دردِ عرق النساء سے نجات

اگر کسی کی ٹانگ میں عرق النساء کا درد ہو اور اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا ہو تو چرخے کا کاتا ہوا سوت کا دھاگہ لے کر اس کے سات تار یکجا ناپ کے لئے اور ان میں سات گرہ لگائے۔ پھر آیات ذیل باوضو ایک بار پڑھ کر پہلی گرہ پر پھونک مارے اسی طرح پھر آیات ذیل پڑھے اور دوسری گرہ پر پھونک مارے اسی طرح ساتویں گرہوں پر ایک ایک بار پڑھ کر دم کرے اور درد کی جگہ پر وہ گنڈہ باندھ لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد سے نجات ملے گی۔

اقوالِ زریں

☆ طاعتِ باری تعالیٰ اتنی زیادہ کر جتنی کہ تجھے اس کے ساتھ احتیاج ہے۔

☆ گناہ اس قدر کم کر کہ ان کی عقوبت کی تاب لا سکے۔

☆ اپنے تھوڑے کو دوسروں کے زیادہ سے بہتر جان۔

☆ ایسی راستی سے جو کسی کا فائدہ نہ پہنچا سکے اور لوگوں کا دل دکھائے، پرہیز کر۔

☆ ایسے فائدے سے درگزر کر جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو۔

☆ جب غصہ تجھ پر غلبہ پائے تو خاموشی اختیار کر۔

جادو کی تباہ کاریاں

اور ان کا علاج

جادو (سحر) سے شفا کا عمل

مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر پانی کے برتن پر دم کرے اور مریض کے سر پر ڈال دے اس طرح کہ تمام بدن پر پانی بہہ جائے انشاء اللہ فوراً صحت یاب ہو جائے گا۔ پانی گندی نالی یا گٹر میں نہ جانے پائے۔ آیات درج ذیل ہیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْ قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُ اِنَّ اللّٰهَ لَايُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ. وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ.

ردِ سحر

بیری کے سات سبز پتے لے کر ان کو دو پتھروں سے پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اس پانی پر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کریں اور پھر بیمار کو تین گھونٹ پلا دیں اور باقی پانی سے وہ بیمار غسل کرلے یہ نسخہ بیمار کے لئے تیر بہدف ثابت ہوگا۔ جب جادو کے ذریعہ مرد کو بیوی کی مجامعت سے روک دیا گیا ہو یہ عمل چودہ دن کیا جائے تین مرتبہ چاروں قل اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی جائے۔ مریض کے مستعمل پانی کو دفن کرنا چاہئے۔

برائے دفع سحر و خواب

بیری کے سات پتے بلا نمک مرچ کی سل پر باریک پیس کر چھان لیں اور پانی ملا لیں اس پر سورہ فاتحہ آیت الکرسی، سورہ جن اور چاروں قل پڑھ کر دم کریں، تھوڑا پانی کسی وقت روزانہ پئیں، باقی پانی میں اور پانی ملاتے رہیں چالیس یوم غسل کریں انشاء اللہ تعالیٰ سحر کا اثر دفع ہو جائے گا۔

ہر قسم کے نقصان، سحر جادو اور شر سے محفوظ رہنے کا عمل

سورہ فاتحہ سات بار، سورہ اخلاص سات بار، سورہ معوذتین، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ بربِ الناس ۷/۷ بار روزانہ باوضو ایک وقت پڑھ لیا کریں۔

سحر اور جادو کا علاج

سات عدد سبز بیری کے پتے لے کر باوضو ان کو دو پتھروں سے پیس لیں، سل بٹہ پر پیس لیں۔ ان پسے ہوئے پتوں کو ایک پاک اور صاف بالٹی پانی میں ڈال دیں اور گلاس یا مگھے سے بالٹی میں پانی ڈالتے جائیں اور آیت الکرسی پڑھتے جائیں گیارہ مرتبہ، جب بالٹی پانی سے بھر جائے تو ان پسے ہوئے پتوں کو بالٹی میں اچھی طرح ملا کر حل کر لیں اب مریض کو اس پانی سے تین گھونٹ پانی پلا کر باقی پانی سے اس کو نہلا دیں یہ عمل تین دن مسلسل بلا ناغہ کریں انشاء اللہ سحر اور جادو سے نجات حاصل ہوگی۔

دفعیہ سحر

جس شخص پر کسی نے سحر کیا ہو ان آیتوں کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں یا طشتری پر لکھ کر پلائیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْ قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ اللّٰهَ

سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَایُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ.

جادو اُتارنا

ایک گھڑا بارش پانی ایسی جگہ سے لیں، جہاں بارش کے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو اور ایک گھڑا ایسے کنویں سے لیں جس کا پانی کوئی استعمال نہ کرتا ہو پھر جمعہ کے دن ایسے سات درختوں کے پتے لیں جس کا پھل نہ کھایا جاتا ہو دونوں کا پانی ملا کر اس میں ساتوں پتے ڈال دیں اور ان آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر اس پانی سے دھو کر سحر زدہ کو دریا کے کنارے لے جا کر پانی میں کھڑا کر دیں اور رات کے وقت اس پانی سے غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہو جائے گا۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ سے عَمَلَ الْمُفْسِدُوْنَ. (سورہ یونس)

گھر یا کسی دوسری جگہ دفن شدہ سحر کو نکالنا

اگر کسی نے جادو کر کے زمین میں دفن کر دیا ہو یا گھر میں دفن ہو اس کو نکالنے کے لئے سورہ کوثر یا تکویر (پارہ ۳۰، رکوع ۶) کو مسلسل بلا ناغہ باوضو روزانہ ایک بار پڑھے اور جب تک دفن کئے ہوئے جادو کا پتہ نہ چلے برابر پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر گھر میں جادو دفن ہوگا تو سورہ پاک پڑھنے سے اس کی جگہ معلوم ہو جائے گی آیت الکرسی اور چاروں قل تین تین بار پڑھ کر نکال لے انشاء اللہ کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔

جادو سے محفوظ رہنا

یہ آیت لکھ کر بازو پر باندھیں اگر کوئی شخص اس پر جادو کرے گا تو اثر نہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ.

ردسحر وعورت

اگر کوئی شخص ان کلمات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد ورد کرے گا اگر کسی نے اس پر جادو کیا ہوگا تو کرنے والے پر لوٹ جائے گا اور تمام جنات، شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ سَدَدْتُ اِخْوَاۃَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالسِّحْرِ وَالْاَبْلِسَتِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیْطَانِ وَاَعُوْذُبِھِمْ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

جادو کے کارگر ہونے کی علامت

مرد عورت میں نفاق

اول علامت سحر کی یہ ہے کہ میاں بیوی آپس میں محبت والفت کی زندگی گزار رہے ہیں، یکایک مرد وعورت میں تنازعہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائیں۔

شوہر کی شکل بری لگے

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے اس کی برگشتہ کر دیا جاتا ہے اور وہ شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔

عورت نفرت کرے

تیسری علامت ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے نہیں تھکتی بلکہ دن رات شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سفلی سحر کے ذریعہ اس کو بدظن، متنفر کر دیا جائے اور اس کو شوہر کی شکل مثل کتے خنزیر کے نظر آنے لگتی ہے۔

رشتہ سے انکار

چوتھی علامت سحر کی یہ ہے کہ نوجوان حسین وخوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود لڑکے والے لڑکی دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گزر جاتا ہے۔

رشتے آنا بند ہونا

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتے آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر دیکھے ہی لوگ بدظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت

اور اچاٹ پن دلوں میں ہونے لگتا ہے۔

مرد نفرت کرے

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت و بغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن لگتا ہے۔

جانوروں کا دودھ سوکھنا

ساتویں علامت یہ ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں، گائے اور بھینسوں پر یعنی دودھ دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے جو ان کے راستہ میں ڈال دیتے ہیں ان جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے، بچہ مر جاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے ہیں

چوپایوں پر سحر کرنا

آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ جو کہ چوپایوں کے لئے مخصوص ہے اس سحر کے کرنے سے چوپایوں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر بھی جاتے ہیں۔

بچے ضائع ہونا

نویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں پر کیا جاتا ہے خواہ جانور ہوں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

بچوں کو سوکھنا

دسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر کے ذریعہ خاص کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی نومولود اور شیر خوار بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور وہ سوکھ کر مر جاتے ہیں۔

لڑکیاں پیدا ہونا

گیارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دوپہر میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتلا بنا کر عورت کے راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں آئے گا اس عورت کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں گی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

مباشرت کے قابل نہ رہنا

بارھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کو بستہ کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد ہم بستری کے قابل نہیں رہتا۔

ہم بستری سے نفرت

تیرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے وابستہ کیا ہے اس کے ساتھ ہم بستری سے نفرت ہو جاتی ہے۔

مرد بیکار ہونا

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا جاتا ہے اور مرد بے کار ہو جاتا ہے۔

پیٹ اور سر میں پانی

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں یا سر میں پانی بھر جاتا ہے۔

شکل وصورت بھیانک ہونا

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تبدیلی رونما ہوتی ہے اور شکل وصورت بھیانک ہو جاتی ہے۔

بانجھ پن

سترھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیمہ ہو جاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

مویشی مرجائیں

اٹھارویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی شخص کا روزگار باندھ دیا جاتا ہے اور سحر زدہ کا مال واسباب تلف ہو جاتا ہے مویشی مرجاتے ہیں اور آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

ازدواجی رشتے منقطع

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ ازدواجی رشتہ منقطع کردیا جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

گھر ویران

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ کسی کو ویران و برباد کیا جاتا ہے اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے، محبت والفت جاتی رہتی ہے، ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا رہتا ہے۔

بیماری

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ سے کسی شخص مرد یا عورت کو شدید بیماری میں مبتلاء کردیا جاتا ہے اور کسی صورت صحت یاب نہیں ہوتا۔

مرد وزن میں ناچاقی

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو ذلیل کردیا جاتا ہے ہر کوئی بلاوجہ ان سے نفرت کرنے لگتا ہے کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

عہدہ سے معطل

تیئسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افراد یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے سحر زدہ ہونے پر نوکری یا عہدہ سے معطل ہو جاتا ہے۔

فقیر و کنگال

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امری تجار، وزیر کو عہدہ سے گرادیا جاتا ہے اور فقیر و کنگال بنادیا جاتا ہے۔

عورت کی بربادی

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورتوں کو اجاڑ دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلادی جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفعیہ نہ ہو کتنے ہی نکاح کرلے جائیں سب منقطع ہو جاتے ہیں۔

تبادلہ

اس قسم کے سحر میں افسر یا حاکم کا تبادلہ کردیا جاتا ہے اور شہر سے دور کردیا جاتا ہے۔

حسن وجمال خراب

اس قسم کے سحر میں خوبصورت حسین وجمیل عورت کے حسن وجمال کو خراب کردیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں میں ذلیل ہو جاتی ہے۔

مکان اجاڑ دینا

اس قسم کے سحر میں ہر ترقی کو مسدود کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی بھاگ جاتا ہے۔

اقوال حکیم اُقلیدس

☆ جو شخص کہ علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے، وہ ایک بیمار ہے جس کے پاس دوا تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔

☆ جو شخص کسی ایسی چیز کی تعریف کرے جو در حقیقت تجھ میں نہ ہو، وہ ایسی برائی سے بھی تجھے منسوب کرے گا جو تجھ میں نہ ہوگی۔

☆ دو بھائیوں میں دشمنی نہ ڈال کہ وہ معمولی بات پر صلح کرلیں اور تجھے ہمیشہ کی برائی حاصل ہوگی۔

☆ سلطان غیر عادل پر، اس متمول پر جو حسن تدبیر نہ رکھتا ہو، اس وزیر پر جس کا صدق کلام معلوم نہ ہو، اس بخشش کرنے والے پر جو مال کو بے موقع صرف کرتا ہو، اس صاحب فضیلت پر جو رائے صائب نہ رکھتا ہو، تاسف کرنا چاہئے کہ عنقریب ان کا کام تباہ ہو جائے گا۔

☆ ایک آزردہ دل تمام انجمن کو افسردہ کردیتا ہے۔

☆ دانا کون ہے؟۔ جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔

جنات کی دنیا

از تحریر : غلام قادر بلوچ

تسخیر جنات

عمل ہذا عامل جنات حاجی صدیق مرحوم کا عطیہ اور تجربہ رسیدہ ہے۔ جنات جیسی عظیم مخلوق کو مسخر کرنے کے خواہش مند حضرات کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے اور جو لوگ اس عمل کو بجالائیں گے اس کی تاثیر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

ترکیب : عروج ماہ نوچندی اتوار یا جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ عمل کے لئے کسی ایسے مکان کا انتخاب کریں جو آبادی سے دور ہو تو بہتر ہے اور جس میں کسی فرد کا عمل دخل نہ ہو۔ دوران چلہ پرہیز جلالی و جمالی رکھے۔ ترک حیوانات، صلوٰۃ وصوم کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ بخور کندر، میعہ سائلہ کا سلگائیں اور چار مٹی کے کورے سکورے چراغ روغن زیتون سے چاروں کونوں میں رکھ کر روشن کریں۔ اول عامل اپنا حصار کرے اس کے بعد عمل کی عبارت کو تین سو تیرہ مرتبہ (۳۱۳) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ لیں۔ اکتالیس یوم انہیں کسی فرد پر ظاہر نہ کریں۔ اختتام چلہ چار جنتی (عورتیں) حاضر ہوں گی اور وہ بلانے کا سبب پوچھیں گی۔ عامل سوچ سمجھ کر ان سے عہد لے اور انہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے کر قول واقرار کرلیں بعد ازاں عامل جو کام ان کے سپرد کرے گا چشم زدن میں بجالائیں گے۔ مداومت کے طور پر اکتالیس بار روزانہ پڑھ لیا کریں۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. طَالُوْ طَالُوْ یَامَلک الجنی یا عروس الجنی یا خوزی الجنی یا شریفہ الجنی بحق بسم اللہ تعالٰی حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

نوٹ : بغیر اجازت یہ عمل کام نہ دے گا۔

تسخیر ملکہ نجمہ

متلاشی حضرات کی خدمت میں ایک نایاب عمل پیش کر رہا ہوں اس عمل مبارک کے ذریعہ ملکہ نجمہ بنت ملک الاحمر مسخر ہوتی ہے اور تابع فرمان ہو کر اپنے عامل کا حکم بجالاتی ہے اور ہر کام چشم زدن میں کرتی ہے جس کا جی چاہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

استخدام ملکہ نجمہ : اس عمل مبارک کو کرنے یا بجالانے کا جب ارادہ ہو تو خلوت اختیار کریں۔ نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ نماز پنج گانہ پابندی سے پڑھیں۔ دوران چلہ وریاضت پرہیز جلالی وجمالی رکھیں عمل کے لئے آبادی سے باہر کسی پاک صاف جگہ کا انتخاب کریں۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلیں تاکہ رجعت یا نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ لباس پاک صاف احرامی زیب تن کریں۔ دوران عمل بخور صندل سرخ سلگائیں۔ اول یوم رجال الغیب کو پشت میں رکھیں۔ عمل سے قبل استخارہ ضرور کریں۔ اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں اکتالیس بار بعد نماز عشاء پڑھیں۔ پڑھائی سے قبل ذیل خاتم کو اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھیں۔ جب آپ یہ عمل پڑھنا شروع کریں گے تو دوران عمل ارواح مختلف شکلوں میں آئیں گی اور وہ خوف دلائیں گی تاکہ آپ اپنا عمل جاری نہ رکھ سکیں۔ لیکن آپ اپنا قلب قوی رکھیں اور ان کی طرف توجہ نہ دیں پھر مختلف صورتوں میں عورتیں آئیں گی اور طرح طرح کے لالچ دیں گی آپ ہرگز ان کی باتوں میں نہ آئیں اور جو کچھ مشاہدات ہوں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ آخری یوم ملکہ نجمہ حاضر خدمت ہوگی اور وہ آپ سے حاجت دریافت کرے گی آپ ان کو حضرت سلیمان بن داؤد کی قسم دے کر تابعداری کا عہد لیں وہ اپنی چند

شرائط پیش کریں گی لہٰذا آپ بہت سوچ سمجھ کر شرائط کرلیں بعد وہ اپنی نشانی ایک خاتم عطا کرے گی۔ آپ دل وجان سے اس کی حفاظت کریں اور کسی پر یہ راز افشاء نہ کریں کہ آپ نے ملکہ نجمہ کو مسخر کیا ہے۔ بوقت ضرورت اس کے بتائے ہوئے طریقے پر حاضر کیا کریں۔ خاتم جو ہاتھ پر لکھنی ہے وہ یہ ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

ث ط ن ب ع ج ا

انه من سليمان و انه
بسم الله الرحمن الرحيم الاتعالو علی
واتونی مسلمين

ق ع ص ف ن ه غ ز

عزرائیل اسرائیل

احضری یا ایتها الملکة نجمه بنت
الملک الاحمر العجب الو حالساعة.

عبارت عمل یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم. اقسمت عليک یا ملک سمسمائيل بالله العظيم القديم فی ازليته الحكيم فی حكمه اقسمت عليک بحق فجيش ظظخز الفرد الجبار الشكور الثابت اظهير الخبير الزكی اجب ياملک سمسمائيل انت وخدامک من الروحانية والارضية بحق ماتلوته عليكم من اسماء الله العظام اشهيد الشكور الشديد العقاب علی من عصیٰ اسماء القسمت عليک ياملک سمسائيل الملک المؤکل بفلک المريخ بحق من لهٗ الملک والكبرياء والعظمة الشفاء تبارک الله احسن الخالقين. عالم الغيب والشهادت الكبير المتعال اجب يا ملک سمسمائل بحق هذه الاسماء عليک وتوکل بحضور الملک نجمه انت اعوانک خدامک بحق ماتلوته عليكم الطاعة الله والا سمائه العجل الوحا الساعة بارک الله فيكم وعليكم.

عہد نامہ جنّیاں

اگر کوئی شخص اس عہد نامہ جنیاں کو بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر لکھ کر اور تعویذ بنا کر گلے یا بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ ہر قسم کے جنات آسیب وخبیثات سے محفوظ ومامون رہے گا۔ سحر، جادو اور کسی جن وبشر کی نظر بد کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ وہ عہد نامہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد الله الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفرو بربهم يعدلون قل لن يصيبنا اِلّامَا كَتَبَ اللّٰهُ لنا هومولنا وعلی الله فليتوكل المؤ منون ومالنا الا نتوكل علی الله وقد هدٰنا سبلنا ولنصبرن علی ماأذيتمونا وعلی الله فليتوكل المؤمنون انی توكلت علی الله ربی وربكم مامن دابة اِلَّا هُوَ اخذبناصيتها ان ربی علی صراط مستقيم . قل حسبی الله عليه يتوكل المتوكلين ان ولی الله الذی نزل الكتب وهو يتول الصالحين وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق وجعلی من لدنک سلطاناً نصيرا. وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقًا وننزل من القرآن ماهو شفاءٌ ورحمة اللمومنين ولايزيد الظالمين الاخسارا. هذا كتاب من محمد وال محمد الی قبائل الجن والانس من اهل المدائن ولا مصار الجميع الارضين اقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة علی التبعة السادات ليس بصاجبها ومن بيوت الخميص واخلاط والاسباق والاشعار ومن احيی فقد انی كل حرام فاستمعوا قول النبی ودعوتةٌ احفظو وامتثلواالامرو كونو امن الخادمين المنقادين والاتكونو امن الفٰسقين المتمردين فان الله لايحب كل خوان كفورٍ. اثيم متمردِ لعين هوالعزيز الحكيم ان الدين عند الله الاسلام قف نور وحكمة وحول وبرهان وقدرة وسلطان والامن الايتام ولاافعل الله لااله الا الله ابراهيم خليل الله لااله الا الله موسیٰ كليم الله لااله الا الله عيسیٰ روح الله. لا اِله الا الله محمد رسول الله وعلیٰ خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين.

برائے دفع آسیب جنات

اول اس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ بروز

پنجشنبہ بعد عشاء کسی صاحب مزار بزرگ کی قبر کے قریب بیٹھ کر روزانہ ۱۵ بار بلا ناغہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس روز میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چالیسویں روز ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ عامل ہوگا۔ بعدہٗ عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے انشاء اللہ جن و آسیب فوراً حاضر ہوکر کلام کریگا۔ اگر حاضر کرنا مقصود ہو تو احضر وا پڑھے اور اگر دفع کرنا چاہے تو ''اخرجوا'' پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً ہوش میں آجائے گا۔ وہ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. عزمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح وصاحب السر والواسواس الخناس من کنوز ملکہ بحق میمون زنگی وبحق میمون حبشی اخرج الجن والجنین اخرج الامراض والافراد اخرج من کل مکان ومقام بحق خاتم سلیمان بن دائود علیھما السلام یاقوقل یا قوقلان یا ھر کل یا ھر کلان یا عجوز ام الصبیان خد ھذا وھذہ بحق توریٰۃ موسیٰ وانجیل عیسی وزبور دائود وفرقان محمد رسول اللہ وبحق جمیع الکتب بحق سلام قول من رب الرحیم ادفع ادفع یا ایھا الجن والشیاطین بحق شیخ المشائخ حضرت سلطان شیخ عبد القادر جیلانی علیقًا ملیقًا طلیقًا انت تعلم مافی قلوبھم طلیقًا ملیقًا بحق جمیع مز کلان وملائکان احضر واحق یابدوح یا بدوح بادوح.

دستک سلیمانی

اگر کسی مکان میں سخت قسم کے آسیب وجنات ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں تو اس دستک کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر مکان کے دروازوں پر دستک دے تو انشاء اللہ تعالیٰ مکان سے سخت سے سخت

م 2 ا ۷۵۵ ۷ ھ   م 2 ا ۷۵۵ ۷ ھ   م 2 ا ۷۵۵ ۷ ھ

آسیب وجنات چلے جائیں گے۔ مجرب ہے۔ دستک سلیمانی یہ ہے۔

اخرج یا ایھا الجن والشیاطین بحق نبی سلیمان بن دائود علیھما السلام.

قسط نمبر ۹

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

ذرا غور کیجئے کہ بدن کی حقیر سی چیز ناخن اگر انگلی میں لگا نہ ہو اور خارش محسوس ہو تو انسان مخلوقات میں کمزور اور عاجز ترین ثابت ہو کہ نقصان کی چیز خود سے دور نہ کر سکے اور نفع کی چیز حاصل نہ کر سکے اور ناخن کے علاوہ کوئی دوسری چیز کھجانے میں ایسا کام انجام نہیں دے سکتی کیوں کہ ناخن کی تو تخلیق ہی اس کام کے لئے اور اس کے دیگر خصوصی کاموں کے لئے ہوئی ہے، پھر اس کا قائم مقام کون بن سکے، نہ بدن کی ہڈی کی طرح یہ سخت ہے، نہ کھال کے مانند یہ نرم ہے۔ دراز اور لمبا ہوتا ہے تو اس کو کاٹ کر چھوٹا کرلیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے سوتے یا جاگتے میں انسان جب کھجلی محسوس کرتا ہے تو ناخن کس قدر تیزی اور آسانی سے کھجلی کی جگہ پہنچ کر کھجالیتا ہے۔ اگر کسی اور چیز سے کھجانے کا کام لیں تو بڑی دقت کا سامنا ہو، خاص مقدار میں لمبی چیز لی جائے اور اس کو بہ تکلف کھجلی کے مقام تک پہنچایا جائے تب کہیں جا کر مطلب حل ہو۔

دیکھئے رانیں اور پنڈلیاں لمبی کی گئیں اور قدموں کو چوڑا پیدا کیا گیا تاکہ انسان آسانی سے دوڑ سکے، قدموں کو بھی انگلیوں سے زینت دی گئی اور ان کو ان کی قوت کا سبب بنایا گیا نیز قدم کی انگلیاں دوڑنے میں بھی زبردست مدد دیتی ہیں، پھر ان انگلیوں کو ناخنوں سے قوت پہنچائی اور ان کی زینت کا ان کو ذریعہ کیا۔

اس کے بعد یہ بھی نہ بھلائیے کہ اس حیران کن ڈھانچہ انسانی کی تخلیق ایک حقیر نطفہ سے عمل میں آئی ہے، اس گوشت و پوست کے لوتھڑے میں سخت اور مضبوط ہڈیاں بھی بنائیں تاکہ بدن کی ساخت قوت دار ہو جائے اور ہڈیاں بدن کے لئے ستونوں کا کام دیں اور ان ہڈیوں کو مختلف مناسب شکلیں دیں، چھوٹی بڑی گول، کھوکھلی، ٹھوس، چوڑی اور باریک سب ہی قسم کی ہڈیاں پیدا کیں، ان ہڈیوں کی تقویت کے لئے بھی ان کی نلیوں میں گودا پیدا کیا اور اس گودے سے ہڈیوں کی حرکت میں بھی مدد لی گئی۔

انسان اپنی حاجات میں پورے جسم کا بھی محتاج ہے اور جدا جدا اعضاء کا بھی، اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے بدن میں سراسر ایک ہڈی نہیں پیدا کی بلکہ بہت سی ہڈیوں کو وجود بخشا اور ان کے درمیان جوڑ رکھے تاکہ ان کے ذریعہ حرکت آسان ہو جائے اور جس ہڈی سے جس قدر حرکت مطلوب تھی اسی کے مطابق اس کو شکل ملی، یہ جوڑ مضبوط تانتوں سے جڑتے ہیں اور انہوں نے ہڈیوں کو مضبوط رسی کے مانند ایک دوسرے سے کس رکھا ہے، مزید احتیاط یہ بھی برتی گئی کہ ایک ہڈی میں کچھ اُبھرا ہوا حصہ رکھا اور اس کے ساتھ کی دوسری ہڈی میں اُبھرے ہوئے حصہ کے مطابق گڑھا بنایا تاکہ وہ اس گڑھے میں صحیح بیٹھ جائے، اب انسان جس حصہ بدن کو چاہتا ہے حرکت دیتا ہے، بدن کا دوسرا حصہ حرکت میں نہیں آتا۔ اگر بدن میں جوڑ نہ پیدا کئے جاتے تو یہ صورت ممکن نہ ہوتی۔

سر کی بھی عجیب ساخت ہے، مختلف شکل وصورت کی پچپن کی ہڈیوں سے سر کی ترکیب عمل میں آئی ہے، یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہیں اور ان کے جوڑ اور ترکیب سے سر کا ایک گولہ سا بن گیا ہے۔ چھ ہڈیوں سے کھوپڑی بنی ہے، چوبیس سے اوپر جبڑا اور دو سے نیچے کا جبڑا بنا ہے۔ دانتوں کی موٹی تقسیم یہ ہے کہ بعض ان میں چوڑے ہیں جو غذا کو پیسنے کے کام میں آتے ہیں اور بعض تیز سروں والے ہیں جو غذا کو کاٹنے کا کام دیتے ہیں۔ اب گدی یا گردن آجاتی ہے اس میں سر گڑا ہے اور خود سات گول اور کھوکھلے مہروں سے بنی ہے، یہ مہرے آپس میں ایک دوسرے میں پیوست ہیں، اس ساخت میں نہ معلوم کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں، پھر گردن پیٹھ کے سلسلہ میں بیٹھی ہے اور پیٹھ گردن کے آخری حصہ سے لے کر کولہے کی ہڈی تک چوبیس مہروں یا کڑیوں سے بنا ہے، کولہے

نے تین دوسری ہڈیوں سے ترکیب پائی ہے اور یہ کولہا نیچے کی جانب سرین سے ملا ہے جو جدا جدا تین ہڈیوں سے بنا ہے، پھر پیٹھ، سینہ، مونڈھا، ہاتھ، زیر ناف کولہا، ران، پنڈلی، پاؤں ان سب کی ہڈیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی اور ملی ہوئی ہیں ۔ غرض پورا جسم انسانی ۲۴۸ ہڈیوں سے مرکب ہے اور یہ ان چھوٹی ہڈیوں کے علاوہ ہیں جن سے جوڑ جڑے ہوئے ہیں۔

غور کیجئے خالق عالم نے ایک حقیر معمولی نطفہ سے نظام جسمانی کو کیا حیرتناک تشکیل دی ہے، ہم نے ہڈیوں کے اعداد وشمار اس لئے بیان کئے کہ قدرت کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ لگایا جاسکے۔ اول تو ہر ایک ہڈی کی خلقت ہی عجیب ہے، پھر کسی کی شکل وصورت دوسرے سے نہیں ملتی اور اس انداز سے ان کو رکھا ہے کہ اگر ان میں ایک کی تعداد بھی بڑھادی جائے تو وہ بھی وبال جان ہوجائے اور اس کے دور کرنے کی انسان انتہائی کوشش کرے، اسی طرح اگر ایک گھٹ جائے تو اس کو پورا کرنے کی سخت ضرورت محسوس ہو، درحقیقت قدرت کی یہ عقل ربا کاریگری اہل عقل وبصیرت حضرات کے لئے خالق وموجد کی عظمت وبزرگی پر کھلی دلیل ونشانی ہے۔

ملاحظہ کریں ہڈیوں کی حرکت کے لئے پورے بدن انسانی میں پانچ سو انتیس عضلات پیدا کئے اور ہر عضلہ کی ترکیب گوشت پٹھوں اور جھلیوں سے ہوئی، پھر یہ سب شکل وصورت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ہر ایک کو موقع ومحل اور ضرورت کے مطابق شکل ملی ہے۔ چوبیس عضلات تو صرف آنکھ اور اس کی پلکوں کی حرکت میں کارفرما ہیں۔ اگر ان میں سے ایک کو گھٹا دیا جائے تو آنکھ کا نظام درہم برہم ہوجائے۔ اسی طرح ہر عضو، بدن خاص خاص تعداد میں عضلات رکھتا ہے جن کی ضرورت متقاضی ہے نیز پٹھوں اور رگوں کا نظام جدا حیرت ناک ہے، کیا کیا کام قدرت نے ان سے لئے ہیں اور کیا کیا فائدے ان کے وجود سے وابستہ ہیں، دراصل ان کی ساری صفتیں حواس کے ادراک سے بالاتر ہیں، انسان اپنی خلقت اور ساخت میں ساری مخلوقات میں ممتاز ہے۔

اس کا بدن ایسا بنا ہے کہ یہ چاہے سیدھا کھڑا ہوجائے چاہے بیٹھ جائے اور جو کام چاہے ہاتھ پیر اور اعضائے بدنی سے کرسکتا ہے کسی کام سے معذور ومجبور نہیں۔ قدرت نے اس کو اور حیوانات کی طرح چہرے کی جانب سے جھکا ہوا نہیں پیدا کیا۔ اگر اس کے بدن کی ساخت ایسی ہوتی تو یہ اپنے سب کام بخوبی انجام نہیں دے سکتا تھا۔

انسان کے نظام پرورش کو دیکھیں تو اور حیرت ہوتی ہے کہ قدرت نے کس حکمت سے کام لیا ہے اور کس کاریگری کا اظہار فرمایا ہے، اعضاء کی پرورش غذا پر موقوف رکھی اور غذا رسانی برابر جاری رہی لیکن خداوند قدوس نے اعضاء کے بڑھنے کو ایک حد پر روک دیا ورنہ اگر غذا سے اعضاء برابر بڑھتے ہی رہتے تو نہ معلوم انسان کا بدن کس قدر بڑھ جاتا، یہ حرکت کرنے سے بھی مجبور ہوجاتا اور اس کے کام کاج رک جاتے بلکہ مناسب غذا حاصل کرنے سے بھی یہ محروم ہوکر رہ جاتا، نہ لباس پہن سکتا، نہ اس کے لئے مناسب رہائش گاہ ملتی۔

خالق عالم نے بہت بڑا احسان فرمایا اور زبردست کرم سے کام لیا کہ بدن انسانی کو ایک خاص مقدار اور حد تک بڑھایا اور پھر اس کو آگے بڑھنے سے روک دیا، قدرت کی یہ عجوبہ کاری ایک حقیر سے قطرۂ پانی کی رکھی ہے اسی سے انسان اندازہ کرسکتا ہے کہ دیگر زبردست کائنات عالم میں قدرت نے کیا کچھ صنعت سے کام لیا ہوگا، مثلاً آسمان وزمین، سورج، چاند ستارے وغیرہ کو ان میں ہر ایک کی خاص شکل وصورت ان کی ساخت وبناوٹ، ان کی تعداد وشمار ان کا آپس میں ملنا اور جدا ہونا، ان کا طلوع کرنا اور غروب کرنا یہ سب کچھ بے پناہ مصلحتوں اور حکمتوں کو شامل ہے بلکہ صحیح معنی میں کہا جاسکتا ہے کہ آسمان وزمین کا ایک ایک ذرہ بھی حکمت ومصلحت سے خالی نہیں اور بہت سی مصلحتیں تو عقل انسانی کی رسائی سے بالاتر ہیں اور ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی سمجھ سکتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ○ "یعنی پیدائش میں کیا تم سخت تر ہو یا آسمان کہ بنایا اس کو اور اس کا مٹاپا بلند کیا۔"

سارے انس وجن اگر مل کر نطفہ کو پیدا کرنا چاہیں اور اس میں کان اور آنکھ لگانے کی کوشش کریں تو اس پر قطعاً قدرت نہ رکھ سکیں۔

سوچئے شکم مادر میں انسان کی تخلیق کیا خوبی سے ہوئی ہے، اس کو بہتر سے بہتر شکل وصورت عطا ہوئی، نہایت خوشنما ودل پسند ساخت ملی، ہر عضو وبدن کو جدا جدا ہیئت نصیب ہوئی، ہڈیاں اپنی جگہ پختگی کے ساتھ

بٹھائی گئیں، رگوں اور پٹھوؤں سے بدن کو مضبوطی سے جکڑا گیا، ظاہر بھی خوب بنا اور باطن بھی عمدہ طریقہ سے وجود میں آیا، غذا اندرون بدن میں پھیلانے کے لئے عجیب عجیب پرپیچ ختم راستے رکھے گئے تاکہ انسان ان راہوں سے غذا حاصل کر کے زندگی کے سانس لے سکے۔

بدن کے اندرونی اعضاء کو دیکھئے تو حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی، دل جگر، معدہ، تلی، پھیپھڑہ، رحم، مثانہ اور آنتیں یہ سب پرحیرت طریقہ سے جمائے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شکل ملی ہے اور کام بھی ہر ایک کا جدا جدا ہے، معدہ کی بناوٹ سخت قسم کے مضبوط پٹھے سے ہوئی اور اس کو کھانا ہضم کرنے کے لئے بنایا، یہ کھانے کو کاٹتا ہے اور اس کو پیتا ہے، کھانا پہلے داڑھوں میں پستا ہے اور ہضم کا پہلا زینہ وہیں طے کر لیتا ہے اور اس ہضم سے معدہ کو بڑی سہولت ملتی ہے۔

جگر کا کام یہ ہے کہ وہ غذا کو خون کی شکل میں تبدیل کر لیتا ہے اور معدہ سے ہر عضو کے مناسب غذا حاصل کرتا ہے، مثلاً ہڈیوں کے لئے ہڈیوں کے مناسب گوشت کے لئے گوشت کے مناسب رگوں، پٹھوں اور بالوں وغیرہ کے لئے ان کے مطابق غذا لے لیتا ہے، تلی اور پتہ کو جگر کی خدمت پر لگایا گیا، تلی جگر میں سے سودا، جذب کر لیتی ہے، پتہ صفراء اور گردہ اس سے پانی چوس لیتا ہے، پھر مثانہ گردہ سے پانی حاصل کر کے پیشاب کی نالی میں اس کو پہنچا دیتا ہے، رگیں بدن سے خون لیتی ہیں اور سارے اطراف جسم میں اس کو پہنچاتی ہیں اور یہ گوشت سے پختہ اور مضبوط تر ہوتی ہیں کیوں کہ یہ گوشت کی محافظ ہیں، یہ خون کے لئے گویا برتنوں کا کام دیتی ہیں۔

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

موبائل نمبر: 09756726786

قسط نمبر: ۵۰



(زا)

مختار بدری

جس آدمی پر اتنا قرض ہو جو اس کی جملہ ملکیت کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، رہائشی مکان، گھر والوں کی ضرورت کے مویشی، غلاموں، ملازموں پر زکوٰۃ نہیں ہے، وہ ہتھیار اور آلہ جات جو روزمرہ کی زندگی میں کام آئیں اور سائنس وفقہ کی کتابیں جو علماء کے کام آئیں اور وہ اوزار جو صنعت کاروں کے لئے ضروری ہیں زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ شہد میں زکوٰۃ کے قائل ہیں۔

حضرت ابوسیارہ المتعیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس شہد کے چھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، ادّ للعشور ،اس کا عشر ادا کرو (احمد ابن ماجہ المنتقی) دوسرے ائمہ اور محدثین کہتے ہیں کہ یہ روایتیں ضعیف ہیں۔

زلزال : قرآن حکیم کی ۹۹ ویں سورت جو آٹھ آیتوں پر مشتمل ہے اس کا نزول مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔

زمرہ

زمرہ لایحزنون سے مراد اولیاء اللہ کے گروہ سے ہے، خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط

ہاں اولیاء اللہ کو کوئی خوف اور غم نہیں ہے، جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں بھی بشارت ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اب خوش خبریوں کے علاوہ نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا اور وہ خوشخبریاں رویائے صالحہ یعنی سچے خواب ہیں اور نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہیں۔'' یہ خوش خبریاں امر غیب اور مستقبل کی اصطلاحات اور مناظر ہوتی ہیں، جن لوگوں کو یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے ان کو اصطلاحاً اولیاء اللہ کہتے ہیں اور ان کے رتبہ کا نام ولایت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو دل میں خدا کا خوف رکھتے ہیں اور احکامات خداوندی کو بجالاتے ہیں، ہمارے اسلاف کا جذب دروں بھی یہی تھا اور ان کی اکثریت ان صفات کی حامل تھی۔ (تلمیحات)

زمزم : چاہ زمزم جو مکہ معظمہ کے اندر مسجد الحرام میں واقع ہے۔ (دیکھئے آب زمزم)

زمین

وہ شخص بڑا گناہ گار ہے جو کسی کی زمین زبردستی سے لے لے۔

حضرت ابوسلمہؓ کا بیان ہے کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان زمین کے سلسلہ میں کچھ جھگڑا تھا، حضرت عائشہؓ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا۔ اے ابوسلمہؓ زمین سے بچو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت زمین بھی کسی کا حق لے لے تو اس زمین کے ساتوں طبقے مثل طوق کے اس کو پہنائے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم) قرآن مجید میں ہے۔ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝

اور وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے زمین تمہارے لئے ہموار بنائی ہے تو تم اس کے اوپر چلو اور اس کا اگا ہوا رزق کھاؤ۔ (۶۷:۱۵)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ یا تو خود کھیتی کرے یا پھر اس کو اپنے کسی دوسرے بھائی کو دیدے (بخاری ومسلم) زمین کو بٹائی پر دینے کا نام مزارعت اور پھل دار درختوں کو بٹائی پر دینے کو مساقاۃ کہتے ہیں۔

زمین سے جو سیال مادے نکلتے ہیں، مثلاً مٹی کا تیل، پیٹرول، تارکول، گندھک اور جواہرات وغیرہ میں امام ابوحنیفہؒ عشر کے اور امام احمد بن حنبلؒ ڈھائی فیصد زکوٰۃ کے قائل ہیں۔

زنا

حرام کاری، کسی اجنبی عورت سے غلط طریقے سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنا نہایت برا کام ہے۔ قدیم زمانہ سے آج تک انسانی معاشروں میں زنا کو جرم سمجھا گیا اور اس کی برائی کو شدت سے محسوس کیا گیا۔ اسلام میں شرک باللہ اور قتل نفس کے بعد زنا کو کبیرہ گناہ اور بدترین اور قبیح جرم قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، بڑا گناہ کیا ہے، فرمایا یہ کہ تو کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہرائے، حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے، پوچھا گیا پھر اس کے بعد، فرمایا کہ تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوجائے گا، پوچھا گیا اس کے بعد، تو فرمایا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔

(بخاری ومسلم، ترمذی، نسائی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے، کسی کو نظر بھر کے دیکھنا، آنکھوں کا زنا ہے، لگاوٹ کی باتیں کرنا زبان کا زنا ہے، آواز سے محظوظ ہونا کانوں کا زنا ہے، ہاتھ لگانا اور ناجائز مقصد کے لئے چلنا پھرنا پاؤں کا زنا ہے اور آخر میں شرمگاہیں اس کی تکمیل کردیتی ہیں یا تکمیل کرنے سے رہ جاتی ہیں۔ (بخاری)

ابوامام سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے حسن پر پڑے اور نگاہ پھیرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادات میں لطف لذت پیدا کردیتا ہے۔ (مسند احمد) ہاں البتہ آدمی جس عورت سے نکاح کا خواستگار ہو اسے ایک نظر دیکھ لینے میں برائی نہیں۔ مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ میں نے ایک جگہ نکاح کا پیغام دیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے لڑکی کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا، اسے دیکھ لو اس طرح زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ تمہارے درمیان موافق ہوگی۔ (احمد، ترمذی، نسائی)

زنا گناہ کبیرہ میں سے ہے اور اس کے مرتکب پر حد لازم ہے بشرطیکہ وہ عاقل وبالغ ہو۔ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ

زناکار عورت اور زناکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو (۲:۲۴) یہ دراصل محض زنا کی سزا ہے اگر بدکار مرد اور عورت شادی شدہ اور آزاد ہیں تو دونوں کو سنگسار کردیا جائے مگر ثبوت کے طور پر چار گواہوں کا ہونا لازمی ہے۔ اگر کوئی آدمی خود ہی اقبال جرم کرنا چاہے تو وہ قاضی کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور اس کی سزا پانے سے پہلے کسی بھی وقت وہ اپنے بیان سے انحراف بھی کرسکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز ادا کرکے لوٹا تو دیکھا ایک عورت میرے دروازہ پر کھڑی ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور اپنے حجرہ کا دروازہ بند کرکے نفل پڑھنے لگا، تھوڑی دیر بعد دستک ہونے پر دروازہ کھولا تو اس عورت کو کھڑا پایا، میں نے پوچھا۔ کیا چاہئے، بولی، ایک سوال پوچھنا ہے۔ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے ناجائز حمل ہوا، بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے مارڈالا کیا اب میرے گناہ کی معافی کی کوئی صورت ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو وہ بڑی حسرت کے ساتھ آہیں بھرتی ہوئی چلی گئی، یہ کہتی تھی کہ افسوس، یہ حسن آگ کے لئے پیدا ہوا ہے۔ صبح میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کا واقعہ سنایا تو فرمایا تم نے بڑا غلط جواب دیا، کیا تمہیں قرآن مجید کی یہ آیت یاد نہیں۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس جاندار کا مارڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا، قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو خدا ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۲۵:۶۸، ۷۰)

اس کے بعد میں نے اس کو ڈھونڈا، رات کو عشاء کے وقت وہ ملی، میں نے اسے بشارت دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بتادیا تو وہ سجدے میں گرگئی، اپنے گناہ سے توبہ کرکے اس نے اپنی لونڈی کو اس کے بیٹے سمیت آزاد کردیا۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ٥

اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو، حقیقت یہ ہے کہ وہ سراسر بے حیائی ہے اور بدترین راستہ ہے۔(۳۲:۱۷)

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ط

"بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت سے یا شرک کرنے والی عورت سے، بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا کوئی اور نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے۔(۳:۲۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص زنا کرتا ہے اس کا ایمان قلب سے نکل کر سائبان کی طرح اوپر اٹھ جاتا ہے اور بعد (توبہ) واپس آتا ہے۔ حضرت میمونہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک ان میں ولد الزنا نہیں ہوں اور جب ان میں ولد الزنا کی کثرت ہوجائے تو قریب ہے کہ عذاب الٰہی انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے۔

زنار

یہودی اور نصاریٰ جو پٹی باندھتے ہیں اسے فارس میں زنار کہتے ہیں۔ ہندوستان میں برہمن بھی ڈوری باندھتے ہیں، صوفیوں کے نزدیک دین کی راہ میں خلوص وسعی کرنا زنار کہلاتا ہے۔

زنانہ: مسلمان گھروں میں عورتوں اور بچوں کے لئے گھر کے جس حصہ کو مخصوص کیا جاتا ہے اسے زنانہ کہتے ہیں۔(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۴

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

پھر جب حضرت جنید بغدادیؒ کے وعظ کی شہرت عام ہوئی تو ایک دن ایک ایک عیسائی نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ "لوگ آپ کو شیخ زمانہ کہتے ہیں۔"

"یہ لوگوں کا حسن ظن ہے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اگر تم بھی بات کے کہنے کے لئے میرے پاس آئے ہو تو اپنا وقت برباد نہ کرو، میں اللہ کا ایک بندہ ہوں، اس کے سوا کچھ نہیں، مقام شیخ بہت بلند ہے، جو میری دسترس سے باہر ہے۔"

"دراصل میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی زبان سے پیغمبر اسلام کے اس قول کی تشریح سن سکوں۔" یہ کہہ کر عیسائی نوجوان نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک سنائی۔ "مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟"

عیسائی نوجوان کا سوال سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے سر جھکا لیا، حاضرین مجلس نے محسوس کیا جیسے حضرت شیخ کسی خاص نکتے پر غور فرما رہے ہیں، چند لمحوں بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے سر اٹھایا اور عیسائی نوجوان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ 'اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اب تم مسلمان ہو جاؤ۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد گرامی سنتے ہی عیسائی نوجوان آپ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا اور اس نے بر سر مجلس بہ آواز بلند اللہ کی وحدانیت اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گواہی دی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں اس وقت جو لوگ موجود تھے ان میں سے بعض افراد نے عیسائی نوجوان سے پوچھا۔ "تمہارا سوال کچھ اور تھا اور حضرت شیخ نے جواب کچھ اور دیا۔"

"حضرت شیخ نے میرے سوال کا صحیح جواب دیا۔" عیسائی نوجوان کہنے لگا۔ "میں بہت دنوں سے ایک عجیب سی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ مذہب اسلام اختیار کروں یا نہ کروں؟ میرا دل اسلام کی حقانیت کی طرف کھنچتا تھا مگر میرے پیروں میں آباء واجداد کے عقائد کی زنجیر تھی، اسی دوران میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سنی اور اس کی تشریح کے لئے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شیخ کے کشف باطنہ کا یہ حال ہے کہ میری ذہنی کشمکش سے آگاہ ہو گئے، پھر مجھے یقین آ گیا کہ واقعتاً مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ روحانی سفر بلندیوں کی طرف جاری تھا کہ آپ کو اپنی زندگی کے دوسرے جانگداز صدمے سے دوچار ہونا پڑا، پہلا صدمہ آپ کے استاد گرامی حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی جدائی کا تھا۔ یہ المناک واقعہ ۲۴۳ھ میں پیش آیا تھا، آٹھ سال بعد یعنی ۲۵۱ھ میں حضرت شیخ سری سقطیؒ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، اگرچہ حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم جناب محمد بھی چند سال پہلے وفات پا چکے تھے لیکن اس موقع پر آپ نے صبر وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "مجھے والد محترم کی جدائی شاق ہے لیکن میں ابھی یتیم نہیں ہوا ہوں۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "شیخ! یہ بات آپ کس طرح کہہ رہے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "ابھی میرے شیخ حضرت سری سقطیؒ حیات ہیں۔"

اور یہ واقعہ بھی ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ سات سال کی عمر سے حضرت سری سقطیؒ کے ساتھ اس طرح وابستہ تھے کہ وہی آپ کے لئے باپ تھے اور وہی ماں کا درجہ رکھتے تھے، حضرت سری سقطیؒ کو بغداد کے اس خطے میں دفن کیا گیا جسے "شونیزیہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اہل دل کی نظر میں اس خطۂ ارضی کی بہت اہمیت ہے، یہی وہ مبارک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مشائخ محو خواب ہیں۔

☆☆☆☆

اگرچہ اب حضرت جنید بغدادیؒ کو تصوف کے سلسلہ میں کسی رہنما کی ضرورت نہیں تھی لیکن سوز عشق آپ کو ہمہ وقت مضطرب رکھتا تھا، پھر اسی اضطراب نے حضرت جنید بغدادیؒ سے مطالبہ کیا کہ آپ حضرت شیخ ابو حفص عمر حدادؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر دل اور روح کی تشنگی مٹائیں۔

حضرت حدادؒ کا شمار اس زمانہ کے جلیل القدر اولیاء میں ہوتا ہے۔ حضرت حدادؒ کے سامنے جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تو آپ کا چہرہ مبارک اس قدر متغیر ہو جاتا کہ حاضرین مجلس بھی آپ کی اس کیفیت کو محسوس کر لیتے۔ حضرت حدادؒ نہایت سختی کے ساتھ شریعت پر عمل کرتے تھے، اس خارزار کبھی کسی نے آپ کے قدموں کو لڑکھڑاتے نہیں دیکھا۔

حضرت ابو حفص حدادؒ کا مشہور قول ہے۔ ”جو شخص ہر وقت اپنے اعمال اور حالات کا اندازہ قرآن و حدیث کی روشنی میں نہیں کرتا اور اپنے دل کے جذبات کو ملزم نہیں ٹھہراتا، اس کا نام مردوں کی فہرست میں نہیں ہے۔“

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ حضرت ابو حفص حدادؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ خوبی تقدیر سے حضرت حدادؒ اپنے مریدوں اور خدمت گاروں کے ساتھ خود ہی بغداد میں جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اطلاع ملی تو آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، دوسرے دن ہی حضرت حدادؒ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے، جب خانقاہ کے اندر داخل ہوئے تو ایک عجیب منظر دیکھا۔ حضرت ابو حفص حدادؒ کے تمام مرید اور خدام سر جھکائے دست بستہ پیرومرشد کے سامنے کھڑے تھے، حضرت جنید بغدادیؒ کو یوں محسوس ہوا جیسے حضرت حدادؒ کوئی شہنشاہ ہیں، دربار آراستہ ہے اور غلام گردنیں خم کئے کھڑے ہیں۔

ایک روحانی درسگاہ میں دربار سلطانی کی شان دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ آگے بڑھے اور حضرت ابو حفص حدادؒ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا۔ ”شیخ! آپ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو دربار شاہی کے آداب و اطوار سکھاتے ہیں؟“

حضرت ابو حفص حدادؒ نے فرمایا۔ ابو القاسم! جو کچھ تم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو در اصل ایسا نہیں ہے، میں شاہی رعب و جلال کی حاجت نہیں رکھتا، مگر تم یہ بات ذہن نشین کر لو کہ ظاہری حسن ادب، باطنی حسن ادب کا عنوان ہوتا ہے، جس شخص کو اس ظاہری دنیا میں آداب کی تعلیم نہیں ملی ہے وہ دوسری دنیا میں بھی آداب کے لوازم کو بجا نہ لا سکے گا۔“

حضرت ابو حفص حدادؒ کا جواب سن کر حضرت جنید بغدادیؒ خاموش ہو گئے۔ واضح رہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ اس قدر محتاط صوفی تھے کہ زندگی بھر خرقہ نہیں پہنا، آپ کی درسگاہ کے آداب دوسری تمام خانقاہوں کے آداب سے مختلف تھے اور اسی وجہ سے آپ نے حضرت ابو حفص حدادؒ کی روش پر اعتراض کیا تھا مگر حضرت حدادؒ نے اپنے اس عمل کی وضاحت اس طرح کی کہ حضرت جنید بغدادیؒ پوری طرح مطمئن ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت شیخ حدادؒ کو انتہائی عقیدت کے ساتھ مہمان بنایا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نہایت سادہ غذا استعمال فرماتے تھے مگر اپنے محترم مہمان اور ان کے خدمت گاروں کے لئے لذیذ اور پر تکلف کھانے پکواتے۔

حضرت ابو حفص عمر حدادؒ کچھ دن تک اس رسم میزبانی کو بغور دیکھتے رہے مگر جب حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف سے مسلسل پر تکلف دعوتوں کا اہتمام ہوتا رہا تو ایک دن حضرت حدادؒ نے فرمایا۔

”جنید! میرے ساتھیوں کو یہ نعمتیں کھلا کھلا کر ان کے نفس کو سرکش نہ بناؤ، فقیر کے نزدیک اچھی مہمان نوازی یہ ہے کہ تکلف چھوڑ دو اور جو کچھ حاضر ہے اسے لا کر پیش کرو، اکثر ایسے تکلفات کا انجام یہی ہوتا ہے کہ میزبان اور مہمان میں مفارقت ہو جاتی ہے، اس کے برعکس بے تکلفی میں مہمان کا جانا اور قیام کرنا یکساں معلوم ہوتا ہے۔“

حضرت ابو حفص کا انتقال ۲۶۰ھ میں ہوا، حضرت جنید بغدادیؒ ۹ سال تک اس بزرگ جلیل کی روحانی صحبتوں سے فیضیاب ہوئے۔

آپ کے دیگر اساتذہ میں حضرت شیخ محمد بن علیؒ اور حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ حضرت شیخ محمد بن علیؒ کا انتقال ۲۷۶ھ میں ہوا۔ حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ ۲۹۸ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے، اسی سال حضرت جنید بغدادیؒ نے انتقال فرمایا۔ ان تاریخی حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ وہ بزرگ تھے جن سے حضرت جنید بغدادیؒ نے آخر عمر تک استفادہ کیا۔

علامہ ابن جوزی نے حضرت جنید بغدادیؒ کے ایک اور استاد حضرت یعقوب زیات کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت یعقوب زیاتؒ کی عارفانہ شان کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔

”میں پہلی بار اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ یعقوبؒ کے دروازے پر بہت سے طالبات دیدار کھڑے تھے، ہمارا خیال تھا کہ حضرت شیخؒ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیدیں گے مگر یکایک خانقاہ کے دروازے پر ایک خدمت گار نمودار ہوا اور اس نے ہم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"شیخ نے فرمایا ہے کہ کیا تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا مشغلہ کافی نہیں جو اس کا ذکر چھوڑ کر میرے پاس آئے ہو؟"

حضرت شیخ یعقوب زیاتؒ کا ارشاد گرامی سن کر دوسرے درویش تو کچھ نہیں بولے مگر میں نے آپ کے خادم سے عرض کیا۔ "جب حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہونا بھی اسی کے شغل میں داخل ہے تو پھر ہم لوگ کیوں حاضر نہ ہوں۔"

جب حضرت شیخ یعقوب زیاتؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی بات سنی تو آپ کو اندر آنے کی اجازت دیدی۔ حضرت جنید بغدادیؒ نہایت ادب اور عقیدت کے ساتھ حضرت شیخ یعقوبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توکل کے موضوع پر بحث چھیڑ دی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت شیخ یعقوبؒ کے پاس ایک درہم موجود تھا، آپ نے فوراً اپنے ایک خدمت گار کو طلب کیا اور وہ درہم اس کے حوالے کر دیا پھر اس کے بعد "توکل" کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کی جسے سن کر حضرت جنید بغدادیؒ بہت متاثر ہوئے، پھر جب تقریر ختم ہوگئی تو آپ نے حضرت جنیدؒ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"مجھ اس بات سے شرم آئی کہ توکل پر گفتگو کروں اور خود میرے پاس کچھ رقم موجود ہو۔"

اس واقعہ سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت شیخ یعقوب زیات کس شان کے صوفی تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ "میں نے دو سو اساتذہ سے اکتساب علم کیا، مگر یہ اہل طلب کی کم نصیبی ہے کہ وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے چند ہی استادوں کے حالات اور نام سے باخبر ہو سکے۔ باقی بزرگوں کے اسمائے گرامی اور حالات زندگی پر گہرا پردہ پڑا ہوا ہے، تاہم جن اساتذہ کے نام اور علمی کارنامے تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں انہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نابغۂ روزگار انسان تھے اور ان ہی کے بے داغ ہاتھوں نے اس لالۂ صحرائی کی حنا بندی کی تھی۔

☆☆☆☆☆

عام طور پر اولیائے کرام نے طلب علم اور جذبۂ عشق کی پیاس بجھانے کے لئے انتہائی طویل اور دشوار گزار سفر اختیار کئے، مثال کے طور پر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہی کو دیکھئے کہ بجستان (ایران) میں پیدا ہوئے، پھر اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ مسلسل چودہ سال تک سفر میں رہے، پھر ملتان تشریف لائے جو اس وقت کفر و باطل کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے بعد اجمیر تشریف لائے اور اس سنگلاخ علاقے میں ہمیشہ کے لئے سکونت پذیر ہوگئے جہاں کے دیوتا بھی پتھر کے بنے ہوئے تھے اور زمین بھی پتھر کی تھی اور اس پر بسنے والے انسان بھی پتھر کے دل و دماغ رکھتے تھے، اگر آپ تاریخ تصوف کا مطالعہ کریں گے تو ایسے بہت سے نام نظر آجائیں گے مگر شاید جنید بغدادیؒ وہ تنہا صوفی ہیں جو بغداد میں پیدا ہوئے، اسی شہر میں تعلیم حاصل کی اور اسی خطۂ ارض میں آسودۂ خاک ہوئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنی زندگی میں صرف دو بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، ایک بار حضرت سری سقطیؒ سات سال کی عمر میں اپنے ہمراہ حجاز مقدس لے گئے تھے، پھر دوسری مرتبہ عہد جوانی میں آپ مکہ معظمہ حاضر ہوئے، ارکان حج ادا کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ مشائخ کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ عشق الٰہی کا مسئلہ چھڑا ہوا تھا، ہر بزرگ اپنے تجربے اور مشاہدے کے اعتبار سے عشق کے رموز و نکات بیان کر رہا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ پورے انہماک کے ساتھ مشائخ کی تقریریں سن رہے تھے، آخر بہت دیر بعد ایک بزرگ آپ سے مخاطب ہوئے۔

"شیخ بغدادیؒ! آپ بھی تو کچھ فرمائیے کہ عشق الٰہی کیا ہے؟"

مشائخ کی فرمائش سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے، پھر آپ نے سر اٹھایا تو آنکھوں میں آنسو تھے۔ "اے رہروان کوچۂ عشق! میں تم سے کیا کہوں کہ عشق الٰہی کیا ہے؟ جو بندہ اپنے نفس سے گزر جائے وہ اللہ کے قریب ہے، ظاہر کی آنکھ ہو یا دل کی، وہ ہر حال میں اسی کا جمال دیکھ رہا ہے۔ ایسے بندے کا دل اگر تجلیات حق سے جل جائے تو کیا تعجب ہے؟ اور اگر وہ مست و بیخود ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قادر مطلق اس پر غیب کے پردے اٹھا دیتا ہے، پھر وہ کلام کرتا ہے تو اللہ کا اس کی زبان اللہ کے سوا کسی لفظ سے آشنا نہیں ہوتی ہے، وہ حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور اگر ٹھہرتا ہے تو اللہ کی مرضی سے مختصر یہ کہ وہ اللہ کے لئے ہے اور اللہ ہی کے ساتھ ہے۔"

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ تمام مشائخ بے چین ہوکر رونے لگے، پھر سب نے بیک زبان کہا۔ ''اے تاج العارفین! اس سے بڑھ کر عشق کی تعریف نہیں ہوسکتی، اللہ آپ کے کمالات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔''

☆☆☆☆☆☆

اسی سفرحج کا واقعہ ہے کہ ایک رات حضرت جنید بغدادیؒ تن تنہا طواف کعبہ کے لئے حاضر ہوئے تو اندھیرے میں ایک عورت بھی خانہ خدا کا طواف کررہی تھی، اچانک عورت کی پرسوز آواز اُبھری وہ طواف کے ساتھ کچھ عاشقانہ اشعار بھی پڑھتی جاتی تھی۔ حضرت جنید بغدادیؒ عورت کے اس عمل کو کچھ دیر تک برداشت کرتے رہے، پھر جب اس خاتون کی آواز طواف میں خلل انداز ہونے لگی تو آپ اس کے قریب پہنچے اور نہایت پرجلال لہجے میں فرمانے لگے۔

''اے بے خبر! تجھے اس مقدس ومحترم مقام پر اپنا ناپاک آرزوئیں بیان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔''

عورت نے معذرت کرنے کے بجائے اسی قسم کے چند اور عاشقانہ اشعار پڑھ دیئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ مزید کچھ کہنا چاہتے تھے کہ وہ عورت آپ سے پوچھنے لگی۔ ''میں کیا کررہی ہوں، اسے چھوڑو، تم یہ بتاؤ کہ خدا کا طواف کرتے ہو یا خانہ خدا کا؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے کسی تامل کے بغیر فرمایا۔ ''ہم اہل ایمان خانہ خدا کا طواف کرتے ہیں۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر عورت بے قرار ہوگئی اور اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت پرسوز لہجے میں کہا۔ سبحان اللہ! تیری مخلوق میں ایسے لوگ بھی ہیں، جو پتھر کی طرح بے حس ہیں اور پتھر کے گرد طواف کرتے ہیں، انہیں پتا کہ تیری مرضی کیا ہے اور تو ان سے کیا چاہتا ہے؟''

عورت کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ پر وجد کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ دنیا ومافیہا سے بے خبر ہوگئے، پھر جب ہوش آیا تو وہ عورت غائب تھی جس نے آپ کو بڑے مؤثر انداز میں توحید پرستی کا سبق دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

آٹھویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، ہ)

گڑیا کی ناگہانی وفات نے شہناز کی کمر توڑ ڈالی، یہ حادثہ بھی شہناز کے لئے پچھلے حادثوں کی طرح بہت بڑا تھا، اس حادثہ کو بھی عمر بھر بھلانا ممکن نہیں تھا، گڑیا شہناز کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی اور اس کے مرحوم شوہر کی خاص منظور نظر بھی تھی، گھر کے سبھی افراد اس پر اپنی جان چھڑکتے تھے، آج اس کی جدائی کا غم سبھی کے لئے بہت بڑا تھا۔ سہیل بہت افسردہ تھا اور بہت شرمندہ بھی تھا، گڑیا کے معاملہ میں وہ خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا، اس کی سوچ یہ تھی کہ اس نے جنات کے اثرات کو ایک طویل عرصہ تک لایعنی بات سمجھا اور گڑیا کے علاج کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں دی اور جب اسے اثرات باتوں کا کچھ یقین آیا تو اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی اور جنات نے اس کو حسب وعدہ ختم کر دیا تھا۔ سہیل کو یقین تھا کہ گڑیا کی موت جنات کی کارستانیوں کا نتیجہ ہے، آج اس کے دل پر غموں کے پہاڑ ٹوٹ گئے، نشاء کی جدائی کے ساتھ ساتھ گڑیا کی بھی جدائی اس کے لئے قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھی لیکن انسان پر کچھ بھی گزرے زندگی کا بوجھ تو اسے اٹھانا ہی پڑتا ہے۔

نشا کی رخصت پر سردار صاحب بہت اُداس تھے وہ اپنے اصولوں کے پکے تھے، اپنی روایتوں اور اپنی عادتوں سے اِدھر اُدھر ہونے کو وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے، لیکن نشا کی رخصتی پر انہیں نشا کی جدائی کے غم کے ساتھ سہیل کا بھی غم تھا، وہ بار بار سہیل کو بہ نظر شفقت دیکھ رہے تھے، جب نشا رخصت ہوگئی اور گڑیا کا جنازہ بھی اگلے دن قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا تو سردار صاحب کی حالت غیر ہوگئی تھی، ان کے پورے جسم میں لرزہ طاری ہو گیا تھا، وہ قوی اعضاء کے انسان تھے اور پچپن سال میں بھی پوری طرح تندرست دکھائی دیتے تھے لیکن اس دن ان کے ہاتھ پیروں میں دم نہیں تھا، ان کی آنکھوں میں کبھی ایک آنسو بھی نظر نہیں آتا تھا، بڑے بڑے صدمات کو وہ ہنستے ہوئے جھیل لیتے تھے، لیکن گڑیا کا جنازہ رخصت کرتے وقت وہ بری طرح کانپ رہے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ انہوں نے شہناز کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ شنو صبر سے کام لینا، بچوں کو بھی صبر کی تلقین کرنا، ہم نے گڑیا کے اثرات کو سنجیدگی سے نہیں لیا، ہم بھی قصوروار ہیں، اس وقت انہوں نے سہیل کو بھی لپٹا کر پیار کیا اور اس کو بھی صبر وضبط کی تلقین کی۔

دن تو گزر ہی جاتے ہیں، لیل ونہار کی گردش کہاں رُکتی ہے، کچھ دن رو پیٹ کر سب اپنے اپنے دھندوں میں لگ گئے۔ سہیل اور اس کی بہنیں بھی رونے اور تڑپنے کی رسم ادا کر کے آپس میں ہنسنے بولنے پر مجبور ہوگئیں۔ اس دوران نشا بھی شہناز کے گھر آئی اور کافی دیر تک وہ شہناز سے گڑیا کی باتیں کرتی رہی اور رو رو کر گڑیا کو یاد کرتی رہی، اس نے تنہائی

میں اپنی پھوپھی سے کچھ اور باتیں بھی کیں جن کی خبر گڑیا کی بہنوں کو نہیں ہوسکی۔ اتفاقاً اس سہیل کو سرور صاحب نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا، اس لئے اس کی ملاقات نشا سے نہ ہوسکی، نشا کے چلے جانے کے بعد جب سہیل گھر واپس ہوا تو اس نے اپنی ماں کو بہت اُداس پایا، اس نے محسوس کیا کہ شہناز حد سے زیادہ افسردہ ہے، اس نے اپنی افسردگی کی وجہ معلوم کی۔ شہناز نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بے اختیار رو پڑی اور اتنا روئی کہ اس کی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے، جب وہ روتے روتے بے قابو ہوگئی تو سہیل نے اس کی کولی بھرتے ہوئے کہا۔ امی مرنا جینا تو لگا ہی رہتا ہے اور کسی موت پر انسان رونے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے لیکن عمر بھر تو کوئی نہیں روتا، گڑیا کی وفات کا دکھ ہمیں بھی ہے لیکن ایک دوسرے کی خاطر ہمیں جینا بھی ہے اور ہنسنا بھی ہے، آپ اگر اس طرح روتی رہیں اور اسی طرح بلکتی رہیں تو بات کیسے بنے گی آپ تو اپنی صحت کو تباہ کرلیں گی اور اگر ہم نے بھی رونا اور بلکنا شروع کر دیا تو ہمیں کون سنبھالے گا۔

بیٹا مجھے گڑیا کی جدائی کا اتنا غم نہیں ہے۔'' شہناز نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔''

تو پھر آپ کس کے لئے اتنے ڈھیر سارے آنسو بہا رہی ہیں۔ ''سہیل نے پوچھا۔''

تھوڑی سی خاموش رہنے کے بعد اور اپنے ڈوپٹے سے اپنے آنسو پونچھنے کے بعد شہناز نے کہا کہ آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انسان لمحوں میں جو غلطی کرتا ہے اس کی سزائیں اس کو صدیوں تک بھگتنی پڑتی ہے۔

کیا مطلب؟'' مسکان بولی۔''

آج میرا دل بہت کٹا، آج مجھے اس بات کا بہت دکھ ہوا کہ میری خواہ مخواہ کی غیرت اور بے وجہ کی جھجک نے مجھے سرور بھائی سے شہناز کا ہاتھ مانگنے سے روکا، کاش میں تمہارے لئے نشا کو مانگ لیتی تو اتنے سارے دل ٹوٹنے سے محفوظ رہتے۔

اب جو ہوا سو ہوا۔'' سہیل نے غم سے بھری آواز میں کہا۔'' میں تو آپ کی خاطر اور اپنی پیاری پیاری بہنوں کی خاطر اسے بھولنے کی کوشش کر رہا ہوں اور نشا اپنی دنیا میں خوش بخوش ہے، اس کو ایک خوبصورت ساتھی مل گیا ہے، اسے اب سہیل زیادہ دنوں تک یاد نہیں رہے گا۔

تم غلط سمجھتے ہو، نشا تمہیں عمر بھر نہیں بھول سکتی، وہ بھول بھی جاتی اگر اس کو اس کا شوہر صحیح مل جاتا۔

امی! یہ تم کیا کہہ رہی ہو، سہیل شہناز کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا، وہ سراپا سوال بن گیا، اس نے اپنی ماں کی بھیگی ہوئی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا، نشا آئی تھی کچھ بتا رہی تھی کیا؟

نشا خوش نہیں ہے، اس کی زندگی برباد ہوگئی ہے، اس نے بتایا وہ بہت دکھی ہے۔

آخر کیوں؟'' مسکان اور عرشی نے ایک ساتھ کہا۔'' اور سہیل تو محوِ حیرت بنا رہا۔

تم بچے ہو، میں تمہیں کیا بتاؤں، شہناز بولی۔ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں ایک عورت کو جو کچھ اپنے شوہر سے چاہئے وہ اسے کبھی نہیں مل سکتا اور یہ ایسی بات ہے کہ نشا کسی سے صاف طور پر کہہ بھی نہیں سکتی، شاید اس کو ساری زندگی گھٹ گھٹ کر گزارنی پڑے گی۔ کاش مجھے اسے تمہارے لئے مانگ لیتی، نہ تمہارا دل ٹوٹتا نہ نشا کو عمر بھر کے صدمات برداشت کرنے پڑتے۔

اُدھر سرور صاحب بھی کئی دن سے بہت اُداس تھے، نشا گھر آئی ہوئی تھی، وہ بظاہر ہر وقت ہنستی رہتی تھی اس کی کھلکھلاہٹ ایک عام لڑکیوں کی طرح تھی جو شادی کے بعد اپنے مائیکہ میں ہنس ہنس کر اور کھلکھلا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ وہ سسرال میں بہت خوش ہیں لیکن ماں باپ کا دل تو ماں باپ کا ہی دل ہوتا ہے وہ ایسی بہت سی باتوں کو تاڑ لیتا ہے جن کو سمجھنے کے لئے الفاظ کا سہارا لینا نہیں پڑتا، آج صبح سرور صاحب نے اپنی بیوی ساجدہ سے کہا۔ بیگم مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہماری نشا خوش نہیں ہے۔

ہاں۔ ساجدہ نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔ مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ لیکن میں پوچھتی ہوں تو وہ کچھ نہیں بتاتی زیادہ پوچھتی ہوں تو رونے لگتی ہے۔

میرے نزدیک عارف کا مزاج بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔'' سرور صاحب نے کہا۔'' وہ ہمارے یہاں آتا جاتا بھی نہیں ہے اور ہمارے کسی بھی کام میں کسی بھی طرح کی دلچسپی کا اظہار بھی نہیں کرتا۔ میں ایک دن جب اس کو اپنی فیکٹری دکھا رہا تھا تو اس نے کسی بات کو دلچسپی کے ساتھ

نہیں سنا، حد تو یہ ہے کہ ابھی میں اس کو اپنے نئے منصوبوں سے آگاہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا، پاپا مجھے جانا ہے، میں پھر کبھی آپ کی باتیں سنوں گا۔ بیگم سچ جانو اس دن مجھے، بہت برا لگا، جب کہ دوبئی سے واپس آنے کے بعد سہیل نے ہماری ایک ایک بات کو پوری دلچسپی سے سنا اور ہماری فیکٹری اور ہمارے پھیلے ہوئے کاموں کو دیکھ کر بار بار وہ یہ کہتا رہا کہ ماموں جان آپ اتنے بہت سارے کام اکیلے کس طرح سنبھالتے ہیں۔

سہیل تو ایک ہیرا ہے۔'' ساجدہ بولی۔''

اور اس ہیرے کو ہم نے خود ہی کھو دیا ہے۔'' آج جو سرور صاحب کی زبان پر یہ بات آ ہی گئی۔''

کیا آپ پچھتا رہے ہیں۔'' ساجدہ نے پوچھا۔''

جی ہاں۔ مجھے دکھ ہے کہ میں نے اپنے فیصلے پر نظر ثانی نہیں کی، مجھے سہیل پر رحم آتا ہے، میں نے اپنی بیٹی کا دل بھی توڑا، مجھے پہلی بار یہ محسوس ہو رہا ہے کہ انسان کی انا اور اس کے اصول کبھی کبھی اس کے لئے وجہ مصیبت بن جاتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری پیاری سی بیٹی کو وہ خوشی نہیں ملی ہے جو ہر لڑکی کا پیدائشی حق ہے وہ ہنستی ہے، قہقہے لگاتی ہے لیکن اس کی ہنسی اور اس کے قہقہوں کے پیچھے مجھے کوئی غم کروٹیں لیتا ہوا نظر آتا ہے، خیر بیگم! برا ہوا جو کچھ ہوا، لیکن تم یہ جاننے کی کوشش ضرور کرنا کہ ہماری بیٹی اپنی سسرال میں خوش بھی ہے یا نہیں۔

وہ آپ کی بیٹی ہے۔'' ساجدہ نے غمگین لہجہ میں کہا۔'' مرتے مرجائے گی لیکن کوئی بات نہیں بتائے گی، پھر بھی میں اس سے پوچھنے کی کوشش کروں گی۔

ابھی ساجدہ کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ کمرے میں نشا داخل ہوئی، آج اس نے نیلے رنگ کا غرارے کا سوٹ پہن رکھا تھا، وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی، اسے دیکھ کر سرور صاحب بولے، آؤ بیٹا بہت عمر ہوگی تمہاری، ابھی تمہارا ہی ذکر چل رہا تھا۔

تمہارے پاپا کہہ رہے تھے کہ تم کچھ کھوئی کھوئی نظر آ رہی ہو۔ ''ساجدہ نے بات بتائی۔

نہیں پاپا۔ میں تو آپ کی دعاؤں سے بہت خوش ہوں، عارف بہت اچھے ہیں اور ان کے گھر والے بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

پاپا آپ یقین رکھیں کہ میں آپ کے فیصلہ کا تمام عمر احترام کروں گی۔

ہمیں تم سے یہی امید بھی ہے۔'' سرور صاحب نے کہا۔'' لیکن اگر زندگی میں کوئی بات تمہاری منشا کے خلاف ہو تو مجھے ضرور بتا دینا، ماں باپ کو اپنا ہمدرد سمجھنا، اگر تم اپنا دکھ، اپنا غم ماں باپ کو بتاؤ گی تو صحیح مشورہ کسی کے بھی بارے میں تمہارے ماں باپ ہی دے سکتے ہیں۔

میں جانتی ہوں۔'' نشا نے کہا'' ماں باپ اولاد کے لئے مخلص بھی ہوتے ہیں اور اچھے مشیر بھی، ان کی خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے لیکن پاپا ماں باپ اولاد کی اچھی تقدیر نہیں بن سکتے۔ کاتب تقدیر کا قلم ماں باپ کے جذبات و احساسات کا لحاظ کر کے نہیں چلتا، اس لئے تقدیر کے لکھے ہوئے غم جھیلنے ہی پڑتے ہیں۔

تو پھر ہماری یہ سوچ صحیح ہے کہ تم کسی بنا پر غم زدہ ہو۔

نہیں، میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے مجھے دنیا کی تمام نعمتیں دیں مجھے آپ نے سونے کے اتنے زیور بنا دیئے کہ میں سر سے پیر تک پیلی ہوگئی، آپ نے مجھے سب کچھ تو دیدیا۔

اور عارف؟'' سرور صاحب نے نشا کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔''

نشا نے ایک ٹھنڈا سانس لیا پھر بولی۔ عارف بھی ٹھیک ہی ہیں، صحت مند ہیں، دیکھنے میں خوبصورت ہیں اور مجھ سے محبت بھی کرتے ہیں۔

پھر تم اُداس کیوں ہو؟'' ساجدہ نے پوچھا۔''

کون کہتا ہے کہ میں اُداس ہوں۔'' نشا بولی'' صبح سے شام تک میں سیکڑوں بار ہنستی ہوں اور ہزار بار قہقہہ لگاتی ہوں۔

لیکن ہمارا دل یہ کہتا ہے کہ کوئی غم ہے، جس پر تم پردے ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

نہیں امی، مجھے کوئی غم نہیں ہے، آپ دونوں خواہ مخواہ فکر مند نہ ہوں، نشا کی آنکھیں نم ہوگئیں اور وہ اٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد سرور صاحب نے کہا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اپنی سسرال میں خوش ہے؟

مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ خوش ہے لیکن یہ صحیح بات ہمیں نہیں بتائے گی اس کے لئے ہمیں اور کوئی راستہ اختیار کرنا پڑے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی شادی سہیل ہی سے ہونی چاہئے تھی، سب کچھ معلوم ہونے کے

بعد بھی ہم نے اس کو دوسری جگہ بیاہ دیا یہ اس کے لئے سب سے بڑا ظلم تھا لیکن یہ ہماری عزت وآبرو کی خاطر ہنسی خوشی یہ غم سہہ گئی، بس اب دعا کیجئے کہ آگے ٹھیک ہی رہے، مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کسی وجہ سے عارف سے اس کا دل نہیں مل رہا ہے۔

سہیل نے اپنی امی کی زبانی جب یہ سنا کہ نشا خوش نہیں ہے اور اس کو وہ خوشیاں نہیں ملیں جن کے خواب ہر لڑکی لڑکپن سے دیکھتی ہے تو اس کو بہت رنج ہوا، نشا کی جدائی اس کے لئے سوہان روح تھی لیکن وہ یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ نشا کو اچھا شوہر اور اچھی سسرال مل گئی ہے، وہ سوچتا تھا کہ غم تو میں جھیل لوں گا لیکن نشا کی زندگی میں کوئی غم نہیں آنا چاہئے، آج اپنی امی کی باتیں سن کر اس کو بہت بڑا دھکا لگا اور بار بار اس کو نشا کی یاد آنے لگی اور اس کا چہرہ سہیل کی نظروں میں گردش کرنے لگا۔ وہ اپنی ماں کی باتیں سن کر ایک عجیب سی الجھن کا شکار ہوگیا، اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے، اسی شام سرور صاحب نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے، اسی شہر میں کام کروگے یا ایک بار پھر دوبئی جاؤگے؟

سہیل نے کہا۔ ماموں جان، میرا دل نہیں لگ رہا ہے میں جلد ہی دوبئی جانا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ کچھ پیسے کما کر اپنی بہنوں کی اچھی جگہ شادی کردوں تاکہ امی بہنوں کے فرائض سے سبکدوش ہوجائیں۔

اور تمہاری شادی؟'' سرور نے سوالیہ نظروں سے سہیل کو دیکھا۔

ماموں جان، بس سمجھئے کہ میری شادی تو ہوگئی۔

وہ بھئی واہ، ہم ایسا کیسے سمجھ لیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے لئے لڑکی میں خود دیکھوں، اگر تمہاری اجازت ہو۔

ماموں جان، آپ تو میرے باپ کے درجہ میں ہیں، آپ کا مجھ سے کسی بھی بارے میں اجازت مانگنا میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہے، آپ تو کسی بھی بارے میں مجھے اپنا حکم سنا سکتے ہیں، میں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے میں کسی تامل کا اظہار نہیں کروں گا۔ اپنے باپ کے فوت ہوجانے کے بعد میں نے تو آپ ہی کو اپنا باپ مانا ہے۔

سرور صاحب نے سہیل کے خلوص کے سامنے اس طرح گردن جھکالی جیسے وہ سہیل کے خلوص کے سامنے ہار گئے ہوں، انہیں اب آکر یہ اندازہ ہورہا تھا کہ سہیل ہی ان کا داماد بننے کا حق دار تھا لیکن اب کیا ہوسکتا تھا، اب تو جو ہونا تھا وہ ہوچکا تھا اب پچھتانے سے کچھ حاصل بھی نہیں تھا۔

میں جلد از جلد دوبئی جانا چاہتا ہوں۔'' سہیل نے کہا'' میں چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسہ کماؤں اور اپنی بہنوں کو اور اپنی والدہ کو کچھ خوشیاں دے سکوں۔ ماموں جان میری زندگی کا اصل مقصد اپنی ماں اور بہنوں کو خوش رکھنا ہے اور اس کے لئے مجھے اپنا وطن چھوڑنا ہی پڑے گا۔

میری خواہش تو یہ تھی کہ یہاں رہ کر تم میرا کام سنبھالو لیکن تمہاری خواہش کے سامنے میں اپنی خواہشیں پوری کرنے کی ضد نہیں کروں گا تم جو بہتر سمجھو کرو، میری دعائیں تمہارے ساتھ اور مجھ سے اگر تمہیں کسی طرح کی مدد درکار ہو تو بے تکلف بتادینا تم نے مجھے باپ کہا ہے تو مجھے اپنا باپ ہی سمجھنا، انشاء اللہ میں ہر وقت تمہاری ہر طرح کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔ کیوں کہ تمہارا تعاون کرنا میرا فرض منصبی ہے اور میں اس فرض سے بھی غفلت نہیں برتوں گا۔

سہیل، آؤ اندر آؤ، چائے پی کر جانا ہے۔'' ساجدہ نے کمرے میں داخل ہوکر کہا۔'' آجاؤ میں چائے بنارہی ہوں، سہیل کو اندر جانا پڑا، چائے نوشی کے دوران اس کی نظر نشا پر پڑی، نیلے جوڑے میں وہ کوہ قاف کی پری لگ رہی تھی، محبت بھی کیا چیز ہوتی ہے، یہ کسی بھی حسن میں دس گنا اضافہ کردیتی ہے۔ سہیل نے نشا کی ایک جھلک دیکھ کر اپنی آنکھیں جھکالیں لیکن اس نے نشا کی اُداسی کو بھانپ لیا۔ سہیل نے ایک بار پھر اس کے دیدار کے لئے اپنی نظروں کو اٹھایا لیکن نشا وہاں سے ہٹ چکی تھی، وہ یہ جانتی تھی کہ سہیل اس کی افسردگی کو تاڑ جائے گا اور پھر ہفتوں پریشان رہے گا اور نشا سہیل کو پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔

ساجدہ نے چائے نوشی کے دوران پوچھا۔ بیٹا کیا دوبئی جانے کا پکا ارادہ کرلیا ہے؟

سہیل نے کہا، ہاں ممانی جان، بہت رنگ رلیاں منالیں، سوچتا ہوں اب اپنی ذمہ داریوں کو ادا کروں پڑے پڑے اہدی سا ہوگیا ہوں۔

تم نے نشا کی شادی میں جو ہم لوگوں کا ہاتھ بٹایا وہ قابل قدر ہے، تمہارے ماموں تمہاری خدمتوں سے، بہت متاثر ہیں، جب بھی تمہارا ذکر ہوتا ہے تمہاری تعریفوں کے پل باندھتے ہیں۔

تم شادی کے بعد سے ابھی تک نشا سے نہیں ملے، جاؤ وہ کمرے میں اکیلی ہے اس سے اس کا حال چال پوچھ لو۔

ممانی جان۔ سہیل نے یہ کہہ کر حیرت سے اپنی ممانی کو دیکھا۔

جاؤ۔ میں اجازت دے رہی ہوں، مجھے تم دونوں پر بھروسہ بھی ہے، جاؤ کمرے میں جاؤ۔

سہیل لڑکھڑاتے قدموں سے نشا کے کمرے میں پہنچ گیا، نشا نے سر جھکا کر ہاتھ کے اشارے سے سہیل کو سلام کیا اور بہت ہی آہستہ سے کہا، بے نصیب تشریف لائیں۔

مجھے خود ممانی نے بھیجا ہے۔

تو کیا ہوا؟ ہمارا تمہارا ایک ہی رشتہ تو نہیں تھا۔

کیسی ہو؟

کیسا ہونا چاہئے۔

خوش ہو؟

خوشی کس چیز کا نام ہے؟ اگر اچھے کپڑوں کا نام ہے تو دیکھ لو میں نے کتنے اچھے کپڑے پہن رکھے ہیں اگر جسم پر زیور لادنے کا نام ہے تو دیکھو میں نے کتنے سارے زیور بھی پہن رکھے ہیں، اگر اچھا کھانے پینے کا نام ہے تو صبح ناشتے میں ممی نے اتنی ساری چیزیں کھلادی ہیں کہ بس اللہ کی پناہ، اور اگر خوشی..........

خوشی نام ہے دل کے اطمینان وسکون کا، سہیل نے نشا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ روح کی گہرائیوں میں مچلنے والی اُن مسکراہٹوں کا جو کسی کو نظر نہیں آئیں لیکن انسان کی مسرتوں کا سب سے بڑا ثبوت ہوتی ہیں۔

سہیل، دل اور روح تو جب خوش ہوتے ہیں جب انسان کی دلی آرزوئیں پوری ہوجائیں، جب اس کے ارمانوں کے سر پر خوشیوں کا سہرا بندھ جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو انسان کا دل کیسے خوش ہوگا، باقی دنیا کی ساری رسمیں تو انسان کو ہر حال میں ادا کرنی ہی پڑتی ہیں۔ سہیل کبھی کبھی تو دلہن کو سرخ جوڑا کفن کی طرح محسوس ہوتا ہے اور کمرہ سہاگ رات جو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگے قمقموں سے سجایا جاتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے یہ ایک قبر ہے اور اسی خوبصورت قبر میں انسان کی زندگی بھر کے سارے ارمان اور ساری خواہشیں دفن ہونے جارہی ہیں۔

تم ایسی باتیں کیوں کررہی ہوں؟

میں جانتی ہوں کہ سچ کسی سے برداشت نہیں ہوتا، کیوں کہ سچ کڑوا ہوتا ہے اور کڑوی چیز کسے اچھی لگتی ہے۔

نشا! میں کتنا بد نصیب ہوں۔'' سہیل نے کہا۔'' میں نے اپنی ہر خوشی کا گلا گھونٹ دیا تھا، محض اس لئے کہ میرے گھر والے اور تم خوش رہو اور تمہاری زندگی غموں سے دور رہے، تماری شادی پر میں نے سوچا تھا کہ میری جدائی کا احساس تمہیں وقتی طور پر رنجیدہ رکھے گا اس کے بعد تمہیں نئے گھر میں جاکر وہ تمام خوشیاں میسر آئیں گی جن خوشیوں کی خواہش ایک لڑکی کو اس وقت سے ہوتی ہے جب اس کے گڑیوں سے کھیلنے کے دن ہوتے ہیں لیکن آج تمہاری باتوں سے مجھے یہ اندازہ ہورہا ہے کہ شاید تمہیں..........

سہیل۔'' نشا نے سہیل کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔'' تم میری چنتا چھوڑو، تمہیں زندہ رہنا ہے، زندہ رہنے کا مظاہرہ کرنا ہے، ہر قدم پر اس عورت کے لئے جس کا نام شہناز ہے اور جس نے اپنی غمناک زندگی میں صرف اور صرف تم سے ہی اپنی ساری امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور تمہاری معصوم بہنیں جنہوں نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اگر خوشیوں کی کوئی آس رکھی ہے تو صرف تماری ذات سے۔ اگر تم نے اپنے ارادوں میں اپنے جوش اور اپنے استحکام کو باقی نہیں رکھا تو تمہارے گھر والے جیتے جی مرجائیں گے۔

نشا، یہ سب کچھ کہتے ہوئے جذباتی ہوگئی تھی، وہ ابھی کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی کہ اچانک ساجدہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے آکر بتایا، سہیل تم فوراً گھر پہنچو۔ ساجدہ نے فون کرکے تمہیں بلایا، شاید گھر میں کوئی حادثہ ہوا ہے۔

سہیل یہ سنتے ہی کمرے سے نکل گیا اور وہ اپنے گھر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ گھر میں خون ہی خون بکھرا ہوا ہے اور اس کی امی عرشی کو لپٹی ہوئی ہیں، عرشی تقریباً بے ہوش تھی، شہناز زار و قطار رورہی تھی اس نے کانپتے ہوئے لب ولہجہ میں سہیل سے کہا، جس طرح کے دورے گڑیا کو پڑتے تھے اسی طرح کا دورہ اس عرشی کو بھی پڑا اور اس پر کوئی چیز حاضر ہوکر بول رہی تھی کہ ایک کو تو ہم لے گئے ہیں اب ہم دوسروں کو لے کر جائیں گے۔

سہیل نے دیکھا، عرشی کا جسم بالکل ٹھنڈا تھا اور گھر میں خون کی بارش ہوئی تھی، پورے صحن میں اس طرح خون پھیلا ہوا تھا جیسے سیکڑوں جانور ذبح کئے گئے ہوں۔ (باقی آئندہ)

نظر لگ جانا

جانوروں پر نظر

اگر گائے، بیل، بھینس، گھوڑے، اورنٹ، بکری یا بھیڑ پر نظر لگ گئی ہو جس سے جانور کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اس کی تازگی ختم ہوگئی ہے اور جانور ست ہوگیا ہو یا سواری سے انکار کرتا ہو تو ایک پاؤ گیہوں کا آٹا لے کر اس کو گوندلے اور اس کا پیڑاہ بنالے اس پر سات بار باوضو الحمد شریف، آیۃ الکرسی سات بار، قل یا ایھا الکافرون سات بار قل ھو اللہ احد سات بار قل اعوذ برب الفلق سات بار، قل اعوذ برب الناس سات بار، پڑھ کر اس آٹے پر دم کر کے اس آٹے کو پیڑے پر پھونک مارد ے اور جانور کو کھلادے انشاء اللہ نظر بد دور ہو جائے گی۔

نظر کی شناخت

نظر کا علاج اور پہچان کہ آیا مریض کو نظر لگی ہے یا کوئی بیماری پیدا ہوئی ہے۔ ایک انڈہ مرغی کا لے کر اس پر یہ کلمات سات جگہ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ تَسْلِیْمًامَدحَ فَرَعَ اور پھر انڈہ کو اپنی ہتھیلی میں لے کر اس کے نیچے سبز دھنیہ خشک کے ہوئے کی دھونی آگ جلا کر دیں اور دھونی دیتے وقت قل ھو اللہ احد کی پوری آیت پڑھتے رہیں انڈہ جب از خود کھڑا ہو جائے تو پھر اس انڈے کو توڑ دیں، اس کے اندر سے خون کے سرخ نقطے نظر آئیں تو جان لیں کہ نظر لگی ہے اسی انڈہ کی زردی میں تھوڑی سی لے کر نظر لگے ہوئے کے ماتھے (پیشانی) پر مالش کریں اس وقت اچھا ہو جائیگا۔

برائے نظر بد

اگر کسی بچے کو بار بار نظر لگتی ہو یا بار بار بیمار ہوتا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل کلمات باوضو ایک کاغذ پر لکھ کر موم جامہ کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بچہ کو نظر بد اور بار بار بیمار ہونے سے محفوظ رہیگا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝

انسان اور جانور سے نظر بد دور کرنا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (القلم) پاک پانی لے کر اس پر یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں مریض کو کہیں کہ وہ اس پانی میں سے نو گھونٹ پیے اور ہر گھونٹ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ باقی بالٹی یا کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں اور پانی ملا کر پورے جسم پر بہالے انشاء اللہ سخت سے سخت نظر دور ہو جائے گی۔ یہ عمل جانوروں پر بھی کیا جاسکتا ہے انہیں پانی پر دم کر کے پانی پلایا جائے۔ نیز جس پر نظر لگی ہو اس پر یہ آیات پڑھ کر دم بھی کیا جاسکتا ہے انسان ہو یا جانور نیز وہ جنہیں اکثر و بیشتر نظر لگ جاتی ہے انہیں یہ آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

نظر بد کا علاج

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّ وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا.

یہ دعا سات بار پڑھ کر دم کریں بے حد نافع ہے۔

نظر بد کا مسنون علاج

جس کی نظر لگی ہو وہ وضو کر کے استعمال شدہ پانی اس شخص پر چھڑکے جسے نظر لگی ہو ویسے بھی وضو کا پانی چھڑکنے سے نظر کا علاج ہو جاتا ہے۔

گجرات تجربہ گاہ کی کسوٹی پر اب پورا ہندوستان

تبسم فاطمہ

۲۰۰۳ء میں گجرات خوف و دہشت کی پہلی مسلم مخالف لیباریٹری بن کر سامنے آیا۔ اس وقت مودی کی مخالفت این ڈی اے میں بھی ہوئی اور میڈیا نے بھی کھل کر گجرات کے معصوم مقتول مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ مگر تب امید نہیں تھی کہ گجرات کا تجربہ اتنا ہٹ ثابت ہوگا کہ مودی اس ملک کے ہیرو بن جائیں گے۔ اور ایک دن اسی ہٹ فارمولے کی بنا پر وزیر اعظم کا تاج ان کے سر پر ہوگا۔ بارہ برس قبل جو میڈیا مودی کے خلاف تھا وہی میڈیا مودی کے اشاروں پر ناچنے لگے گا۔ ایک بنیادی سوال ہے کہ آج جس طرح کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ کیا یہ محض دو برس کی پیداوار ہیں؟ اس کا سیدھا جواب ہے، نہیں۔ اس کا ایک جواب آج بھی ملک کی تقسیم اور پاکستان سے وابستہ ہے۔ جبکہ آزادی کے بعد پیدا ہونے والی نسلیں بھی بزرگ ہو چکی ہیں اور نئی نسل ملک کی غلامی اور جنگ آزادی سے اس حد تک واقف نہیں، جس حد تک ہونا چاہئے۔ یہ ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو خطرناک ہے۔ آئین اور جمہوریت اقلیتوں کو کمزور کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ راشٹرواد اور حب الوطنی کے جذبوں کی نمائش کا کھیل ان دنوں زوروں پر ہے۔ جے این یو کے بعد اب یہی قصہ این آئی ٹی کشمیر میں دوہرایا جارہا ہے۔ مودی حکومت کے کچھ وزیر اس بات کو دہرا چکے ہیں کہ حب الوطنی کا اظہار ضروری نہیں۔ خود یہی بات آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت بھی اٹھا چکے ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ یہ آگ بڑھتی چلی جارہی ہے اور حکومت خاموش ہے۔ ان آئی ٹی کشمیری کے طلباء پر پہلی بار نقاب یا حجاب لگا کر اپنا بیان دے رہے ہیں۔ انہیں خدشہ اس بات کا ہے کہ معاملہ کو سیاسی رنگ دے کر کہیں انہیں دیش دروہی، مجرموں کی قطار میں نہ کھڑا کر دیا جائے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ یہ معاملہ کسی بھی دوسرے سیاسی معاملے سے زیادہ حساس اور سنگین ہے۔

مودی تجربہ گاہ کو مضبوط بنانے کا کام کانگریس نے کیا۔ کانگریس کی سیاسی حکمت عملی یہ تھی کہ مسلمانوں کا شکار بھی کرو اور ان کی حمایت بھی کرو۔ نام نہاد سیکولر کردار کو بحال رکھنے اور ووٹ بینک کے لئے کانگریس مسلمانوں کو اپنا مہرہ بنایا۔ کانگریس مسلمانوں کے لئے درد مندی اور ہمدردی کا مظاہرہ تو کرتی رہی لیکن کبھی بھی مسلمانوں کا مستقبل سنوارنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے سے کتراتی رہی۔ نہرو نے 1950 میں ریزرویشن سے بھی مسلمانوں کو کنارے کر دیا۔ آزادی کے بعد ہونے والے چھوٹے بڑے فرقہ وارانہ فسادات میں کانگریس کے کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کانگریس کی ہارڈ کور سیاست یہ تھی کہ مسلمان بھاجپا اور آر ایس ایس کے خوف سے کبھی اس خیمے میں نہیں جا سکتا۔ اور اسی لئے کبھی رنگناتھ مشرا کمیشن اور کبھی سچر کمیٹی جیسے لالی پوپ سے مسلمانوں کو بہلانے کی کوشش کرتی رہی۔ کبھی کسی کمیٹی یا کمیشن پر عمل نہیں ہوا بلکہ نفسیاتی رد عمل کے طور پر مسلمانوں کی بڑی آبادی میں یہ سوچ کر سناٹا چھا گیا کہ ان کی حالت تو دلتوں سے بدتر ہے۔ غور کریں تو آزادی کے بعد سے لے کر اب تک سیاسی پارٹیوں کے نشانہ پر مسلمان ہے۔ کانگریس نے مسلمانوں کو پیچھے سے ٹارگیٹ کیا اور مودی نے سامنے سے۔ پہلے بھی نقصان مسلمانوں کا ہوا اور اب بھی کانگریس کی غلطیوں کا خمیازہ مسلمان ہی اٹھا رہے ہیں۔ کانگریس نرم ہندوتو کا تجربہ کرتی رہی مودی نے گجرات تجربہ گاہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گرم ہندوتو اور راشٹرواد کا تجربہ شروع کیا جواب خوفناک شکل اختیار کر چکا ہے۔

جھارکھنڈ، بنگلور اور اب دلی میں مدرسہ کے طلباء کو بھارت ماتا کی جے نہ کہنے پر تشدد کا نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ محمد اخلاق کے بیف تنازعہ سے راشٹرواد کی نئی چکی تک اگر کوئی پس رہا ہے تو وہ مسلمان ہے۔ نشانہ دلتوں پر بھی ہے مگر اصل نشانہ کی زد میں ہندوستانی مسلمان ہیں۔

پاکستان میں ہونے والے تشدد کے واقعات ، داعش کے حملے اور اشتعال انگیز بیانات، امریکی صدراتی امیدوار ٹرمپ کی مسلمانوں کے خلاف بدزبانی آگ میں گھی ڈالنے کا کام کررہی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ ان معاملات کواس لئے بھی اچھالا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے دہشت گرد ہونے کے زیادہ سے زیادہ ثبوت جمع کئے جاسکیں۔ اور حالیہ راشٹرواد کی بحث چھیڑکر یہ بتانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ دراصل مسلمانوں کے اندر حب الوطنی کا کوئی بھی جذبہ نہیں ہے۔ اویسی نے کوئی غلط بیان نہیں دیا مگر اویسی کے بہانے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے گھیرنے کی قواعد شروع ہوئی۔ پارلیامنٹ سے لے کر عام اجلاس میں مودی جیٹلی، راج ناتھ سنگھ بھارت ماتا کی جئے کا نیا شگوفہ چھوڑنے میں کامیاب رہے ہیں۔ وقف کونسل کی سالانہ میٹنگ میں مختار عباس نقوی نے بھی اس بات پرزوردیا کہ بھارماتا کی جئے بولنا ہماراجنون ہونا چاہئے، یہ جنون رنگ دکھا رہاہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمان دیوی دیوتاؤ کی پوجا کوگناہ تصورت کرتے ہیں اور جب بھارماتا کا باضابطہ کئی جگہوں پرمندر بنایاجاچکا ہے تو مسلمان کبھی بھی دیوی یاماتا کی جے کا نعرہ نہیں لگاسکتے۔ راشٹرواد کی روٹیاں سینکنے اور مسلمانوں کی حب الوطنی پرشک کرنے کے لیے یہ بہترموقع ہے جس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش ہورہی ہے۔ جس طرح انگریز فرنگی جھنڈے کوسلام نہ کرنے پر ہندوستانیوں پرظلم وستم کے پہاڑتوڑاکرتے تھے، اسی طرح بھارت ماتا کی جئے نہ بولنے کی صورت میں ہندوستانی مسلمانوں پر ہونے والے تشدد کی نئی روایت شروع ہوچکی ہے۔ ٹویٹر پرامت جانی نام کے شخص نے کنہیااور خالد کو جے این یو میں داخل ہو کرہلاک کرنے کی بات لکھی۔ فیس بک اور سوشل ویب سائٹس پر اشتعال انگیزتحریروں کی باڑھ آچکی ہے۔ اگراس طرح کی باتیں کوئی مسلمان لکھتا تووہ کب کا حراست میں لیاجاچکا ہوتا۔ پولس اور حکومت خاموش ہے تو اس ملی بھگت سے کون انکار کرسکتا ہے۔؟ ۱۹۹۶ء میں بھاجپا کے قومی اجلاس میں کہا گیا تھا، ان ڈی اے کے ایجنڈے کے سوا بھاجپا کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے اور اسی لئے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر یکساں سول کوڈ اور آرٹیکل ۳۷۰ کو کنارے کردیا گیا تھا۔ آر ایس ایس راشٹرواد کوملک کی سنسکرتی یعنی تہذیب کے ساتھ جوڑتی ہے۔ تہذیبی راشٹرواد کے نام پر یہ تمام قضیے آج پارٹی کی شناخت کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس لئے جے این یو میں فرضی نعروں کا معاملہ جب سامنے آیاتو راشٹرواد کا جن باہرآگیا۔ فرضی اسٹنگ آپریشن اورویڈیو سی ڈی پرچھیڑ چھاڑ کاالزام لگنے کے باوجوداس معاملے کوپارٹی اپنے حق میں استعمال کرتی رہی ہے۔ حالات اتنے مضحکہ خیز ہیں کہ جس کا کوئی حل نہیں۔ آپ کنہیا کا ساتھ دیتے ہیں تو دیش دروہی۔ آپ جے این یو معاملے پردلیل دیتے ہیں تو یہ قدم راشٹرواد کے خلاف مانا جائے گا۔ مسلمانوں نے اس تنازعہ کوخود سے دوررکھنا چاہاتو یہ بات بھی بھاجپائیوں کوہضم نہیں ہوئی۔

مودی نے پارٹی میٹنگ میں بھی اس بات کو دہرایا کہ راشٹرواد ہماری طاقت ہے اورہمیں اس کو لے آگے بڑھنا چاہیے۔ امت شاہ نے پارٹی کے گیارہ کروڑممبران سے راشٹرواد کے معاملہ کو آگے بڑھانے کی وکالت کی ہے۔ ٹویٹرفیس بک اور سوشل ویب سائٹس پر حب الوطنی کے معاملے کولے کرمسلمانوں کے لئے جس نفرت اورتشدد کامظاہرہ کیا جارہاہے اس کوسمجھنا مشکل نہیں ہے۔ دراصل گجرات تجربہ گاہ کی کسوٹی پراب پورا ہندوستان ہے۔ مسلمانوں کو ٹارگیٹ کرنے والے تجربوں نے آئین اور جمہوریت کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ منفی خبروں کو روکنے کے لئے باضابطہ میڈیا سیل بنائے گئے ہیں۔ کئی علاقوں میں ان ڈی ٹی وی پر پابندی لگادی گئی ہے۔ مودی حکومت میں سرکاری معلومات تک عوام کی رسائی محدود کرنے کی کوششیں تیز ہیں۔ ۹۹ رفیصد آرٹی آئی کی درخواستیں غیر قانونی جوزدے کر مسترد کری گئی ہیں۔ آپ کچھ پوچھ نہیں سکتے۔ کچھ جان نہیں سکتے۔ حکومت میڈیا کے ذریعہ جو دکھانا چاہتی ہے، آپ وہی دیکھنے پر مجبور ہیں۔ راشٹرواد کے نعروں کی گونج میں مسلمانوں کے کسی بھی احتجاج کی کوئی حیثیت نہیں رہی ہے۔ مودی حکومت جانتی ہے کہ اس تنازعہ کو ہوا دے کرآسانی سے مسلمانوں کوحاشیہ پرڈالا جاسکتا ہے اوراس کا فائدہ اگلے لوک سبھا انتخابات میں آسانی سے اٹھایا جاسکتا ہے۔ عالمی پیمانے پر مسلمانوں کے خلاف جولہر ہے، مودی حکومت اس کا فائدہ بھی اٹھانے کی کوشش کرے گی۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگاراور میڈیا سے وابستہ ہیں)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: وارانسی

نام: عبدالحمید خاں

نام والدین: زہرہ بیگم، سلطان احمد خاں

تاریخ پیدائش: ۱۹۸۰۔۳۔۱۹

قابلیت: ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حرف نقطے والے ہیں، باقی ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف خاکی، ۲ حرف بادی اور حرف آتشی ہیں۔ بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام میں ایک بھی حرف آبی موجود نہیں ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۶۹ ہیں۔ سات کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے۔ سات عدد کے حامل کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر سمندری طویل سفر کے مواقعات اس کو میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل علم کلام، فلسفہ، اور ادب وشاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے، اگر یہ شخص تصنیف وتالیف کی طرف رجحان رکھے تو جلد ترقی اور مقبولیت کی منزلیں تہہ کر لیتا ہے۔ اس شخص کے اندر ایک زبردست خامی ہوتی ہے، یہ شریفوں کو رذیل اور کمینوں کو عزت دار گردانتا ہے، اس کی قوت فیصلہ اکثر غلط ہوتی ہے، یہ خود کو معزز، عقل مند، اور صاحب اثر ورسوخ سمجھتا ہے، حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے اور بہت جلد غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۷ عدد کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا۔ سات عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی ایک گونہ دلچسپی ہوتی ہے لیکن مجموعی طور پر اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ زندگی عیش وعشرت کے ساتھ گزارتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کا ایک حصہ ہوتے ہیں، ان میں کاہلی کا مادّہ بھرا ہوتا ہے، ان کا مزاج سیمابی قسم کا ہوتا ہے، ان کی کیفیت دم میں تولہ دم میں ماشہ جیسی ہوتی ہے، یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں، اس لئے اچھی بری باتوں میں مبالغہ آمیزی کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ بہت کم پر قناعت کر لیتا ہے، لیکن کبھی کبھی کی حرص اس کو تباہی وبربادی کے آخری کناروں تک پہنچا دیتی ہے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تن تنہا رہ کر نئے حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات رہتی ہیں، ان میں وفاداری کا جذبہ بھی ہوتا ہے لیکن معمولی معمولی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور خواہ مخواہ اپنی روش بدل دیتے ہیں اور روش بدلنے کی وجہ سے انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہیں، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً نیک ہوتے ہیں، لیکن یہ اپنی زندگی میں بار بار انقلابات دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کی خوشیاں طویل المدت نہیں ہوتیں۔

۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دارومدار دوستوں پر ہوتا ہے، اگر دوست اچھے نصیب ہو جاتے ہیں تو ان کو سکون میسر رہتا ہے اور اگر دوست از راہ بدنصیبی غلط مل جاتے ہیں تو ان کی زندگی طوفانوں میں کسی کشتی کی طرح ہچکولے کھاتی رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، بلکہ ان میں سوچ وفکر کا مادّہ ہوتا ہے اور اسی مادّے کی بنا پر یہ لوگ

اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے اکثر یہ اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتا ہے اور خود کو احباب و اقارب کا نشانہ بنالیتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر و ضبط کا مادّہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے دہشت ہوتی ہے، البتہ آپ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہوں گے جو سنجیدگی اور سلیقہ سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ اگرچہ آپ اپنی زندگی میں بے اختلافات کا بار بار شکار ہوتے رہیں گے لیکن بہ ذات خود آپ امن اور عافیت پسند ہیں اور آپ کشمکش اور رسہ کشی کی زندگی سے محفوظ رہنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوں گے، آپ کے اندر بے شمار خوبیاں ہیں لیکن آپ پست ہمتی اور احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور پست ہمتی کی وجہ سے چونکہ آپ بروقت اقدام کرنے سے گریز کرتے ہیں اس لئے اکثر آپ خوشیوں اور عطایا سے محروم رہ جاتے ہیں، دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے اور اس فطرت کی وجہ سے اکثر آپ اچھے احباب سے دور ہوجاتے ہیں، آپ کے مزاج میں کسی قدر ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی آپ کے لئے اکثر نئے نئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو خون کے آنسو رلاتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو۔ ۴، ۵، ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں آپ کے ساتھ حالات کے تحت معاملہ کریں گے۔ ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن اعداد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور لوگوں سے آپ خود کو بچائیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد ہے اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پریشانی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہوتا ہے اگر وہ کسی جھیل، سمندر یا نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ اختیار کریں تو ان کے حق میں سودمند ہوتا ہے، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے احتراز کرنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات بطور خاص آپ کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے جمعرات کو اہمیت دیں۔ اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے البتہ بدھ اور جمعہ کو اپنے خاص کاموں سے اگر آپ پرہیز رکھیں تو آپ کے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ مونگا، پنا اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ خوش حالیوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

جنوری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی سی بھی کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو پیروں کی تکلیف، آنکھوں کی بیماری، آنتوں کی تکالیف، پھیپھڑوں اور جگر کی شکایات، اعصابی تناؤ اور قوت حافظہ کی کمی کی شکایت لاحق ہوسکتی ہے۔ آپ کو پھلوں کا جوس فائدہ پہنچائے گا، وقتاً فوقتاً اس کا استعمال کرتے رہیں، روزانہ سلاد میں پیاز اور کھیرے کا استعمال جاری رکھیں انشاء اللہ آپ کی صحت متاثر ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۵۷ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۲۲۳ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

۴۸	۶۲	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۴۹	۶۱
۵۳	۵۶	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۲	۵۷

آپ کے مبارک حرف چ اور د ہیں، ان حروف اور ان حروف کے فیملی حروف سے جو بھی چیزیں شروع ہوگئیں وہ آپ کو انشاءاللہ راس آئیں گی۔

چ کے فیملی حروف ج، ح، خ ہیں اور د کا فیملی حرف ذ ہے۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، آپ قانون کے اور پیٹ کے بہت کچے ہیں، لوگوں کی باتوں میں جلد آجاتے ہیں اور آسانی سے گمراہ بن جاتے ہیں، آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، کسی اور کا راز بھی محفوظ رکھنا آپ کے بس سے باہر ہے، اپنے راز از خود طشت از بام کرنے کی بنا پر آپ زندگی میں بار بار نقصان اٹھائیں گے اور ندامت وشرمندگی سے بھی دوچار ہوں گے، غیر معمولی خساروں سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے رازوں کو حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ھیں

نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی قوت برداشت مادہ، غور وفکر، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ھیں

بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی، پیٹ اور کانوں کا کچا پن وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، لیکن اچھے لوگ اس دنیا میں وہ کہلاتے ہیں کہ جن کی خوبیاں ان کی خامیوں سے زیادہ ہوں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی جدوجہد بھی کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		۳
۸		
		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ کی باتیں بہت لچھے دار قسم کی ہوتی ہیں، جنہیں سن کر لوگ متاثر ہوتے ہیں اور آپ کی باتوں کی وجہ سے لوگ آپ کے گرویدہ بن جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کے بارے میں حساس ہونا چاہئے اور دوسروں کے جذبوں اور سوچ وفکر کو اہمیت دینی چاہئے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوت بڑھی ہوئی ہے اور آپ بوقت ضرورت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایک ایسی طاقت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوتی ہے اور جو انسان کی باطنی قوت کی بھی غمازی کرتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات پر خوب چاق وچوبند رہتے ہیں، علمی کاموں میں غفلت کبھی کبھی آپ کو بڑے مسائل سے دوچار کردیتی ہے اور پیدا ہونے والے مسائل آپ کے لئے بہت سی الجھنوں کا باعث ثابت ہوتے ہیں۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو مسائل سے اکثر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ایک اعتبار سے پست ہمتی کی علامت ہے، جس سے احساس کمتری کی بھی بو آتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، شاید آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہوتا ہے اور آپ کسی بھی وقت کسی وہم کا شکار بھی ہوسکتے ہیں اور آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ وہم کا علاج تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ

حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت سے وحشت ہوتی ہے اور بدبو سے بھی بے حد نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو آپ محبوب رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا دوبار آنا اس بات کی علامت بھی ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ خیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور محبت آپ کی کمزوری بھی ہے، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے احباب واقارب میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، زندگی میں بے شمار انقلابات کے باوجود آپ کا سر ہمیشہ اپنے ہم عصروں میں اونچا رہے گا۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو زندگی کے ادھورے پن کی طرف اشارہ کرتی ہے اور درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کا خالی ہونا اس بات کی علامت ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ کرنے کا رجحان موجود ہے اگرچہ آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ نہیں کہہ پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کریں گے لیکن یہ آپ کے لئے مناسب نہیں ہے، آپ کے اندر بہت سی خوبیاں موجود ہیں، آپ اپنے مسائل میں کسی دوسرے کے محتاج نہیں ہیں، آپ دوسروں سے امیدیں باندھ کر زندگی میں کئی بار صدمات سے دوچار ہوں گے اور آپ کی جب امیدوں پر پانی پھرے گا تو آپ کو بہت رنج ہوگا اور آپ کی روح تڑپ اٹھے گی۔

آپ کی تصویر آپ کی شرافت، آپ کی خودداری اور آپ کی انفرادیت کی غمازی کرتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ آپ کے اندر خود اعتماد بن سکنے کا حوصلہ موجود ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی پراسرار شخصیت کو واضح کرتے ہیں۔

اس کالم میں آپ کی شخصیت کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے آپ کو اس سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے اگر اس کالم کو پڑھ کر آپ نے اپنی کمیوں کو دور کر کے اپنی اچھائیوں میں اضافہ کرلیا تو ہماری محنت ٹھکانے لگ جائے گی اور آپ مزید سرخرو ہو جائیں گے۔ ☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ایک دن علی الصبح جب کہ میں بہ ہوش وحواس بستر پر اظہار سستی کے مزے لوٹ رہا تھا اور حسب معمول فجر کی نماز قضا ہو چکی تھی۔ بانو نے تین بار مجھے بستر سے اٹھنے کی آواز لگائی لیکن میں نے حسب عادت اس کی آواز کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا، تیسری آواز لگانے کے بعد بانو کمرے میں آکر بولی، میں محسوس کر رہی ہوں کہ آپ کی دلچسپی جس قدر صوفیوں سے بڑھتی جارہی ہے اسی قدر آپ عبادتوں سے بیزار سے ہوتے جارہے ہیں۔ اس ہفتے میں آپ ایک بار بھی فجر کی نماز ادا نہ پڑھ سکے۔ میں اچھا خاصا اپنی سستی سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ بانو نے آکر مزہ کرکرا کر دیا، میں نے برجستہ اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”بیگم! تم صوفیوں کی تاریخ سے نابلد ہو، تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ نماز روزے اللہ میاں کے عام بندوں کے لئے ضروری ہیں، رہے وہ صوفیاء کرام کہ جن کے اگلے پچھلے گناہ ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی معاف کردیے جاتے ہیں اور ان کے چاہنے والوں کی بھی چھوٹی بڑی خطائیں مطلقاً معاف کردی جاتی ہیں، ان پر نماز روزے کی پابندیاں عائد نہیں کی گئی ہیں، میں ایسے کئی صوفیوں سے واقف ہوں جو ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھتے تھے لیکن ان کا مقام عالم برزخ میں درجنوں نمازیوں سے بہت بلند تھا۔

تب ہی تو بھائی صاحب کہتے ہیں۔“ بانو نے اپنا سینہ پھلا کر کہا“ کہ غلط دوستوں میں بیٹھ کر ابوالخیال کی ذہنیت خراب ہوتی جارہی ہے۔

تمہارے بھائی صاحب عرف حسن الہاشمی خود صوفیوں کے مخالف ہیں، ان بے چاروں کو اس بات کی خبر ہی نہیں کہ صوفیوں کی اڑان کونسے آسمان تک ہے، وہ صوفیوں کے خلاف اتنا بولتے ہیں کہ مجھے ان پر رحم سا آنے لگتا ہے کہ نہ جانے کسی صوفی کی بددعا انہیں ان کی اوقات یاد دلادے اور وہ نہ جانے کب الٹے منہ گر پڑیں۔

اچھا اب اٹھ جاؤ اور فجر کی نماز کم سے کم قضا تو پڑھ لو۔ بانو یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی، میں بھی بستر سے اٹھ تو گیا لیکن معاً مجھے یہ خیال آیا کہ مجھے صوفیوں پر ریسرچ کرنی چاہئے، مجھے صوفیوں کا پورا بائی ڈاٹا اس دنیا کے سامنے رکھنا چاہئے جو صوفیوں سے خواہ مخواہ بدظن ہے۔ اس کے بعد میں نے نماز فجر تو جیسی پڑھنی چاہئے پڑھ لی، لیکن میں ناشتے کی میز پر بیٹھ کر بولا۔ بیگم میرے دل میں ابھی ابھی ایک نیک کام کرنے کا جذبہ منجانب اللہ پیدا ہوا ہے اور مجھے اس جذبے کو تکمیل تک پہنچانے میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

جذبہ! کیسا جذبہ؟

بیگم! خدارا مجھے اس طرح گھور کر مت دیکھو، میں خطا کار سہی، تمہارے نزدیک طفلِ مکتب سہی، بہ اعتبار عقل نابالغ سہی لیکن میں باضابطہ تمہارا شوہر ہوں اور مجازی خدا ہونے کا مجھے سرٹیفکیٹ حاصل ہے، کچھ بتاؤ تو سہی۔“ بانو کے لہجہ میں جھلاہٹ تھی“ یا بس یوں ہی بچکانہ قسم کے ڈائیلاگ بولتے ہوں گے۔

کیا بتاؤں! موڈ تو پہلے ہی خراب کر دیتی ہو، کبھی کبھی تو مجھے یہ شک ہونے لگتا ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی ہیں بھی یا نہیں۔

یہ کیا بات ہوئی؟ اس نے مجھے پھر گھور کر دیکھا۔

جب تک مجھے اس طرح گھور کر دیکھتی رہوگی کہ جیسے میں تمہارا شوہر نہیں کوئی مردار قسم کا چوہا ہوں اور جیسے تم میری بیوی نہیں بلکہ کوئی ایسی بلی ہو جسے ایک سال سے کھانے کی کوئی چیز نصیب نہیں ہوئی ہے تو میں اپنا مدعا کیا بیان کر سکوں گا، کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ تم میرے پہلو میں بیٹھ کر بہ اندازِ دلبرانہ کہو۔ میرے سرتاج بولو آپ کی خواہش کیا ہے اور آپ کے زخمی جذبات اور احساسات کی مرہم پٹی میں کیسے کرسکتی ہوں، لاحول ولاقوۃ، میری زبان سے کیا کیا نکل جاتا ہے۔ اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔

نہ جانے کیوں، بانو بھی مسکرادی، مجھے اطمینان سا ہوا، میں نے موقع غنیمت جان کر اس سے کہا کہ میں صوفیوں پر ریسرچ کرنا چاہتا ہوں تا کہ میں اُن حضرات کی غلط فہمیوں کو دور کرسکوں جو مادر زاد شریف ہوکر بھی ان صوفیوں سے بدظن ہیں جن سے فرشتوں کو بیعت ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بانو میری یہ بات سن کر صرف ہونٹوں ہی سے نہیں بلکہ ناک سے بھی مسکرائی۔

میرے پیارے قارئین سمندر میں آگ لگ سکتی ہے، پتھروں میں درخت اُگ سکتے ہیں، بنجر زمین میں کھیتیاں لہلاسکتی ہیں اور بکری کے پیٹ سے بھیڑیا پیدا ہوسکتا ہے لیکن بانو میرے پیارے پیارے صوفیوں کے بارے میں کوئی تائیدی جملہ زبان سے نکال دے یہ نہیں ہوسکتا۔

لیکن اس وقت یہ ہوا اور ایک ناممکن چیز ممکن بن کر رہ گئی۔ بانو نے سنجیدگی کی دونوں ٹانگیں توڑتے ہوئے کہا۔ چلو میں آپ کو اس کام کی اجازت دے دیتی ہوں لیکن اس سے فائدہ کیا ہوگا؟ کیا آپ کسی زعفران کے کھیت کے مالک بن جاؤ گے یا آپ کے اندر فضاؤں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا ہوجائے گی۔

بیگم ہر بات کو خالص دنیاداری کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

بانو مجھے استفہامیہ نظروں سے گھورتی رہی، اس نے کہا کچھ نہیں۔

پھر میں نے ہی اسٹارٹ لیا، میں نے کہا۔ جب میں صوفیوں پر ریسرچ کروں گا اور دوران اپنی صلاحیتوں کے پد کھولوں گا، جب میں صوفیوں کی کرامتوں کے انبار لگادوں گا تو پڑھنے والے تقریباً مدہوش ہوجائیں گے اور انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ صوفیوں سے اچھی مخلوق کوئی دوسری اس دنیا میں آج تک پیدا ہی نہیں ہوئی۔

کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے آپ بھائی صاحب سے مشورہ کرلیں۔'' بانو نے کہا۔''

ہرگز نہیں۔ وہ صوفیوں کے پہلے ہی سے مخالف ہیں اور جب میں ان صوفیوں کے بارے میں تعریفی کلمات لکھوں گا تو وہ اور بھی زیادہ مخالف ہوجائیں گے۔ بیگم گستاخی معاف، ان سے کسی کی تعریف برداشت ہی نہیں ہوتی اور صوفیوں سے تو وہ للہی بغض رکھتے ہیں۔

یہ محض بدگمانی ہے۔'' بانو نے ناگواری کے ساتھ کہا۔''

بھائی صاحب تو ان صوفیوں کی مخالفت کرتے ہیں جو صرف دیکھنے کے صوفی ہوتے ہیں اور اندر ان کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور سچ تو یہ ہے میں بھی ایسے ہی صوفیوں پر تنقید کرتی ہوں جو صرف سر پر پگڑی باندھ کر اور اونچا لباس پہن کر صوفی بن جاتے ہیں اور تقویٰ اور خوف خدا ان میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہوتا۔

بیگم چھوڑو ان باتوں کو، ان باتوں سے ذائقہ خراب ہوتا ہے، بس جب تم نے مجھے اجازت دیدی تو مجھے کسی اور سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ٹھیک ہے، آپ جیسے کسی ایک صوفی پر ریسرچ کرکے دکھاؤ، مجھے اچھا لگا تو میں اس سلسلہ کو آگے بڑھانے کی اجازت دوں گی، ورنہ پہلے ہی صوفی پر فل اسٹاف۔

مجھے منظور ہے۔'' میں نے عرض کیا'' اور مجھے یقین ہے کہ صوفیوں پر میری تحقیقات کے بعد تم خود صوفیوں سے ملنے کے لئے اور ان سے مستفیض ہونے کے لئے بے تاب ہوجاؤ گی اور تمہیں صوفیوں سے اظہار عقیدت کے بغیر چین نہیں پڑے گی۔

بانو سے اجازت حاصل ہوتے ہی میں نے سوچا کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مجھے کسی باکمال صوفی سے ملاقات کرنی چاہئے تا کہ میری ریسرچ کی شروعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے معتبر رہے، چنانچہ میں سب سے پہلے صوفی البلاغ سے ملا۔ آج کل ان کی بزرگی کے چرچے عالم برزخ تک ہیں اور فرشتے ان کے بھیگے ہوئے دامن کو نچوڑ کر وضو کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور سنا ہے کہ قبرستان کے مردے جب ہفتہ واری اپنی کوئی مجلس منعقد کرتے ہیں تو سب سے زیادہ ذکر اس مجلس میں صوفی البلاغ ہی کا ہوتا ہے، ان کا حلیہ بھی بہت متاثر کن ہے، شلوار بہت اونچی پہنتے ہیں اور کرتا اتنا لمبا چوڑا کہ اس کو دو طویل وعریض شخص ایک ساتھ پہن سکتے ہیں، سر پر پگڑی باندھتے ہیں، داڑھی کافی لمبی ہے اور مونچھیں بھی خوب ہری بھری ہیں، انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے ابھی ابھی کوئی جہاد کرکے اپنے گھر لوٹا ہو، نہ جانے کیوں ان کی آنکھیں شعلے برساتی رہتی ہیں، شاید اپنا رعب باقی رکھنے کے لئے انہیں آنکھوں کو سرخ رکھنا پڑتا ہے، غصہ بھی جی بھر کے کرتے ہیں، غصے میں کچھ الٹے سیدھے الفاظ ایسے بھی اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں کہ جنہیں

سن کر کوئی بھی شریف آدمی ایک بار سن کر کئی بار شرمندہ ہوتا ہے، بہت موٹے دانوں کی تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں، اس تسبیح سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتنے پہنچے ہوئے ہیں، ان کا اُگالدان عجیب قسم کا ہے، بتاتے ہیں کہ یہ انہیں کسی جن نے بخشا تھا، دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات سے بھی ان کی قرابت داری رہی ہے اور بچپن میں کئی جن مؤکلوں کے ساتھ انہوں نے آنکھ مچولی کھیلی ہے۔ ایک دن بتا رہے تھے کہ ان کی شادی میں جنات کے کئی قبیلے باقاعدہ شریک ہوئے تھے اور انہوں نے صوفی البلاغ کو ایسے ہدیئے عطا کئے تھے جو جنت الفردوس کے علاوہ کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہوتے، ان کی کراماتیں سن کر فرشتے عش عش کرتے ہیں اور شیاطین کے تو پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ میں نے اپنی خداداد عقل سے کام لیتے ہوئے یہ پروگرام بنایا کہ اپنی ریسرچ کی ابتدا صوفی البلاغ ہی سے کروں تاکہ فرسٹ امپریشن از دالاسٹ امپریشن والی بات ہو جائے، میں ایک دن صبح کو نہا دھو کر صوفی البلاغ کے دولت کدے پر پہنچ گیا۔

ان کے دروازے پر ان کے صاحب زادے سے ملاقات ہوئی، ان کی حرکات وسکنات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ بہت چالاک ہیں، میں نے سن رکھا تھا کہ قاضیوں کے گھر کے تو چوہے بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ صاحبزادے نے پوچھا۔

آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟

برخوردار! آپ مجھے نہیں جانتے میں تو بہت بدنام زمانہ قسم کا انسان ہوں، اردو میں مجھے ابوالخیال فرضی کہتے ہیں۔

ہم نے آپ کا نام تو سنا ہے۔ ابا حضور آپ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ابا حضور سے ملوایئے، ان سے ملنے کے لئے ہماری روح بے قرار ہے۔

لیکن اس وقت تو وہ آرام کر رہے ہیں۔" صاحبزادے نے کہا" اگر ان سے ملنا ہے تو شام کو تشریف لائیں۔

اس وقت دس بجے ہیں، یہ کوئی آرام کا وقت ہے؟

دراصل وہ رات بھر نفلیں پڑھتے ہیں، تھکن بہت ہو جاتی ہے، فرشتوں کی ہدایت کی وجہ سے، انہیں اس وقت آرام ہی کرنا پڑتا ہے۔ صاحبزادے اس طرح فرافر بول رہے تھے جیسے کوئی بچہ اپنا یاد کیا ہوا سبق سناتا ہے۔

اور فجر کی نماز؟!" میں نے کہا۔"

نمازیں تو ان کی معاف کر دی گئی ہیں، بس جمعہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ جمعہ پڑھے بغیر ان کو قرار نہیں آتا۔

ماشاء اللہ۔" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔" بزرگی کے آسمان پر اتنا اونچا اڑ رہے ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں۔

ہر جمعرات کو ساتویں آسمان کے فرشتے ان کی دعوت کرتے ہیں اور جنت کے جنگلات میں سے ہرن کا شکار کر کے ابا حضور کے لئے پلاؤ بناتے ہیں۔ صاحبزادے نے ایک اور شگوفہ چھوڑا۔ ایک بار یہ پلاؤ ہمارے لئے بھی پیک کرا کے لے آئے تھے اسے کھا کر ایک سال تک ہمارے منہ سے پلاؤ کی خوشبو آتی رہی۔

بھئی تم تو بہت ہی نستعلیق قسم کے لڑکے ہو۔" میں نے کہا" اب تو مجھ سے برداشت ہی نہیں ہو رہا ہے، مجھے فوراً سے پیشتر ان سے ملواؤ، مجھے ان پر ایک کتاب لکھنی ہے، یہ سن کر صاحبزادہ اندر چلا گیا، پھر دو منٹ کے بعد آ کر بولا، آجایئے آپ بیٹھک میں آجایئے۔

چند منٹ کے بعد میں صوفی البلاغ کے روبرو تھا اور ان کی بلاغت وفصاحت سے پوری طرح محظوظ ہو رہا تھا۔

آپ کا نام البلاغ بہت انوکھا نام ہے، اس نام کے انگ انگ سے ایک بزرگی ٹپکتی ہے۔" میں نے مکھن لگانے کی شروعات کی۔"

فرضی صاحب! نام تو ہمارا کچھ اور تھا، لیکن چونکہ ہم تین سال کی عمر ہی میں بالغ ہو گئے تھے اس لئے اس زمانہ کے کچھ ہوش مندوں نے ہمیں "البلاغ" کا خطاب عطا کر دیا تھا۔

کیا مطلب؟

دیکھئے مطلب تو ہمیں بھی نہیں پتہ۔ ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد سے جو سنا ہے وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

اپنے بچپن کا کوئی اہم کارنامہ بتائیں گے؟" میں نے اپنے مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔"

دو سال کی عمر میں ہم نے صحاح ستہ صرف تین دن میں ازبر کرلی تھیں۔

سبحان اللہ۔ کیا صحاح ستہ آپ کو ابھی تک ازبر ہیں۔

نہیں۔ وہ تو ہم نے ایک دن میں بھلا دی تھیں۔

بچپن کا اور کوئی کارنامہ؟
۷ سال کی عمر میں ہم فجر کی نماز روزانہ مسجد نبوی میں پڑھا کرتے تھے اور اشراق پڑھ کر واپس ہوتے تھے۔
وہ کس طرح؟
باقاعدہ فرشتوں کا ایک غول آتا تھا اور ہمیں اپنی گود میں اٹھا کر لے جاتا تھا۔ اس وقت ہم وضو کی ضد کرتے تھے تو فرشتے ہمیں سمجھاتے تھے کہ وضو طہارت حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے لیکن آپ تو مادرزاد پاک صاف ہیں، آپ کو وضو کی ضرورت نہیں ہے۔
اب آپ پانچوں وقت کی نماز کہاں پڑھتے ہیں۔
فرضی صاحب! عرصہ ہوا، ہمیں ان ذمہ داریوں سے سبک دوش کردیا گیا ہے، ہاں کبھی کبھی جب موڈ ہوتا ہے تو دو چار نفلوں پر قناعت کرلیتے ہیں۔
لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ بزرگ اس کو کہتے ہیں جو سنن وفرائض میں ایک بال کے برابر بھی کوتاہی نہیں کرتے۔"میں نے طالب علمانہ انداز میں کہا۔"
یہ گئے گزرے وقت کی باتیں ہیں، اس زمانہ کے پیرومرشد اللہ کے فضل وکرم سے بزرگ بنتے ہیں انہیں پہنچا ہوا بننے کے لئے رکوع اور سجدے کی حاجت نہیں ہوتی، میرے اپنے شیخ بالکل دنیادار تھے اور ایک دن اچانک آناً فاناً ایک سیکنڈ کے اندر فنافی اللہ ہوکر شیخ کامل بن گئے تھے، فرضی میاں تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے، کیوں کہ تم ولایت اور بزرگی کی خوبو سے مطلقاً محروم ہو، ہم جیسے کسی بزرگ کی دعا سے اگر تمہارا شعور بیدار ہوگیا اور تمہاری روح حساس ہوگئی تو تب تمہیں اندازہ ہوگا کہ بزرگی کیا چیز ہے اور یہ کن حضرات کو عطا ہوتی ہے۔ دیکھو بھائی نماز روزے آسان ہیں لیکن بغیر جدوجہد کئے کسی مقام ولایت تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔
کچھ سمجھے؟"انہوں نے مجھے سوالیہ نظروں سے گھورا۔"
میں چپ رہا۔ وہ بولے، میں سمجھتا ہوں کہ تم کچھ نہیں سمجھے، جب تک ہماری صحبت میں نہیں رہو گے اور ہم سے بیعت نہیں ہوں گے تمہارے کچھ پلے نہیں پڑے گا۔
میں آپ جیسے کسی بزرگ سے بیعت بھی ہوجاؤں گا لیکن پہلے میری ریسرچ مکمل ہونے دیں۔

میرا اگلا سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ سے اب تک کتنی کراتیں سرزد ہوئی ہیں۔
سرزد؟ فرضی میاں کیا ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔"انہوں نے منہ بنا کر کہا۔"
سوری۔ البلاغ صاحب، میرا مطلب تھا کہ آپ سے کتنی کرامات کا صدور ہوا ہے؟
آسمان پر کتنے ستارے ہیں؟ بس سمجھو اتنی ہی کرامتوں کا صدور ہوچکا ہے، دن بھر میں سیکڑوں کراتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن ہم خود ان پر پردہ ڈال دیتے ہیں کیوں کہ کرامتوں میں رکھا ہی کیا ہے، ہمیں تو ہر وقت اللہ کی رضا حاصل ہے اور ہمارے نزدیک تو یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔
سبحان اللہ۔ مجھے آپ پر رشک آرہا ہے، کتنے پہنچے ہوئے ہیں آپ؟ آپ کی تو ایک ایک بات سے بزرگی ٹپکتی ہے، آپ کو سعودی عرب میں پیدا ہونا چاہئے تھا، آپ بت پرستی کی ان وادیوں میں کیوں پیدا ہوگئے۔
اللہ میاں نے کسی مصلحت کی وجہ سے ہمیں یہاں پیدا کیا ہے۔
اگر ہماری چل گئی تو دوبارہ، ہم کسی مقدس مقام پر پیدا ہوں گے۔
تو آپ کو امید ہے کہ آپ مرنے کے بعد پھر پیدا ہوں گے۔
بھائی یہ ایک راز کی بات ہے، ہم کئی بار مرکر کئی بار پیدا ہوں گے، یہ بات تم کسی کو مت بتانا ورنہ یہ بات سن کر لوگ گمراہ ہوجائیں گے اور ہمارے مرنے سے پہلے ہی ہمارے اگلے جنم کا انتظار کرنے لگیں گے۔
اچھا مجھے یہ بتایئے کہ آپ اپنے پیر سے بیعت ہونے کا شرف کب اور کیسے حاصل ہوا؟
یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ مختصر یہ سمجھو کہ جب میں شکم مادر میں تھا تب ہی میرے دل میں کسی بزرگ سے بیعت ہونے کا جذبہ سر اُبھارتا تھا اور میں تمہیں یہ بتاچکا ہوں کہ میں تین سال کی عمر میں پوری طرح بالغ ہوچکا تھا، بالغ ہوتے ہی میری طبیعت نیکیوں کی طرف چل پڑی تھی۔ اس زمانہ میں جب میرے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے تھے میں سورۂ یٰسین ایک ہی سانس میں پڑھ لیا کرتا تھا، جب میں دس سال کا ہوا تو میں ایک بزرگ کی خدمت میں پہنچا اور ان سے فریاد کرنے کے انداز میں، میں نے کہا کہ آپ مجھے حلقہ بگوشہ بیعت کرلیجئے۔ انہوں نے مجھے سر سے پیر

تک کئی بار دیکھا، پھر فرمایا کہ تمہاری پیشانی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تم ولایت میں اس منزل تک پہنچو گے جس منزل تک فرشتے بھی نہیں پہنچ پاتے۔ میں تمہیں جنت الفردوس میں بیعت کروں گا۔ فرضی صاحب! میں اس وقت تک کچھ سمجھا نہیں، میں سمجھا کہ مجھے ٹال رہے ہیں، چند ہفتوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا، ان کا اسم گرامی پیر طریقت محسن اقدام رہنمائے مسلمین امام المومنین الحاج حضرت مولانا ذوالجلال صابری، چشتی، نقش بندی نوراللہ مرقدہ تھا، بزرگی انہیں ورثہ میں ملی تھی اور اہل علم وعمل کے معتبر قول کے مطابق بزرگی ان کے آنے والی نسلوں میں تاقیامت باقی رہے گی۔

میں پوچھ رہا تھا کہ آپ بیعت کب ہوئے؟'' میں نے اپنا سوال دوہرایا۔''

وفات کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت میرے خواب میں آئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں اسی وقت جنت الفردوس میں ہوں اور وعدے کے مطابق میں تمہیں بیعت بھی کرتا ہوں اور مقرب ترین ایک درجن فرشتوں کی موجودگی میں تمہیں خلافت بھی عطا کرتا ہوں، اس طرح مجھے آناً فاناً حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

البلاغ صاحب! میں نے سنا ہے کہ آپ مرید بنانے کی فیس بھی لیتے ہیں؟ میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔

فیس نہیں، وہ تو ایک معمولی سا ہدیہ ہے اور وہ محض اس لئے ہے کہ ہمارے مریدوں کا پیسہ اگر حرام کا ہو تو وہ ہدیہ کی برکت سے مجملہ حلال ہوجائے اور ہمارے تمام مرید اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں۔

آپ کے مریدوں کی تعداد کتنی ہے؟ اتنی ہے کہ انگلیوں پر گنی نہیں جاسکتی۔

آپ سے بیعت ہوکر مریدوں کا فائدہ کیا ہوتا ہے؟ کیا ان کی اصلاح ہوجاتی ہے؟

پیری مریدی کا سلسلہ اصلاح کے لئے نہیں ہوتا، آخرت میں بخشش کے لئے ہوتا ہے۔ ہمارے مرید میدان حشر کی کٹھنائیوں سے محفوظ رہیں گے اور بے حساب جنت میں جائیں گے، اب تک جتنے مرید ہمارے اللہ کو پیارے ہوئے ہیں وہ سب جنت میں مرچ مسالے پیس رہے ہیں اور موج مستی کر رہے ہیں ان سے قبر میں من رنگ نما ڈینگ جیسے سوال بھی نہیں کیے گئے۔

میرا آخری سوال یہ ہے۔ میں نے عرض کیا، کہ کچھ لوگ پیری مریدی پر تنقید کرتے ہیں ان کا منہ توڑ جواب ہم کیسے دیں؟

پیری مریدی صحابہ کرام کے دور سے چلی آرہی ہے، جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان سے سوال وجواب کرنے کے بجائے ان کا منہ توڑ دینا چاہئے۔

حضرت میں نے سنا ہے کہ آپ اپنا پیسہ سیونگ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں اور ہر ماہ اس پر آپ کو ہزاروں روپے انٹرسٹ کے حاصل ہوتے ہیں۔ تو کیا بینک سے ملنے والا انٹرسٹ جائز ہے؟

برخوردار یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے، اس بات کا تعلق نہ ہماری بزرگی سے ہے اور نہ ہماری پیری مریدی سے، اس لئے ہم اس طرح کے سوالوں کا جواب دے کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرسکتے۔

آپ کے لڑکے داڑھی نہیں رکھتے، ان کا حلیہ قطعاً غیر اسلامی ہے۔ اس بارے میں انہیں ترغیب وترہیب نہیں کرتے۔

یہ سوال ہم سے کرنے کا نہیں ہے۔ اگر کرنا ہی تو ہمارے بچوں سے کیجئے، ہم ان کے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دیتے، البتہ جب اللہ انہیں توفیق دے گا تو وہ داڑھی بھی رکھ لیں گے اور سدھر بھی جائیں گے۔ سدھرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے اگر اللہ کا فضل ہوجائے تو بگڑے ہوئے لوگ ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں سدھر جاتے ہیں۔

اور تم کونسے سدھرے ہوئے ہو، سنا ہے کہ تم تو اس عمر میں بھی کامیاب قسم کے عشق لڑا لیتے ہو۔

بے شک میں ایک گناہ گار انسان ہوں اور آپ کے سامنے تو طفل مکتب ہوں لیکن میں نہ نیکی کا دعویٰ کرتا ہوں اور لوگوں پر کرامتوں کا رعب ڈالتا ہوں لیکن آپ اور آپ کا خاندان تو معتبر سمجھا جاتا ہے، آپ کے بچے اگر گمراہی کی راہ اختیار کریں تو لوگوں کی انگلیاں ضرور اٹھیں گی؟

عزیزم! تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں کہ جن کی غلطیاں نوٹ کرنے کی فرشتے غلطی نہیں کرسکتے۔

آپ مرنے کے بعد دیکھ لینا کہ ہمارے خاندان کا ہر بچہ بے حساب داخل جنت ہوگا اور جنت میں بھی کنکوے اڑائے گا۔

میں ان سے رخصت ہوکر جب گھر آیا تو بانو نے پوچھا کہ آپ کی

تحقیقات کی شروعات کیسی رہی۔

میں نے بانو کو صوفی البلاغ کے تمام جوابات سنائے اور کہا میں تو ان کی ایک ایک بات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟

بانو نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولی۔ مجھے صوفی البلاغ کی باتیں جھوٹ کا پلندہ محسوس ہو رہی ہیں، ان من گھڑت باتوں سے وہ اللہ کے سادہ لوح بندوں کو بے وقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور انہیں مرید بنا کر ان کی جیبیں خالی کراتے ہیں جو مرید بنانے کا چارج وصول کرتا ہو پیر نہیں ہو سکتا، مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ آپ اڑتی چڑیا کے پروں کو گن لیتے ہیں اور ان بناوٹی مولویوں اور صوفیوں کی حقیقت نہیں سمجھ پاتے۔

بیگم!

بس بیگم ویگم کی رٹ مت لگائیے۔ میں نے آپ کی ریسرچ کی حقیقت سمجھ لی ہے میں آپ کو اس فضول کام کی اجازت نہیں دے سکتی، آپ کی اس ریسرچ سے تصوف کا بھی مذاق بنے گا اور جو سچ مچ کے صوفی ہیں جنہیں دیکھ کر واقعتاً خدا یاد آتا ہے ان کے بارے میں بھی شکوک پیدا ہوں گے۔

میرے پیارے قارئین! بانو کی ضد کے آگے میری کبھی چلتی ہی نہیں، اس لئے میرے جذبات اور میرے ولولے ہمیشہ تلملا کر ہی رہ جاتے ہیں اور میں ہمیشہ ہی بانو کی خاطر اپنے ارمانوں کا قتل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں، کتنا قابل رحم ہوں میں! کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا؟

(یار زندہ صحبت باقی)

☆ جو شخص مانگنے کی عادت ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (حدیث)

☆ بڑے آدمی کی پہچان یہ ہے کہ وہ بدلہ دیئے بغیر کسی سے کوئی چیز لینا گوارہ نہیں کرتے۔

☆ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسب چھوڑ کر مسجد میں نہ بیٹھنا اور یہ دعا مانگو اے اللہ! مجھے رزق دے کیوں کہ یہ خلاف سنت ہے، تمہیں معلوم ہی ہے کہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برستا اور اللہ اسباب اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم؍اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۳-۱۶
۲؍اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۱-۹
۲؍اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۳۶-۲۰
۳؍اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۹-۲۰
۴؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۳۰-۱۶
۵؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۴-۳
۶؍اکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۵۳-۱۶
۷؍اکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۱۰-۱۷
۹؍اکتوبر	قمروزہرہ	قران	۳۱-۱
۱۰؍اکتوبر	قمرومشتری	قران	۵۳-۲
۱۱؍اکتوبر	زہرہ وزحل	تربیع	۰۰-۶
۱۳؍اکتوبر	قمروشمس	قران	۳۵-۵
۱۴؍اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۳۲-۱۲
۱۵؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۱-۳
۱۵؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۷-۶
۱۶؍اکتوبر	قمروزحل	قران	۳۶-۱۹
۱۷؍اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۳۶-۴
۱۷؍اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۴۹-۱۷
۱۸؍اکتوبر	مریخ ومشتری	قران	۹-۴
۱۹؍اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۴۲-۱۵
۲۰؍اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۵-۴
۲۱؍اکتوبر	قمروشمس	تربیع	۵۹-۱
۲۲؍اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۴۰-۳
۲۳؍اکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۵۰-۹
۲۴؍اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۳-۱۶
۲۶؍اکتوبر	زہرہ ومشتری	قران	۳۲-۱
۲۷؍اکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۳۳-۱۷
۲۸؍اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۹-۱۳
۲۹؍اکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۱۰-۱۸
۳۱؍اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۲۲-۸

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم؍نومبر	قمروشمس	تثلیث	۱۳-۵
۲؍نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۵-۹
۳؍نومبر	زہرہ ومریخ	قران	۳۹-۶
۴؍نومبر	قمروشمس	تربیع	۵۳-۱۷
۵؍نومبر	قمروزحل	تربیع	۵-۱۷
۶؍نومبر	قمروشمس	تسدیس	۴-۱۱
۶؍نومبر	قمرومشتری	قران	۳۳-۱۹
۷؍نومبر	قمرومریخ	قران	۵۳-۱۳
۸؍نومبر	قمروزحل	تسدیس	۴۰-۶
۱۱؍نومبر	شمس ومشتری	تسدیس	۳۶-۷
۱۱؍نومبر	قمروعطارد	قران	۱۸-۱۵
۱۲؍نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۳-۲۰
۱۴؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۴۷-۸
۱۵؍نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۱-۲۰
۱۶؍نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۱۷
۱۷؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۲-۱۷
۱۸؍نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۸-۷
۱۹؍نومبر	قمروشمس	تربیع	۵۶-۱۱
۲۰؍نومبر	قمروزحل	تربیع	۲۷-۴
۲۱؍نومبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۵-۳
۲۲؍نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۴۴-۵
۲۳؍نومبر	مریخ وزحل	تسدیس	۴۸-۱۰
۲۵؍نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۵۵-۶
۲۵؍نومبر	مریخ وعطارد	تسدیس	۱-۲۲
۲۶؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۳-۱۱
۲۷؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۵۴-۸
۲۸؍نومبر	قمرومریخ	تربیع	۳-۱۷
۲۹؍نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۴-۱۳
۳۰؍نومبر	شمس وزحل	قران	۲۵-۵
۳۰؍نومبر	قمروزحل	تثلیث	۱۸-۲۰

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۷-۲
۲؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۳۹-۸
۳؍دسمبر	قمروزحل	تربیع	۱۰-۷
۴؍دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۲۲-۹
۵؍دسمبر	عطارد ومشتری	تربیع	۲۲-۱۸
۶؍دسمبر	قمرومریخ	قران	۶-۸
۷؍دسمبر	شمس ومریخ	تسدیس	۴۳-۱۵
۸؍دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۳۲-۷
۹؍دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۷-۱۲
۱۰؍دسمبر	قمروزحل	قران	۳۱-۲۰
۱۱؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۴۲-۱۱
۱۲؍دسمبر	قمروعطارد	قران	۱۲-۱۹
۱۳؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵-۵
۱۴؍دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۳۶-۴
۱۵؍دسمبر	قمروزہرہ	تربیع	۵۶-۱۵
۱۶؍دسمبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۳-۴
۱۷؍دسمبر	قمروزحل	تربیع	۴۲-۱۵
۱۸؍دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۹-۱
۱۹؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۳۱-۱۹
۲۰؍دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۱۰-۴
۲۱؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۳۰-۳
۲۲؍دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۵-۱۶
۲۳؍دسمبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۳۶-۲۲
۲۵؍دسمبر	قمروشمس	مقابلہ	۴۱-۱۶
۲۶؍دسمبر	عطارد ومشتری	تثلیث	۵۰-۱
۲۷؍دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۱-۳
۲۸؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۴۸-۱۱
۲۹؍دسمبر	عطارد ومریخ	تربیع	۲۷-۲۰
۳۰؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۵۸-۱۶
۳۱؍دسمبر	قمرومشتری	قران	۲۰-۲۲

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
یکم؍ستمبر	تربیع شمس و زحل	شروع	۱۵_۷
۲؍ستمبر	تربیع شمس و زحل	مکمل	۵۱_۸
۲؍ستمبر	تربیع شمس و زحل	ختم	۵۰_۲۱
۲؍ستمبر	قران عطارد و مشتری	مکمل	۱۳_۲۲
۳؍ستمبر	قران عطارد و مشتری	ختم	۶_۱۹
۶؍ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	شروع	۴۸_۲۰
۷؍ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	مکمل	۳_۱۷
۸؍ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	ختم	۲۰_۱۳
۱۱؍ستمبر	تربیع شمس و مریخ	شروع	۴۵_۸
۱۲؍ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	شروع	۴۲_۹
۱۲؍ستمبر	قران شمس و عطارد	شروع	۷_۱۷
۱۲؍ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	مکمل	۲۸_۰۰
۱۳؍ستمبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۱۰_۵
۱۳؍ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	ختم	۵۱_۷
۱۳؍ستمبر	قران شمس و عطارد	ختم	۱۲_۱۱
۱۴؍ستمبر	تربیع شمس مریخ	مکمل	۹_۲
۱۵؍ستمبر	تربیع شمس مریخ	ختم	۴۴_۱۱
۱۸؍ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	شروع	۵۹_۰۰
۱۹؍ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	مکمل	۲۳_۱۷
۲۱؍ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	ختم	۱۰_۱۰
۲۵؍ستمبر	قران شمس و مشتری	شروع	۵_۵
۲۶؍ستمبر	قران شمس و مشتری	مکمل	۲۹_۱۳
۲۷؍ستمبر	قران شمس و مشتری	ختم	۱۰_۴
۳؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	شروع	۴_۲۰
۳؍اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	شروع	۴۳_۲۲
۴؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	مکمل	۲۸_۲۲
۶؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	ختم	۵۴_۰۰
۶؍اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	مکمل	۱۳_۳

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۷؍اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	ختم	۱۳_۵
۱۰؍اکتوبر	قران عطارد و مشتری	شروع	۱۶_۲۳
۱۱؍اکتوبر	قران عطارد و مشتری	مکمل	۱۲_۱۵
۱۱؍اکتوبر	قران عطارد و مشتری	ختم	۱۰_۲۳
۱۳؍اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	شروع	۲۹_۳
۱۴؍اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	مکمل	۲۹_۲
۱۴؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	شروع	۴۳_۹
۱۴؍اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	ختم	۵۹_۱۳
۱۴؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	مکمل	۱۶_۰۰
۱۵؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	ختم	۴۹_۱۴
۲۵؍اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	شروع	۴۸_۲۰
۲۶؍اکتوبر	قران شمس و عطارد	شروع	۱۹_۹
۲۶؍اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	مکمل	۴۸_۲۰
۲۷؍اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	ختم	۴۸_۲۲
۲۷؍اکتوبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۴۸_۲۱
۲۸؍اکتوبر	قران شمس و عطارد	ختم	۱۹_۱۶
۲۹؍اکتوبر	قران زہرہ و زحل	شروع	۳۰_۸
۳۰؍اکتوبر	قران زہرہ و زحل	مکمل	۱۳_۶
۳۰؍اکتوبر	قران زہرہ و زحل	ختم	۷_۱۷
۲۳؍نومبر	تربیع زہرہ مشتری	شروع	۲۰_۱۹
۲۵؍نومبر	تربیع زہرہ و مشتری	مکمل	۱۴_۱۹
۲۶؍نومبر	تربیع زہرہ و مشتری	ختم	۱۱_۷
۲۴؍دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	شروع	۳۸_۱۸
۲۵؍دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	مکمل	۵۲_۱۸
۲۶؍دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	ختم	۸_۱۹
۲۸؍دسمبر	قران شمس و عطارد	شروع	۱۳_۱۴
۲۸؍دسمبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۱۶_۰۰
۲۹؍دسمبر	قران شمس و عطارد	ختم	۱۸_۵

شرف قمر

۱۴راکتوبر رات ۱۱بج کر ۴۶منٹ سے ۱۷راکتوبر رات ایک بج کر منٹ تک۔ ۱۳رنومبر صبح ۱۱بج کر ۵منٹ سے ۱۳رنومبر دوپہر ۱۲بج کر ۳۹ منٹ تک۔ ۱۰ردسمبر رات ۹بج کر ۲۸منٹ سے ۱۰ردسمبر رات ۲بج کر ۹ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کام کے لئے موزوں ترین اوقات ہیں۔

ان اوقات کی قدر کرنی چاہئے، ان اوقات میں عاملین اگر مثبت کام کریں گے تو انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۳راکتوبر صبح ۵بج کر ۱۷منٹ سے ۳راکتوبر صبح ۷بج کر ۱۷منٹ تک۔ ۳۰راکتوبر دن ۱۱بج کر ۳۶منٹ سے ۳۰راکتوبر دوپہر ایک بج کر ۳۶منٹ تک۔ ۲۶رنومبر شام ۵بج کر ۳۷منٹ سے ۲۶رنومبر رات ۷ بج کر ۳۸منٹ تک۔ ۲۳ردسمبر رات ۱۲بج کر ۸منٹ سے ۲۴ردسمبر رات ۲بج کر ۹منٹ تک قمر حالت ہبوط میں ہوگا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں۔ عاملین کو ان اوقات کا فائدہ اٹھانا چاہئے، ان اوقات میں جو منفی کام کئے جائیں ان کے نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر در عقرب

۳راکتوبر صبح ۷بج کر ۳۱منٹ سے ۱۲منٹ تک۔ ۲۶رنومبر دن ایک بج کر ۳۱منٹ سے ۲۹رنومبر رات ۲بج کر ۱۵منٹ تک۔ ۲۳ردسمبر رات ۸بج کر ۲منٹ سے ۲۶ردسمبر صبح ۸بج کر ۴۹منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں، ان اوقات میں اپنے اہم کاموں کی شروعات سے احتیاط برتنی چاہئے۔

تحویل آفتاب

۲۲راکتوبر صبح ۵بج کر ۴۰منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲رنومبر رات ۳بج کر ۱۷منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱ردسمبر شام ۴بج کر ۳۸منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے موثر مانے گئے ہیں، اپنی خواہشات، اپنی ضروریات، اپنی حاجتیں ان اوقات میں اپنے رب کے حضور پیش کریں انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی اور حاجتیں پوری ہوں گی۔

منزل شرطین

۱۴راکتوبر، رات ۸بج کر ۳۸منٹ پر۔ ۱۱رنومبر صبح ۷بج کر ۱۵ منٹ پر۔ ۸ردسمبر ۳دن بج کر ۴۵منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقع۔

ہبوط شمس

۱۱راکتوبر رات ۳بج کر ۲۱منٹ سے ۱۲راکتوبر رات ۳بج کر ۳۶ منٹ تک منفی کاموں کے لئے موثر ترین وقت۔

اوج عطارد

۲۷راکتوبر دن ۱۲بج کر ۱۳منٹ سے ۲۸راکتوبر رات ۲بج کر ۴۵ منٹ تک تعلیم وتدریس سے متعلق امور میں کامیابی کے لئے اوقات، بچوں کے امتحان میں کامیابی کے لئے اگر نقوش ان اوقات میں تیار کئے جائیں تو نقوش موثر ثابت ہوں گے۔

اوج مشتری

۹رستمبر شام ۴بج کر ۴منٹ سے ۳۱ردسمبر رات ۱۲بجے تک جن حضرات سے شرف مشتری کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت کی قدر کریں کیوں کہ اس کے بعد یہ وقت ۱۲سال کے بعد ہاتھ لگے گا۔

"شرف مشتری" اور اوج مشتری کے اوقات میں مال ودولت سے متعلق نقوش تیار کئے جاتے ہیں جو اللہ کے فضل وکرم سے بہت موثر ثابت ہوتے ہیں اگر یہ نقش کسی کے لئے کارگر ثابت ہوجائیں تو اس کی زندگی خوشیوں سے بہرہ ور ہوجاتی ہے اور اس کے گھر میں دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتی ہے۔ ہاشمی روحانی مرکز خواہش مند حضرات کی فرمائش پر شرف مشتری کے نقوش تیار کرتا ہے، آپ بھی چاہیں تو اس فون پر رابطہ کریں۔

09897320040

قسط نمبر: ۱۵۵





ایک روز علی الصبح یوناف اپنے بستر سے چونک کر اٹھ کھڑا ہوا، اس نے محسوس کیا کہ سرائے کے صحن میں بہت سے لوگ جمع تھے جن کی وجہ سے سرائے میں ایک شور اور طوفان مچا ہوا تھا، جونہی یوناف اٹھا، اس وقت اس کے ساتھ والی مسہری پر لیٹی ہوئی بیوسا بھی اٹھ گئی اور استفہامیہ انداز میں یوناف کو دیکھنے لگی پھر وہ دونوں جب اصطبل کے سامنے سرائے کے کھلے احاطے میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بہت سے بہت لوگ جمع تھے اور بڑی بے بسی کے عالم میں اپنے درمیان کسی چیز کو بڑے غور اور انہماک سے دیکھ رہے تھے، ایک طرف چند عورتیں سوچوں کا بوجھ لئے اور دکھ کے عمیق غموں میں ڈوبی سسکیاں لیتی ہوئی فاختاؤں کی طرح رو رہی تھی۔ یوناف اور بیوسا نے ایک بار سارے ماحول کا جائزہ لیا، پھر وہ لوگوں کے اس جگمگھٹے کے اندر گھس گئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے درمیان تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں، ایک طرف سرائے کا مالک گردن جھکائے کھڑا تھا، اس کی رنگت پیلی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں، بالکل اس دیئے کی مدھم لو کی طرح جس سے ساری رات کی نیندیں الجھتی رہی ہوں۔ یہ سارا سماں دیکھنے کے بعد یوناف نے اپنے قریب کھڑے ایک شخص کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے بھائی یہ سارا معاملہ کیا ہوا اور یہ مرنے والے کون لوگ ہیں۔" اس پر وہ شخص غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ مرنے والے تینوں اس سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور وہ ایک طرف بیٹھی ہوئی عورتیں جو رو رہی ہیں وہ بھی ان کے ساتھ تھیں، رات کو نہ جانے کیا چیز ان تینوں پر حملہ آور ہوئی کہ ان تینوں کو ان کے کمرے سے نکال کر یہاں پھینک گئی ہے۔ تم ان کے چہروں کی حالت دیکھو، بالکل مسخ کر دیئے گئے ہیں، ان کے کپڑے بھی چیر پھاڑ دیئے گئے ہیں اور ان کے جسموں سے گوشت بھی کاٹ دیا گیا ہے، بالکل اس انداز میں جیسے کوئی درندہ ان پر حملہ آور ہوا ہو اور ان کے جسم کے گوشت کو نوچ نوچ کر کھاتا رہا ہو۔" اس انکشاف کے بعد یوناف نے مڑتے ہوئے ایک بار پھر ان عورتوں کی طرف دیکھا، وہ دہشت آلود درد ہادم، محرومیوں کی داستان اور ماتم زدہ ماروں کی طرح ایک طرف بیٹھی نوحہ کناں تھیں۔

یہ دیکھ کر یوناف کا ہر نفس، طوفان اور ہر سانس زلزلہ بنتا جا رہا تھا، اتنے میں سرائے کا مالک تیز تیز چلتا اور لوگوں کو ادھر ادھر ہٹاتا ہوا یوناف کے پاس آیا اور روتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے یوناف! تم ایک عرصے سے میری اس سرائے میں قیام کئے ہوئے ہو، کیا تم نے میری سرائے میں کوئی ایسا حادثہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے لوگ میرے ہاں بڑے سکون سے اپنا وقت گزارتے ہوئے اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو جاتے رہے ہیں لیکن یہ جو آج حادثہ پیش آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے خلاف کوئی سازش کی جا رہی ہے تا کہ لوگ میری سرائے میں آنا بند ہو جائیں اور میرا کاروبار ختم ہو کر رہ جائے۔"

وہاں موجود لوگوں نے اسے سنبھالا اور دلاسہ دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ سب مل کر اس سازش کا پردہ چاک کریں گے اور مجرم کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے، پھر یوناف کی تجویز پر ان لاشوں کی تدفین کے انتظامات کئے گئے، تدفین سے فارغ ہو کر لوگ اپنے اپنے معمولات میں مشغول ہو گئے، بظاہر یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا تھا لیکن اگلی صبح پھر وہی ہنگامہ کھڑا تھا، اس بار چار لاشیں صحن میں پڑی تھیں۔

سرائے کا مالک یہ حال دیکھ کر غصہ اور غم میں بری طرح چلانے لگا تھا۔ یوناف نے پہلے روز کی طرح پھر اسے ڈھارس دی اور ان لاشوں کی تدفین کا بندوبست کر دیا تھا پھر جب سرائے کے مطبخ میں کھانا کھانے کے بعد یوناف، بیوسا کے ساتھ اپنے کمرے میں آیا تو اس نے مدھم اور دھیمی آواز میں اولیکا کو پکارا۔

تھوڑی دیر بعد ابلیکا نے جب یوناف کی گردن پر لمس دیا تو یوناف نے اسے سنجیدہ اور غم آلودسی آواز میں مخاطب کر کے کہا۔

''ابلیکا! شاید تم جانتی ہوگی کہ سرائے میں گزشتہ روز تین مسافروں کو قتل کر کے اور ان کی لاشوں کو بری طرح ادھیڑ کر صحن میں ڈال دیا گیا تھا اور آج چار مسافروں کے ساتھ بھی ایسا معاملہ کیا گیا ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم اپنے اطراف میں گھوم جاؤ اور دیکھو کہ سرائے میں قیام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ ایسا معاملہ کون کر رہا ہے اور وہ کونسی قوت ہے جو ان مسافروں کو ان کے کمروں سے نکال کر اور ان کی لاشوں کو بری طرح ادھیڑ کر صحن میں پھینک جاتی ہے۔''

جواب میں ابلیکا نے بڑی پرسکون اور حیات بخش سی آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے یوناف! تم فکرمند نہ ہو، میں ابھی جاتی ہوں اور اس بات کا پتہ کرتی ہوں کہ ایسا خونی کھیل کون کھیل رہا ہے؟'' اس کے ساتھ ہی ابلیکا یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو کر چلی گئی۔

☆☆☆☆

بھیم سین سے ملنے کے بعد دروپدی نے رات کا وہ حصہ پرسکون انداز میں گزار دیا تھا، دوسرے روز صبح کا کھانا کھانے کے بعد وہ راج محل میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ کیچک اندر داخل ہوا اور دروپدی کے سامنے کھڑا ہوتا ہوا کہنے لگا۔

''اے سرندھری! تو نے دیکھا راجہ نے ایک لفظ بھی تمہارے حق میں اور میرے خلاف نہیں کہا اور راجہ کا یہ رویہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ میرے خلاف کچھ کہتے ہوئے اور میرے خلاف کوئی قدم اٹھاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ اس بات کو تم یوں کہہ سکتی ہو کہ راجہ مجھ سے خوفزدہ رہتا ہے کہ ریاست کے لشکر میرے ماتحت ہیں اور اگر اس نے میرے خلاف کوئی عملی قدم اٹھانے کی کوشش کی تو میں اسے راج پاٹ سے علیحدہ کر کے رکھ سکتا ہوں۔ لہٰذا میں کچھ بھی کروں، راجہ میرے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔

''سرندھری تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ میری پیش کش کا مثبت جواب دو، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تم سے شادی کا خواہاں ہوں، تمہارے وہ پانچوں شوہر کیسے شوہر ہیں جو تمہیں یہاں بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں چھوڑ گئے ہیں، سنو! وہ اس قابل نہیں کہ تم ان کی بیوی بن کر رہو، تم میرے ساتھ شادی کرو اور میرے محل میں ریاست کی حقیقی رانی بن کر زندگی بسر کرو اور سنو سرندھری اگر تم نے میرا کہنا نہ مانا تو مجھے اپنے انتقام کی تکمیل کے لئے زبردستی کرنا پڑے گی اور اس معاملہ میں تمہارے شوہر بھی یہاں آئے تو میں ان کے بھی سر قلم کر کے تمہیں حاصل کرنے میں کامیاب رہوں گا لہٰذا میری ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد مجھے اپنے کسی آخری فیصلے سے آگاہ کرو۔''

کیچک کی یہ گفتگو سن کر دروپدی تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہی، پھر اس نے اپنے چہرے پر ایک خوشگوار اور انتہائی پرکشش مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اور اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے سامنے والی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

''پہلے بیٹھو پھر میں تم سے بات کرتی ہوں۔''

کیچک اور دروپدی کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اور اس کے اس بدلے ہوئے رویئے کو دیکھ کر خوش ہوا اور بڑی تیزی سے سامنے والی نشست پر بیٹھ گیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔ دروپدی نے اپنے خوبصورت ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ کو اور زیادہ جاذب نظر اور پرکشش بناتے ہوئے کہا۔

''سنو کیچک! مجھے تمہارے ساتھ اپنے رویئے کی پر شرمندگی اور ندامت ہے، میں نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم مجھے دیوانگی کی حد تک چاہتے ہو اور مجھ سے پیار کرتے ہو، میں تمہارے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور تم سے شادی کرنے پر رضامند ہوں لیکن اس کے لئے میری دو شرائط ہیں۔'' دروپدی کی یہ گفتگو سن کر کیچک ایک طرح سے اپنی جگہ سے اچھل سا پڑا تھا پھر اس نے فوراً دروپدی کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''سرندھری! تمہاری کیا شرائط ہیں جن کی بنا پر تم میرے ساتھ شادی پر آمادہ ہو؟'' دروپدی پھر پہلے کی طرح خوشگوار انداز میں کہنے لگی۔

''سنو کیچک! جب میرے پانچوں شوہروں کو تمہارے ساتھ میرے تعلقات کی خبر ہوگی تو وہ ضرور نہ صرف یہ کہ تم پر بلکہ مجھ پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے، میری پہلی شرط یہ ہے کہ تم ان پانچوں سے میری حفاظت کرو گے۔''

اس پر کیچک نے فوراً ہامی بھرلی، کچھ سوچ بچار کے بعد دروپدی

کہنے لگی۔ ”میں اس وقت تک تمہارے ساتھ باقاعدہ شادی نہیں کروں گی جب تک میرے پانچوں شوہر ٹھکانے نہیں لگا دیئے جاتے۔“

یہ سن کر کیچک کے چہرے پر اُداسی اور افسردگی چھا گئی، وہ اداس لہجے میں بولا۔ ”تو کیا اس وقت تک میں تمہیں دیکھنے کو ترستا رہوں گا؟“

اس پر دروپدی تڑپ کر کہنے لگی۔ ”نہیں ایسا معاملہ نہیں ہے، ہم روز رات کے وقت ملتے رہیں گے، تم جانتے ہو کہ راج محل کے قریب ہی راجہ نے ایک نیا ناچ گھر تیار کیا ہے، وہاں بڑے کمرے کے ایک کونے میں ایک انتہائی اعلیٰ قسم کی مسہری بھی ڈالی گئی ہے جہاں رقص کرنے والے باری باری آرام کرتے ہیں۔ اے کیچک! میں ہر روز آدھی رات کے وقت وہاں تمہارا انتظار کیا کروں گی اور میری دوسری شرط یہ ہے کہ آدھی رات کے وقت اس ناچ گھر میں تم مجھ سے ملنے اکیلے آیا کرو گے۔ اگر تم کسی ساتھی یا سنگی کو بھی لاؤ گے تو پھر میں کبھی بھی تم سے ملنے وہاں نہ آؤں گی، بس تمہارے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے میری یہی دو شرائط ہیں۔“

اس پر کیچک بڑے پیار بھرے انداز میں دروپدی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے یقین دلانے لگا اور پھر رات ملنے کا وعدہ لے کر خوش خوش وہاں سے رخصت ہو گیا۔

سردی کا موسم زوروں پر تھا، رات بڑی تیزی سے بھاگتی چلی جارہی تھی، آدھی رات سے کچھ پہلے دروپدی اپنے کمرے سے نکلی اور دبے پاؤں چلتی ہوئی باورچی خانہ سے ملحق اپنے کمرے میں بھیم سین کے پاس پہنچ گئی اور اسے تمام حالات بتا دیئے۔

بھیم سین مطمئن انداز میں کہنے لگا۔ ”آدھی رات میں ابھی تھوڑی دیر ہے، ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر اس کا انتظار کرنا چاہئے۔“

جواب میں دروپدی نے کچھ بھی نہ کہا اور وہ خاموشی سے بھیم سین کے ساتھ ہولی تھی، دونوں دبے پاؤں مگر کسی قدر تیزی سے چلتے ہوئے ناچ گھر کی طرف گئے، سردی چونکہ اپنے عروج پر تھی، اس لئے ناچ گھر کے نگراں اور منتظمین ناچ گھر سے ملحقہ اپنے اپنے کمروں میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے لہٰذا دروپدی اور بھیم سین بھی بے فکر ہو کر ناچ گھر کے بڑے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔

ناچ گھر میں جو بڑا سا پلنگ بچھایا گیا تھا اس کے قریب آ کر بھیم سین رک گیا اور دروپدی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”دروپدی! تمہاری جگہ میں اس پلنگ پر لیٹ کر کیچک کا انتظار کرتا ہوں۔“ پھر بھیم سین نے ایک قریبی ستون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”تم اس ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو جاؤ اور جب کیچک اس کمرے میں داخل ہو تو تم بالکل کوئی آواز یا کھٹکا پیدا نہ کرنا، اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد کیچک سیدھا مسہری کی طرف آئے گا اور مجھے یہاں سوتا پا کر وہ ضرور یہ اندازہ لگائے گا کہ تم اس کا انتظار کر رہی ہو پھر جونہی وہ قریب آئے گا تو پھر میں اس پر موت اور اجل طاری کر کے رکھ دوں گا۔“

بھیم سین کے کہنے پر دروپدی اس قریبی ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی تھی، خود بھیم سین پلنگ پر لیٹ گیا تھا اور اپنے اوپر وہ عورتوں والی چادر ڈال لی تھی، جو وہ اپنے کمرے سے اوڑھ کر آیا تھا۔

بھیم سین اور دروپدی کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا تھا اس لئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد کیچک دبے پاؤں، آواز پیدا کئے بغیر ناچ گھر میں داخل ہوا تھا، اندھیرے میں وہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا سیدھا اس پلنگ کی طرف گیا جہاں بھیم سین لیٹا ہوا تھا، اس کی آمد پر ستون کی اوٹ میں کھڑی ہوئی دروپدی سانس روک کر رونما ہونے والے واقعات کا انتظار کرنے لگی تھی۔ کیچک جب پلنگ کے قریب آیا اور اس نے دیکھا کہ پلنگ پر کوئی لیٹا ہوا ہے تو وہ خوش ہو گیا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ دروپدی ہی اس کا انتظار کر رہی ہوگی جونہی وہ پلنگ پر آ کر بیٹھا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے یہ چاہا کہ وہ دروپدی کا شانہ پکڑ کر ہلائے کہ ایک دم بھیم سین نے ریشمی چادر سے اپنا ہاتھ نکالا اور کیچک کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔ کیچک کو وہ مردانہ ہاتھ اور سخت لگا، وہ کسی قدر پریشان اور حیران ہو گیا کیوں کہ اس کے تو ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ وہاں صرف دروپدی ہی ہوگی، ابھی وہ کوئی فیصلہ کرنے کے لئے سوچوں ہی میں الجھا ہوا تھا کہ بھیم سین لمحوں کے طوفان اور صدیوں کے سربستہ راز کی طرح پلنگ سے اٹھ کھڑا ہوا، کیچک صبر کی چٹان کی طرح اپنی جگہ پر بیٹھا رہا، تاہم وہ پریشان ضرور دکھائی دے رہا تھا، پھر اس نے حقیقت جاننے کے لئے کسی قدر دھیمی آواز میں بھیم سین کو مخاطب کر کے پوچھا۔

”تم کون ہو اور سندھری کہاں ہے، اگر تم اس کے کوئی جاننے والے

ہوتو بتاؤ میرے ساتھ یہ دھوکا کیوں کیا گیا ہے۔ یاد رکھو تم جانتے ہوں گے کہ میں کیچک ہوں اور دھوکا کرنے والے دشمن کو زندہ نہیں چھوڑتا۔"

جواب میں بھیم سین نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔ "سنو کیچک! میں سناٹوں کی اس گونج میں تجھے موت واجل کے سیاہ خانوں کے اندر بانٹنے کے لئے اس ناچ گھر میں آیا ہوں، اس سرندھری کی خاطر جب تم مجھ سے اس ناچ گھر میں ٹکراؤ گے تو تمہاری حالت میں تشنہ دہن مسافر جیسی بنا کر رکھ دوں گا۔"

بھیم سین کی یہ گفتگو سن کر کیچک غصے سے کھولنے لگا، پھر وہ بھیم سین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تم جو کوئی بھی، میں تمہارے اس رویئے پر حیران اور پریشان نہیں ہوں اور یہ جو تم نے ابھی ابھی دعویٰ کیا ہے تو اس کے جواب میں، میں یہ کہتا ہوں کہ تم بکواس کرتے ہو، تم جانتے ہو کہ میرا نام کیچک ہے اور میں اپنے دشمنوں کی روحوں پر وحشت اور ان کی جانوں پر سلسلۂ کرب وفراق طاری کردینے کا عادی ہوں۔"

بھیم سین نے پھر بھر کراڑتے ہوئے بگولوں اور اُمنڈتے طوفان کے سے انداز میں کیچک کو مخاطب کر کے کہا۔ "سنو کیچک! آج تک تمہارا واسطہ میرے جیسے جوان سے نہ پڑا ہوگا، میں تیری حیات کا تاریک محور قیامت کے مراحل سے گزار کر رکھ دوں گا، تیرے جیون کے جنجال کو، تیری اس کش مکش دنیا، تیرے سود وزیاں کے اس جہاں کو موت کی پاتال میں اُتار کر رکھوں گا۔ کیچک میں تیری نگاہ آوارہ گرد اور تیری ساعت کو معطل بنادوں گا، اٹھو اس ناچ گھر کی تاریکی میں بغیر کسی ہتھیار کے میرا مقابلہ کرو اور پھر دیکھو رات کی اس تاریکی، سکوت اور ویرانی کے اندر کون کس کو زیر اور مغلوب کرتا ہے۔"

بھیم سین کی اس شرط پر کیچک اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، بھیم سین بھی جست کے ساتھ اٹھا۔ وہ دونوں اس تاریکی میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے، وہ بری طرح ایک دوسرے پر کے، لاتوں اور گھونسوں کی بارش کرنے لگے تھے، جب کہ دروپدی خاموشی کے ساتھ ستون کی اوٹ میں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک کیچک ڈٹ کر بھیم سین کا مقابلہ کرتا رہا لیکن جلد ہی اس نے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور زور آور ہے، یہ خیال آتے ہی کیچک پر سستی اور پژمردگی چھانے لگی۔ اسی لمحے بھیم سین نے فوراً اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالیا اور زوردار انداز میں اسے ناچ گھر کے فرش پر پٹخ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی بھیم سین اچانک کیچک پر وارد ہوا، اپنا گھٹنا اس نے کیچک کی چھاتی پر رکھ کر اپنے نیچے اسے دبائے رکھا، پھر اس نے زوردار گھونسے مار کر کیچک کی رانیں اور گردن توڑ دی تھی۔

بھیم سین نے جب یہ اندازہ لگایا کہ کیچک اب مرچکا ہے تو وہ ستون کے پاس کھڑی دروپدی کے پاس آیا اور رازداری سے اسے مخاطب کر کے بولا۔

"سنو دروپدی! اب میں واپس اپنے کمرے کی طرف جاتا ہوں، میرے جانے کے بعد تم ناچ گھر کے نگرانوں اور محافظوں کو جگانا اور انہیں یہ بتانا کہ کیچک تمہیں تمہارے راج محل کے کمرے سے زبردستی اٹھا کر یہاں لے آیا تھا اور وہ تمہارے ساتھ برے ارادے کی نیت رکھتا تھا کہ اسی دوران تمہارے شوہروں میں سے ایک یہاں آن گھسا اور کیچک کو مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا اور وہ جب تم سے یہ پوچھیں کہ تمہارا وہ شوہر کدھر گیا تو تم لاعلمی کا اظہار کردینا کہ وہ رات کی تاریکی میں ادھر آیا اور کیچک کا کام تمام کر کے نہ جانے کدھر چلا گیا، جب ناچ گھر کے منتظمین کو کیچک کی موت کا علم ہوگا تو وہ سب لوگوں کو یہ بتاتے پھریں گے کہ کیچک کو سرندھری کے شوہر نے مار دیا ہے اور جب یہ خبر پھیلے گی تو اس محل میں کوئی بھی تمہیں بری نیت سے دیکھنے کی کوشش نہیں کرے گا اور یہ جو ایک سال کی مدت پوری ہونے میں ہمارے صرف تیرہ دن باقی رہتے ہیں یہ ہمارے سکون اور آرام کے ساتھ گزر جائیں گے۔"

(باقی آئندہ)

عمل خواص سورۂ مزمل

ماہ ستمبر میں مشتری مقام اوج میں ہوگا، یہ وقت ۹ ستمبر شام ۴ بجکر ۴۷ منٹ سے ۳۱ دسمبر رات ۱۲ بجے تک رہے گا۔ جو بارہ سال میں ایک بار آتا ہے۔ عوام اہل سنت کے لئے اس وقت سے مستفیض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل نقش وعمل درج ہیں۔

٣٠٠١٩	٣٠٠٣٢	٣٠٠٢٩	٣٠٠٢٦
٣٠٠٣٠	٣٠٠٢٥	٣٠٠٢٠	٣٠٠٣١
٣٠٠٢٤	٣٠٠٢٧	٣٠٠٣٤	٣٠٠٢١
٣٠٠٣٣	٣٠٠٢٢	٣٠٠٢٣	٣٠٠٢٨

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الٰہی بحق ھو الغفور الودود ذو العرش المجید
فعال لما یرید حسب ضرورت خرچ روز مرہ از خزانۂ
غیب [illegible]

یہ نقش خاص اوج مشتری کے وقت سونے یا چاندی کی تختی پر کندہ کرائے، کندہ کرنے کے دوران مشتری کا بخور روشن رکھے (اسی شمارے میں مشتری کے بخور کی تفصیل موجود ہے) اگر سونے یا چاندی کا پترا میسر نہیں تو مشک وزعفران سے کاغذ پر لکھے اور بازو پر باندھے یا جیب میں رکھے اور سورہ مزمل کا مندرجہ عمل روزانہ وقت کی پابندی سے بعد نماز فجر صرف ایک بار پڑھ لے۔ اس نقش وعمل کی برکت سے کبھی جیب خالی نہ رہے گی، دینی اور دنیاوی جائز ضروریات حسب منشاء پوری ہوں گی، کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی، بلکہ وقت سے پہلے غیب سے سامان ہوجایا کرے گا۔

ترکیب : اوّل درود شریف ۱۰ بار، آیت الکرسی ایک بار، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۷۰ بار یا ۷ بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (ایک سانس میں ۷ بار) زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ ۳ بار قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا. نِصْفَہٗ اَوِانْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا. اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا. وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ. اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا) ۵۰ یا ۵ بار، اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا. اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِیْلًا. اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا. وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا. رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا. ۱۰۰ بار یا ۱۰ بار، رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (۳۰۰ بار یا ۳۰ بار) وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا. وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا. اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا. وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا. یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّھِیْلًا. اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰہُ اَخْذًا وَّبِیْلًا. فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ کَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا. السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِہٖ کَانَ وَعْدُہٗ مَفْعُوْلًا. اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا. رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. ۳۰ بار یا ۳ بار اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا. اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ (۲۱ بار ایک سانس میں) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

درود شریف دس بار، پھر سجدے میں جاکر یہ دعا ۷۰ بار پڑھے، اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ فَتِّحْ یَا مُسَبِّبَ سَبِّبْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ یَا مُسَھِّلُ سَھِّلْ وَ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ وَ یَا مُدَبِّرُ وَ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ. بہتر ہوگا کہ اول چالیس روز تک پہلی تعداد سے پڑھ لیں، چالیس روز کے بعد سے کم والی تعداد سے ہمیشہ ورد میں رکھیں۔

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P)

R.N.I.66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۂ عاملین 150/-	مکمل عملیات 80/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 60/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعہ آیات قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 75/-
سورۂ مزمل کی عظمت و افا 45/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذان بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراض جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 75/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر [illegible]	معجزات خاص نمبر 60/-	خوفناک واقعات نمبر 70/-	عملیات اکابرین نمبر 60/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya

Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786